پیارے بچوں
کے اعمال و اوصاف

قرآن وحدیث، اسلاف امت کے اقوال وواقعات کی روشنی میں اسکول اور مدارس کے
حفظ وناظرہ کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت، عقائد، عبادات، اعمال، معاشرت اور
اخلاقیات سے متعلق (211) اعمال واوصاف کا عام فہم مستند تذکرہ





تالیف

مولانا محمد نعمان

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مکتبۃ المتین

پیارے بچوں
کے
اعمال واوصاف

قرآن وحدیث، اسلافِ امت کے اقوال وواقعات کی روشنی میں اسکول اور مدارس کے حفظ وناظرہ کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت، عقائد، عبادات، اعمال، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق (211) اعمال واوصاف کا عام فہم اور مستند تذکرہ

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ حدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

ناشر

مکتبۃ المتین کراچی

نام کتاب	پیارے بچوں کے اعمال واوصاف
مؤلف	مولانا محمد نعمان صاحب مدظلہ
ضخامت	313صفحات
تعداد	500
طبع اول	یکم رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ/ 11 مارچ، 2024ء
ناشر	مکتبۃ المتین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

اسٹاکسٹ

مکتبۃ المتین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

0311-2645500 0332-2557675

ادارۃ المعارف کراچی (احاطہ جامعہ دار العلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی)

021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب (جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)

0334-8414660,0313-1991422

آن لائن حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر

0316-2554257 0309-2216519

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مؤلف

راقم نے اپنی مسجد میں حفظ وناظرہ کے طلباء وطالبات کے درمیان ’’پیارے بچوں کے پچاس (۵۰) اعمال واوصاف‘‘ کے عنوان سے بیان کیا، پھر یہ بیان واٹس ایپ گروپوں میں چلا، تو بعض اہلِ علم کی رائے یہ تھی کہ اسے کتابی شکل دی جائے تو حفظ وناظرہ کے مدارس میں تربیت کے حوالے سے یہ نہایت مفید ہوگا، پھر راقم نے اَز سرِنو اس پر کام کا آغاز کیا اور حتی الامکان تقریر کو تحریر کا جامہ پہنایا اور ترتیب وار دوسو گیارہ (211) اعمال واوصاف آسان انداز میں جمع کردیئے، اس میں عقائد، عبادات، معاشرت، اخلاقیات، اعمال وآداب، اور گناہوں کو جمع کردیا ہے، اس بات کا اہتمام رہا کہ مستند مواد ذکر کیا جائے، اور اصل مراجع سے ذکر کیا جائے۔ اِس میں جابجا قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسلافِ امت کے اقوال وواقعات، مشاہدات وتجربات بھی ذکر کئے ہیں۔ بچوں کی تربیت کے حوالے سے تمام اہم باتیں بفضل اللہ اس میں جمع ہوگئے ہیں۔ ہمارے مدارس میں الحمدللہ پڑھائی پر خاصی توجہ دی جاتی ہے، لیکن تربیت کی طرف کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں ہے، اسلئے بچے جب پڑھ کر جاتے ہیں تو اُن میں اعمال وکردار اور اخلاقیات کے لحاظ سے بڑی کمی ہوتی ہے، عوام کی نظر علم پر نہیں عمل پر ہوتی ہے اور وہ عمل سے علم کا اندازہ لگاتے ہیں، اسلئے جب بچوں میں عملی اور تربیت کے پہلو سے کمی ہوتی ہے تو پھر ادارہ، اساتذہ اور والدین موردِ الزام ٹھہرتے ہیں۔ آج معاشرے میں دین ودنیا کے تعلیمی ادارے کثرت سے ہیں لیکن جس چیز کا فقدان ہے وہ تربیت ہے، تربیت سے بچہ ملک وملت کا پاسبان، دین کا ترجمان اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنتا ہے، بچوں کا دل ودماغ خالی ہوتا ہے، اس میں اساتذہ کرام جو بیج ڈالیں

گے مستقبل میں اُسی فصل کی کاشت کریں گے،تو اگر اِن بچوں میں معاشرتی اوراخلاقی یہ اعمال واوصاف پیدا ہوجائیں تو یہ ہمارے لئے بہترین صدقہ جاریہ ہوگا، اور دوسروں کے لئے دینی دعوت کا بہترین ذریعہ ہوگا،اسلئے اساتذہ کرام اگرروزانہ صبح کے وقت اسکول ومدارس کی اسمبلی میں دو سے تین اعمال واوصاف پڑھ کراپنے الفاظ میں تشریح کردیں تو اِس سے بہت فائدہ ہوگا۔بعض اساتذہ کرام بیان بھی کرنا چاہتے ہیں لیکن اُن کے پاس رخ اور مواد نہیں ہوتا،اِن شاءاللہ اِن اعمال واوصاف سے رخ ملے گا،سال بھرمیں ایک سے دومرتبہ یہ اوصاف بیان کئے جائیں ،اور بچوں سے مذاکرہ کیا جائے اورسنا جائے تو امید ہے کہ اس کے بہتر نتائج ہمارے سامنے آئیں گے ،اگرروزانہ کی بنیاد پرکم ازکم دس منٹ تربیت پردیئے جائیں تو چندہی دنوں میں اِس کے اچھےفوائد ہمارے سامنے آئیں گے۔جب سے انٹرنیٹ،موبائل،فیس بک، ویڈیوگیم آئے ہیں تو بچوں میں نماز،عبادات،اخلاقیات تقریباً ختم ہوچکی ہیں،جوکچھ وہ موبائل کی اسکرین پردیکھتے ہیں وہی اُن کے زندگی میں نظر آتا ہے،اس فحاشی، عریانی اور بے حیائی کے دور میں ضرورت ہے کہ نسلِ نو کی قرآن وحدیث کے مطابق تربیت کی جائے ،جب بچہ روزانہ قرآن وسنت اورسلف کی باتیں اورواقعات سنے گا تو جہاں اِن سے محبت پیداہوگی وہیں عملی زندگی میں نمایاں تبدیلی آئے گی۔بچوں کوانعامات اورمطالعہ میں دینے کے لئے ان شاءاللہ یہ کتاب مفید ہے۔

اسی طرح بچوں کے لئے خلفائے راشدین کی سیریز ’’خلیفہ اول کی باتیں،خلیفہ دوم کی باتیں،خلیفہ سوم کی باتیں،خلیفہ چہارم کی باتیں‘‘ بھی طبع ہوچکی ہیں،ہر واقعہ کے بعد ’’پیارے بچو‘‘ کے عنوان سے واقعہ سے ماخوذ نتائج واَسباق بھی ذکر کئے ہیں،ان شاء اللہ یہ سیریزاور یہ کتاب بچوں کی تربیت کے حوالے سے مفید ثابت ہوں گی اورنسلِ

نو خلفائے راشدین کے عملی زندگی کے واقعات اوراخلاق وآداب سے باخبر ہوگی۔

اس کاوِش میں میرے ساتھ شاگردرشید مولانا انعام الحق رحیمی صاحب حفظہ اللہ کا کافی تعاون رہا،خصوصاً کمپوزنگ،تصحیح،اور پروف ریڈنگ میں،اللہ رب العزت اِن کے علم وعمل اورعمر میں برکتیں نصیب فرمائے۔آمین

اللہ رب العزت اِس کاوِش کواپنے دربار میں قبول فرمائے،اورراقم کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔آمین

محمد نعمان

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاون کورنگی کراچی

7 مارچ 2024ء/ ۲۵ شعبان ۱۴۴۶ھ

0332-2557675

1......نماز کا اہتمام کریں

پیارے بچو! سب سے پہلی گزارش ہے کہ آپ نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کریں، آپ میں سے بہت سے بچے ایسے ہیں جن کی عمریں دس سال سے زائد ہیں، بعض کی عمر بارہ سال، بعض کی تیرہ اور بعض کی چودہ سال بھی ہے، شریعت کا حکم یہ ہے کہ اولاد کو نماز کا حکم دو جب ان کی عمر سات سال ہو، اور اگر وہ دس سال کی عمر کو پہنچ کر نماز نہ پڑھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں مارو، تاکہ نماز پڑھنے کی ان کی عادت بن جائے اور دس سال کی عمر کے بعد ان کے بستر ے الگ الگ کرو، یعنی بچیوں کو الگ سلاؤ اور بچوں کو الگ سلاؤ۔ تو پہلی گزارش یہ ہے کہ آپ میں سے کسی بچے سے نماز نہ چھوٹے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ بچوں کی تعداد یہاں چار سو سے زائد ہے، لیکن نماز میں صرف آٹھ دس بچے نظر آتے ہیں، باقی نہیں ہوتے۔

پیارے بچو! ابھی سے نماز کی عادت بناؤ، بلوغت سے پہلے اگرچہ ادائیگی لازم نہیں ہوتی لیکن اگر شروع سے اہتمام کریں گے تو ساری عمر اس کی توفیق رہے گی، حضراتِ سلف میں ایسے لوگ گذرے کہ جن سے چالیس چالیس سال تکبیر اولی بھی فوت نہیں ہوئی۔ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے بارے میں امام ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے ان کے حالات میں ذکر کیا ہے:

مَانُوْدِیَ لِلصَّلَاۃِ مُنْذُ أَرْبَعِیْنَ سَنَةً إِلَّاوَسَعِیْدٌ فِی الْمَسْجِدِ. (1)

ترجمہ: چالیس سال سے سعید بن مسیّب کا معمول تھا کہ آذان سے پہلے مسجد میں موجود ہوتے تھے۔

یعنی چالیس سال تک اذان سے پہلے مسجد آتے تھے، تاکہ تکبیر اولی فوت نہ ہو اور صف

(1) حلیة الأولیاء: الطبقة الأولی من التابعین، ترجمة: سعید بن المسیب، ج۲ ص ۱۶۳

اول میں جگہ ملے۔تو بچے مسجد میں نماز پڑھنے کا اہتمام کریں اور جو بچیاں ہیں وہ گھر میں جیسے ہی اذان کی آواز سن لیں سب کام کاج کو چھوڑ کر پہلے وضو کریں اور نماز پڑھیں، عموماً بچے کھیل کود میں ہوں تو نماز چھوڑ دیتے ہیں، بچیاں کام کاج میں ہوں نماز چھوڑ دیتی ہیں ایسا کبھی نہ ہو۔

بس اذان کی آواز سنتے ہیں سب کام اور کھیل کود چھوڑ کر نماز کی تیاری میں لگ جائیں، ہمارے بزرگ ایسے تھے کہ نہایت بیماری میں بھی نماز نہیں چھوڑتے تھے۔

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بڑے اللہ والے بزرگ گزرے ہیں، ان کے جسم پہ فالج کا حملہ ہوگیا اور ان کا آدھا جسم کام نہیں کرتا تھا، جسم میں حرکت باقی نہیں تھی، لیکن اس کے باوجود یہ سہارا لیتے اور مسجد آتے تھے، کسی نے اِن سے کہا تم گھر میں نماز پڑھ لو بیمار ہو، انہوں نے آگے سے جواب دیا:

أَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ.[1]

ترجمہ: میں نے مؤذن کی آواز سنی ہے، آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، (تو بھلا میں کیسے نماز کے لئے نہ آؤں)

اگر میں یہ طاقت رکھوں گھٹنوں کے بل چلنے کی تب بھی میں چل کے جاؤں گا اور جماعت سے نماز پڑھوں گا۔

جسم پہ فالج ہوگیا ہے، لیکن اس کے باوجود جماعت کا اتنا اہتمام ہے، نماز دین کا ایک اہم رکن ہے، جو انسان نماز کا اہتمام نہیں کرتا تو عموماً عذابِ قبر میں اِس کی وجہ سے مبتلا ہو جاتا ہے۔قبر میں پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا کہ ایک شخص کی بہن کا انتقال ہوا، لاش قبرستان

---

[1] الکبائر: الکبیرة الرابعة فی ترک الصلاة، ص ۳۱

لے جائیگی، جب اس کی تدفین ہوگئی، اس دوران اس کے ضروری کاغذات اور کچھ قبر میں رہ گیا، دفنانے کے بعد جب گھر آیا تو یاد آیا کہ میرے کاغذات قبر میں رہ گئے، تو اس نے ایک عالم سے جا کر پوچھا کیا میں قبر کھول سکتا ہوں؟ میرے اہم کاغذات ہیں، اس نے کہا اگر نہایت ضروری ہیں تو تم قبر کو ایک جانب سے کھولو مکمل نہ کھولو، اس نے ایک جانب سے قبر کو کھولا، اور نظر ڈالی تو کیا دیکھا کہ قبر آگ کے شعلوں سے بھری ہوئی ہے اور بہن آگ میں جل رہی ہے، فوراً دوڑتا ہوا گھر آیا، اپنی والدہ سے پوچھا کہ میری بہن کی زندگی میں کونسا گناہ تھا کہ یہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہے، تو اس کی ماں نے روتے ہوئے آگے سے جواب دیا، بیٹا "**كَانَتْ أُخْتُكَ تَتَهَاوَنُ بِالصَّلَاةِ**" تمہاری بہن نماز میں سستی کرتی تھی۔ نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر کے پڑھتی تھی۔

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں جو نماز کو تاخیر سے پڑھے جب اس کی قبر آگ کے شعلوں سے بھر گئی، "**فَكَيْفَ حَالُ مَنْ لَّا يُصَلِّيْ**" اس کا کیا حال ہوگا جو نماز ہی نہ پڑھتا ہو۔[1]

اس لئے پہلی گزارش یہ ہے آپ بچوں اور بچیوں نے نماز کا خوب اہتمام کرنا ہے۔

2......صف میں ایک جانب کھڑے ہونے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! بڑے بچے ہیں، جن کی عمر تیرہ چودہ سال ہے، ایسے بچے پہلی صف میں نماز پڑھنے کا اہتمام کریں، خصوصاً حفظ کے جو بڑے بچے ہیں وہ چھٹی کے بعد وضو کر کے پہلی صف میں آ کر بیٹھیں اور اپنی منزل دہرانا شروع کر دیں، یاذکر واذکار کرتے رہیں، ایک ہے مدرسے والے قانون بنائیں، مجبوراً پہلی صف میں بیٹھنا پڑے، ایک ہے ہم اپنے شوق اور فضائل کو حاصل کرنے کے لیے پہلی صف میں بیٹھیں۔ اور اسی

[1] الکبائر: الکبیرۃ الرابعة فی ترک الصلاۃ، ص ۲۵

طرح صف میں ایک جانب بیٹھنے کا اہتمام کریں، پوری مسجد میں بکھر کر نہ بیٹھیں، تو صفوں میں جہاں جگہ خالی ہو وہاں ایک جانب بیٹھیں، بڑے بچے اگلی صفوں میں بالترتیب بیٹھیں، پہلی صف کی بڑی فضیلت ہے، جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا. ❶

ترجمہ: اگر تمہیں اذان دینے میں اور صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب پتہ چل جائے، تم اس پر قرعہ اندازی کرو گے تا کہ میرا نام نکلے میں صف اول میں پہنچوں۔ (یعنی اس قدر اس کی فضیلت ہے۔)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ. ❷

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اللہ کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں اس شخص پر جو صف اول میں نماز پڑھتا ہے۔

3......جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کرو، اذان ہوتے ہیں سب کام کاج، کھیل کود چھوڑ کر نماز کے لئے آئیں، اذان کے فوراً بعد تیاری شروع کریں گے تو جماعت کی نماز مل جائے گی اور اگر تاخیر کریں گے کہ ابھی وقت باقی ہے، ابھی وقت باقی ہے، تو اِن وسوسوں کی وجہ سے جماعت چھوٹ جاتی ہے، جماعت کی نماز کی بڑی اہمیت ہے، ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے باغ آئے، اور جب واپس

❶ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، رقم الحديث: ۴۳۷

❷ سنن أبی داود: كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، رقم الحديث: ۶۶۴

آئے تو عصر کی نماز ہو چکی تھی، تو آپ کو اِس پر بڑا صدمہ ہوا، آپ نے فرمایا:

أُشْهِدُكُمْ أَنَّ حَائِطِي عَلَى الْمَسَاكِيْنَ صَدَقَةٌ لِيَكُوْنَ كَفَّارَةٌ لِمَا صَنَعَ عُمَرُ. ❶

ترجمہ: تم سب گواہ بن جاؤ میں نے اپنے اس باغ کو مسکینوں پر صدقہ کرتا ہوں، تا کہ یہ میرے گناہ کا کفارہ ہو جائے کہ مجھ سے جماعت کی نماز چھوٹ گئی۔

تو ایک جماعت کے چھوٹنے پر اپنا باغ اللہ کے نام پہ صدقہ کر دیا، اس سے اندازہ ہوتا ہے ان کے ہاں مال کی اہمیت نہیں تھی، ان کے ہاں نماز کی اہمیت تھی۔ ایک بزرگ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھ سے جماعت کی نماز چھوٹ گئی، تو میرے پاس امام ابو اسحاق بخاری رحمہ اللہ آئے اور انہوں نے مجھ سے تعزیت کی کہ آج آپ جماعت میں نہیں تھے، آپ سے جماعت چھوٹ گئی، تو سلف میں کسی سے جماعت چھوٹ جاتی تو لوگ تعزیت کیلئے آتے تھے، تو انہوں نے اس موقع پر ایک جملہ کہا "**وَلَوْ مَاتَ لِيْ وَلَدٌ لَعَزَّانِيْ أَكْثَرُ مِنْ عَشْرِ آلَافٍ**" اگر آج میرے بچے کا انتقال ہو جاتا تو دس ہزار سے زیادہ آدمی تعزیت کیلئے آتے، لیکن نماز چھوٹی ہے تو ایک آدمی نے مجھے تعزیت کی ہے "**لِأَنَّ مُصِيبَةَ الدِّيْنِ عِنْدَ النَّاس أَهْوَنُ مِنْ مُصِيبَةِ الدُّنْيَا**" اسلئے کہ لوگوں کے ہاں دین کا نقصان دنیا سے کم ہے۔

یعنی اگر مال کا نقصان ہوتا تو لوگ تعزیت کیلئے آتے، بچے کا انتقال ہو جائے تو ہزاروں لوگ تعزیت کیلئے آتے، لیکن آج میری جماعت چھوٹ گئی تو صرف ایک آدمی میرے تعزیت کیلئے آیا، حالانکہ دین کا نقصان دنیا کے نقصان سے زیادہ ہے۔ آج اگر اہمیت

❶ الكبائر: الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، ص ۳۱/ مسند الفاروق لإبن كثير: كتاب الصلاة، وقت الصلاة، ج ۱ ص ۱٦۲

ہے تو دنیا کی اہمیت ہے، دین کی کوئی اہمیت نہیں۔ ❶

ایک بہت بڑے محدث گزرے ہیں، حضرت عبیداللہ بن عمر القواریری رحمہ اللہ، ان کی ساری زندگی ایسی گزری کہ انہوں نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھی، کبھی جماعت کی نماز ان سے چھوٹتی نہیں تھی، خصوصاً عشاء کی نماز کا بڑا اہتمام کرتے تھے، اور جماعت سے نماز ادا کرتے، ایک دفعہ ایسا ہوا کہ یہ گھر میں تھے، ان کے مہمان آئے، مہمانوں کا اکرام میں مشغول ہوکر اِن سے جماعت کی نماز رہ گئی، جب یہ مسجد پہنچے تو معلوم ہوا کہ نماز تو ہو چکی ہے، تو انہوں نے گھر آ کر اپنی اس نماز کو ستائیس دفعہ دہرایا، ستائیس دفعہ نماز پڑھی تاکہ مجھے جماعت کی نماز کا ثواب مل جائے، ستائیس دفعہ پڑھنے کے بعد یہ رات سو گئے، سو کر دیکھتے ہیں خواب کی حالت میں کہ بہت سے گھڑسوار ہیں اور میں ان کے ساتھ ساتھ سفر کر رہا ہوں، لیکن وہ بہت تیزی سے آگے جا رہے ہیں، اور میرا گھوڑا بہت پیچھے پیچھے ہے، میں اپنے گھوڑے کو ایڑھ بھی لگاتا ہوں، لیکن گھوڑا تیز نہیں ہوتا، تو ان میں سے ایک شخص نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور مجھ سے کہا:

لَا تُجْهِدْ فَرَسَكَ، فَلَسْتَ بِلَاحِقِنَا، قَالَ: فَقُلْتُ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّا صَلَّيْنَا الْعَتَمَةَ فِي جَمَاعَةٍ. ❷

ترجمہ: اپنے گھوڑے کو مشقت میں مت ڈالو، تم ہم سے نہیں مل سکتے، میں نے پوچھا: اِس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی ہے۔

تو بہرحال آپ تو قرآن سیکھنے والے طالب ہیں، دین میں کلمہ کے بعد سب سے اہم حکم

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول، ج ا ص ۱۴۹ / الكبائر: الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، ص ۳۱

❷ تاريخ بغداد: ترجمة: عبيداللّٰه بن عمر القواريري، ج ۱۰ ص ۳۲۰، رقم الترجمة: ۵۴۶۴ / سير أعلام النبلاء: ترجمة: عبيداللّٰه بن عمر القواريري، ج ۱۱ ص ۴۴۲

نماز ہے، آپ کو جماعت کی نماز کا اہتمام کرنا چاہیے، لہذا کھیل کود یا سستی کی وجہ سے کبھی جماعت کی نماز ترک نہ کریں۔

4......فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کا اہتمام کریں، حدیث میں آتا ہے، جو انسان ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے اور جنت کے درمیان میں صرف موت حائل ہے، یعنی جیسے اس کا انتقال ہوگا یہ شخص فوراً جنت میں داخل ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا:

لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ. ❶

ترجمہ: تو جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز اس کے لیے مانع نہیں ہے، سوائے اس کے کہ اس کو موت آجائے، (یعنی اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے۔)

نیز فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے سے دوسری نماز تک آپ اللہ رب العزت کی حفاظت میں رہیں گے، چنانچہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَاَآيَةَ الْكُرْسِيْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى. ❷

ترجمہ: جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز تک اللہ

---

❶ السنن الکبری للنسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، ج۹ ص ۴۴، رقم الحدیث: ۹۸۴۸

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: باب الحاء ج۳ ص۸۳، رقم الحدیث: ۲۷۳۳/قال الھیثمی: رواہ الطبرانی، وإسنادہ حسن، انظر: مجمع الزوائد: کتاب الأذکار، باب ماجاء فی الأذکار عقب الصلاة، ج۱۰ ص ۱۰۲، رقم الحدیث: ۱۶۹۲۴

تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

اسی طرح رات سوتے وقت بھی آیت الکرسی پڑھنے کا اہتمام کریں، اِس سے جنات، شیاطین اور برے خوابوں سے حفاظت ہوتی ہے، اورآیت الکرسی کی برکت سے دوفرشتے حفاظت کے لئے مقرر ہوجاتے ہیں، جوصبح تک حفاظت کرتے رہیں گے، چنانچہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَاَآيَةَ الْكُرْسِیْ اِذَاآوٰی اِلٰی فِرَاشِه وُكِّلَ بِه مَلَكَيْنِ يَحْفَظَانِه حَتّٰی يُصْبِحَ. ❶

ترجمہ: جس شخص نے سوتے وقت آیت الکرسی پڑھی تو اُس پر دوفرشتے مقرر کردیے جاتے ہیں جوصبح تک اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

آیت الکرسی کے کلمات درج ذیل ہیں:

﴿اَللّٰهُ لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَافِي السَّمَاوَاتِ وَمَافِي الْأَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَابَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَاخَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَاشَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَايَؤُدُهُ حِفْظُهُمَاوَهُوَالْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (البقرة: ۲۵۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، زندہ ہے سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا) نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند، اسی کے مملوک ہیں سب جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں۔ ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرسکے بدون اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام

---

❶ فضائل القرآن لابن الضريس: باب فی فضل آية الكرسی، رقم الحديث: ۱۹۰

حاضراور غائب حالات کواور وہ (موجودات) اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے، مگر جس قدر (علم دینا) چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالیشان عظیم الشان ہے۔

آیت الکرسی کے کلمات اِس قدر طاقتور ہیں کہ جنات بھی اعتراف کرتے ہیں کہ ہمارے شر سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جو آیت الکرسی کے پڑھنے کا معمول بنائے گا، چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک رات کو اپنے باغ میں گئے، اس میں ایک آواز کو سنا اور کہا یہ کون ہے؟ اس نے کہا: میں جنات میں سے ایک آدمی ہوں، ہم کو قحط سالی پہنچ گئی، تو میں نے ارادہ کیا کہ انسانوں کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں، ہمارے لیے اس کو حلال کر دیجیے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے، پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو ہم کو بتا سکتا ہے کہ کون سی چیز ہمیں تم سے بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا: آیت الکرسی۔ [1]

5......فرض نماز کے بعد مسنون کلمات پڑھیں

پیارے بچو! نماز کے بعد جانے میں جلدی نہ کیا کریں، بلکہ ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ ''سبحان اللہ''، تینتیس دفعہ ''الحمدللہ'' اور تینتیس دفعہ ''اللہ اکبر'' اور آخر میں چوتھا کلمہ پڑھا کرو، اس کی اتنی فضیلت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اِن تسبیحات کو پڑھے گا تو اللہ رب العزت اس کے سارے گناہ معاف کر دیں گے، اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] الهواتف لابن أبي الدنيا: ص ۱۳۲، رقم الحديث: ۱۶۴

مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. ❶

ترجمہ: جو ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمدللہ اور تینتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھے، یہ کل ننانوے ہوگئے، اپنے سو کی تعداد کو پورا کرے اور یہ کلمات پڑھے ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' اللہ اس کے گناہوں کو معاف کردے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

اِن تسبیحات کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ انہیں دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھتے تھے اور یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرمایا کہ انہیں انگلیوں پر شمار کرو، کیونکہ قیامت کے روز انگلیوں سے (بندے کے اعمال کے سلسلہ میں) سوال کیا جائے گا اور (جواب کے لئے) انہیں گویائی کی قوت دی جائے گی۔ صحابہ کرام کے بارے میں منقول ہے کہ وہ انہیں کھجور کی گٹھلیوں پر پڑھتے تھے۔ بہرحال ان تسبیحات کو انگلیوں پر پڑھنا ہی افضل ہے اور گٹھلیوں وغیرہ پر پڑھنا بھی جائز ہے۔ ❷

صحابہ کرام اعمال واذکار میں ایک دوسرے سے سبقت کرنے کی کوشش کرتے تھے، صحابہ کرام نیک اعمال کے حریص تھے، مالدار ہوں یا فقیر ہر ایک کوشش کرتا کہ میرے

❶ صحیح مسلم: كتاب المساجد، باب إستحباب الذكر بعد الصلاة، رقم الحديث: ٥٩٧

❷ سنن ابی داود: كتاب الصلاة،باب التسبيح بالحصى،رقم الحديث: ١٥٠٠، ١٥٠١، ١٥٠٢

اعمال میں اضافہ ہو، جب کہ آج کل فکر دن رات مال میں اضافہ کی ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقرائے مہاجرین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ مال دار لوگ سارے بلند درجے لے اُڑے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ان کے حصہ میں آگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ سوسلم نے فرمایا: کیوں؟ عرض کیا: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں ویسے یہ بھی پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں یہ بھی رکھتے ہیں، لیکن یہ صدقہ خیرات کرتے ہیں ہم نہیں کرسکتے، یہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرسکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ تم اس پر عمل کرکے اپنے سے پہلوں کو پالوگے اور بعد والوں سے بھی آگے بڑھ جاؤگے، اور کوئی شخص تم سے اس وقت تک اَفضل نہ ہوگا جب تک وہ بھی اس چیز کو نہ کرلے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: **"بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ"** ضرور بتادیجیے اللہ کے رسول، آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد **"سُبْحَانَ اللَّهِ، اَللَّهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ"** (۳۳) مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ (ان حضرات نے شروع کردیا، مگر اس زمانے کے مال دار بھی اسی نمونہ کے تھے، انہوں نے بھی معلوم ہونے پر شروع کردیا) تو فقرائے مہاجرین دوبارہ حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ! ہمارے مال دار بھائیوں نے بھی سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **"ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ"** یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ [1]

6......فرض کے بعد نوافل کا اہتمام کریں

پیارے بچو! بچپن ہی سے نوافل پڑھنے کی عادت بناؤ، فجر اور عصر کی نماز کے علاوہ، ظہر، مغرب، عشاء میں فرائض اور سنتوں کے بعد نوافل پڑھنے کا اہتمام کرو، جو اہتمام

[1] صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب إستحباب الذكر بعد الصلاة، رقم الحديث: ۵۹۵

سے نوافل پڑھتا ہے، کثرت سے نوافل پڑھتا ہے، وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے، ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔

صحیح بخاری کی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَایَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِی یُبْصِرُ بِهِ، وَیَدَهُ الَّتِی یَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِی یَمْشِی بِهَا. [1]

ترجمہ: میرے بندے کا میرے فرائض کے ذریعے میرا قرب حاصل کرنا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، (یعنی پھر انسان کے اعضاء وافعال سے ایسے اعمال سرزد ہوتے ہیں جو رب العالمین کی خوشنودی کا باعث بنتے ہیں۔)

پیارے بچو! ہمارے بزرگوں میں ایسے حضرات گزرے ہیں جو بڑی کثرت کے ساتھ نوافل پڑھتے تھے، مثلاً امام ابوقلابہ رحمہ اللہ جن کا نام عبدالملک بن محمد رقاشی ہے، ان کی والدہ نے حالت حمل میں ایک خواب دیکھا کہ ان کے پیٹ سے ایک ہدہد پرندہ پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے کسی معبر سے خواب کی تعبیر پوچھی، تو اس نے خواب کی یہ تعبیر بتلائی کہ اگر تم اپنے خواب میں سچی ہو تو تمہارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جو بکثرت نمازیں

[1] صحیح البخاری: کتاب الرقاق، باب التواضع، رقم الحدیث: ٦٥٠٢

پڑھے گا۔ پھران کے ہاں امام ابوقلابہ رحمہ اللہ پیدا ہوئے، جب سے انہوں نے ہوش سنبھالا روزانہ چارسو رکعات نوافل پڑھتے تھے، امام ابوقلابہ رحمہ اللہ ساٹھ ہزار احادیث کے حافظ تھے۔ ❶

اسی طرح بعض خواتین ایسی گزریں جو بڑی کثرت کے ساتھ نوافل پڑھتی تھی، آج ہماری فرائض میں سستی ہے، جب کہ وہ دن رات عبادت میں گزارتی تھیں، چنانچہ حضرت حبیبہ عدویہ رحمہ اللہ جب عشا کی نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے کپڑوں کو اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ کر چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور دعا میں مشغول ہو جاتیں اور کہتیں کہ یا اللہ! ستارے چھٹک گئے اور لوگ سو گئے، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیے، اور ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ تنہائی میں چلا گیا اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتیں اور ساری رات نماز پڑھتیں۔ جب صبح صادق ہو جاتی تو کہتیں: یا اللہ! رات چلی گئی اور دن روشن ہو گیا، کاش! مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میری رات تو نے قبول فرمالی تاکہ میں اپنے کو مبارک باد دوں، یا تو نے رد فرمادی تاکہ میں اپنی تعزیت کروں۔ تیری عزت کی قسم! میں تو ہمیشہ اسی طرح کرتی رہوں گی۔ تیری عزت کی قسم! اگر تو نے مجھے اپنے دروازہ سے دھکیل دیا تب بھی تیرے کرم اور تیری بخشش کا جو حال مجھے معلوم ہے، اس کی وجہ سے میں تیرے در سے ہٹوں گی نہیں۔ ❷

7......اذان خاموشی سے سنیں اور جواب دیں

پیارے بچو! جب اذان ہو تو سب کام کاج، کھیل کود، بات چیت ختم کر کے خاموشی کے ساتھ اذان سنو اور اذان کا جواب دو، بعض بچے دورانِ اذان شور شرابا کرتے

❶ حیاۃ الحیوان، الھدھد، ج۲ ص۵۱۸/تذکرۃ الحفاظ: ج۲ ص۱۲۰

❷ إحیاء علام الدین: کتاب المراقبة و المحاسبة، المقام الأول من المرابطة: المشارطة، ج۴ ص۴۱۴

ہیں، اذان کا جواب نہیں دیتے، ایسا نہیں کرنا چاہیے، اذان خاموشی سے سن کر اذان کا جواب دیں، چاہے آپ مسجد میں ہوں یا گھر میں ہوں، جہاں کہیں ہوں اذان کا جواب دیں۔ اذان کا جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ مؤذن جب اذان کہے تو اس کے کہے ہوئے کلمات کو اسی طرح دہرائیں، سوائے ”حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ“ کے۔

یعنی جب مؤذن ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہے تو آپ بھی ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہو، پھر جب مؤذن ”أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہے تو آپ بھی ”أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہو، پھر جب ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ“ کہے تو آپ بھی ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ“ کہو پھر جب مؤذن ”حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ“ کہے تو آپ ”لاحَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ کہو، پھر جب مؤذن ”حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ“ کہے تو آپ پھر ”لاحَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ کہے، پھر جب مؤذن ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہے تو آپ ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہو ، پھر جب مؤذن کہے: ”لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ“ تو آپ بھی ”لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کہو۔

جس نے (اذان کے جواب میں یہ کلمات) صدقِ دل سے کہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [1]

8......اذان کے بعد مسنون دعا اور حضور کے لئے وسیلہ کی دعا کریں

پیارے بچو! اذان توجہ سے سن کلمات کے جوابات دیں، پھر آخر میں اذان کے بعد مسنون دعا پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وسیلہ کی دعا کریں۔ اذان کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

[1] صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب قول مثل قول المؤذن لمن سمعه......الخ، رقم الحدیث: ۳۸۵

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیلَۃَ وَالْفَضِیلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِی وَعَدْتَہُ. اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیعَادَ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمادے اور ان کو اُس مقام محمود پر پہنچادے، جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ بیشک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ وسیلہ جنت کا ایک خاص مقام ہے اور وہ ایک خاص ہی بندے کو اللہ پاک عطا فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ وہ خاص بندہ میں ہی ہوں گا، تم بھی میرے لیے اس مقام خاص کی دعا کیا کرو، جو کوئی میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگے گا، وہ میری شفاعت کا ضرور مستحق ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ سَأَلَ لِی الْوَسِیلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ. ❷

ترجمہ: جو شخص میرے لئے اللہ سے اس وسیلے کی طلب کرے اس کے لئے میری شفاعت روزِ قیامت حلال ہوگئی۔

تو یہ بہت آسان عمل ہے اور کتنی فضیلت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اُس کے لئے لازم ہوجاتی ہے، اس لیے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

9......روزے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! چونکہ رمضان المبارک کے مہینے میں خصوصاً اور عام مہینوں میں عموماً روزہ رکھنے کی عادت ڈالیں، رمضان میں روزہ رکھنے کا اہتمام کریں، اگر پورے مہینے میں

❶ صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب الدعا عند النداء، رقم الحدیث: ۶۱۴

❷ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب قول مثل قول المؤذن لمن سمعہ......الخ، رقم الحدیث: ۳۸۴

روزے رکھیں تو بہت اچھی بات ہے اور اگر نہ رکھ سکیں تو کم از کم پندرہ دن اور اگر اتنی طاقت نہ ہو تو دس دن ضرور روزے رکھیں، ابھی سے آپ کی عادت پڑے گی تو مستقبل میں آپ کے لئے رکھنا آسان ہوگا، اور روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❶

ترجمہ: جو رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے ایمان کی حالت میں اور اللہ سے اجر وثواب کا طلبگار رہوتا ہے تو اللہ تعالی اس کے ماضی کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

اس لیے روزے رکھنے کا اہتمام ہو، اِس امت میں تو ایسی عورتیں آئیں کہ روزہ رکھنا اُن کا مستقل معمول تھا، چنانچہ اس اُمت میں ایک خاتون گزریں ہیں جن کا نام حفصہ بنت سیرین رحمہ االلہ ہے، یہ اِس اُمت کی وہ خاتون ہے کہ جو ہر دن نصف قرآن تلاوت کرتی تھی، اور پورا سال یہ معمول رہتا، عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ پورے سال یہ خاتون روزے رکھتی تھی، یعنی پانچ دن کے علاوہ (عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور یوم تشریق یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ،) اِن پانچ دنوں میں شریعت نے روزے رکھنے کی ممانعت کی ہے کہ یہ ایام کھانے پینے کی ہیں۔ تو یہ وہ خاتون ہے جو مسلسل پورا سال روزہ رکھا کرتی تھی اور رات کو عبادت کرتی تھی، اور روزانہ پندرہ سپارے تلاوت کرتی تھی، یہ اِس کا ہمیشہ کا معمول تھا۔ ❷

رمضان کے روزے کا کوئی بدل نہیں، اسلئے اِس کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ یعنی ساری زندگی روزے رکھنا رمضان کے روزے کا بدل نہیں ہوسکتا، اس لیے پیارے بچو! بچپن ہی سے روزے رکھنے کی عادت بناؤ۔

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الإیمان، باب صوم رمضان إحتسابا من الإیمان، رقم الحدیث: ۳۹

❷ صفة الصفوة: الطبقة السابعة، ترجمة: حفصة بنت سرین، ج ۲ ص ۲۴۲

10......تلاوت کا اہتمام کریں

پیارے بچو! قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کرو، بہت سے بچے ایسے ہیں جو حافظ ہیں اور بہت سے بچے بچیاں ایسی ہیں جنہوں نے قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا ہے، اس لیے کوشش کریں کہ ہر ماہ میں ایک قرآن کریم تو کم از کم لازمی ختم ہو جائے، زیادہ کی کوشش کرتے رہیں، اگر حافظ ہیں تو چلتے پھرتے بھی تلاوت کرتے رہیں، حضراتِ سلف عام دنوں میں بھی تلاوت کا معمول رہتا تھا، خصوصاً رمضان المبارک جو نزولِ قرآن کا مہینہ ہے اِس میں تلاوت میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تو ایک مرتبہ قرآن تو عام تراویح کی جماعت میں ہر رکعت میں بیس بیس آیات پڑھ کر ختم کیا کرتے تھے، پھر خود تنہا آخر شب میں نصف یا ثلثِ قرآن پڑھتے، اس طرح ہر تیسرے دن ایک قرآن ختم فرماتے تھے، پھر دن بھر بھی تلاوت کرتے رہتے تھے اور روزانہ افطار کے وقت قرآن کریم ختم فرماتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ ہر ختم پر دعا قبول ہوتی ہے۔ ❶

ماضی قریب میں جس گھرانے سے اللہ تعالیٰ نے دین کا بڑا کام لیا، وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ اور اُن کے والد مولانا یحییٰ صاحب رحمہ اللہ اور اُن کے چچا اور تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس صاحب اور مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس پورے گھرانے کو عبادت کا بڑا ذوق دیا تھا، کیا مرد کیا عورتیں، سب میں عبادت وریاضت اور تلاوت کا بڑا معمول تھا، چنانچہ حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے بھی بارہا

❶ هدي الساري مقدمة فتح الباری: ج ۱ ص ٦٦٦

سنا ہے اور اپنے گھر کی بوڑھیوں سے بھی سنا ہے کہ میرے والد صاحب رحمہ اللہ کا جب دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ سپارہ حفظ ہو چکا تھا، اور ساتویں برس کی عمر میں قرآن شریف پورا حفظ ہو چکا تھا، اور وہ اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب سے فارسی کا معتد بہ حصہ بوستان، سکندر نامہ وغیرہ پڑھ چکے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد صاحب نے قرآن شریف ختم ہونے کے بعد یہ ارشاد فرما دیا تھا کہ ایک قرآن شریف روزانہ پڑھ لیا کرو باقی تمام دن چھٹی، میں گرمی کے موسم میں صبح کی نماز کے بعد مکان کی چھت پر بیٹھا کرتا تھا اور چھ سات گھنٹے میں قرآن شریف پورا کر کے دوپہر روٹی کھاتا تھا اور شام کو اپنی خوشی سے فارسی پڑھا کرتا تھا، چھ ماہ تک مسلسل یہی معمول رہا۔ ❶

اِس گھرانے کی عورتوں کا کیا معمول تھا، تو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ مولانا (الیاس صاحب رحمہ اللہ) کی والدہ محترمہ بی صفیہ بڑی جید حافظہ تھیں، انہوں نے قرآن مجید شادی کے بعد مولانا یحیٰی صاحب کی شیر خوارگی کے زمانے میں حفظ کیا تھا، اور ایسا اچھا یاد تھا کہ معمولی حافظ اِن کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا تھا، معمول تھا کہ رمضان میں روزانہ پورا قرآن مجید اور دس پارے مزید پڑھ لیا کرتی تھیں، اس طرح ہر رمضان میں چالیس قرآن مجید ختم کرتی تھیں۔ ❷

11......تہجد کی نیت کر کے سوئیں

پیارے بچو! رات کو تہجد کی نیت کر کے سوئیں، انسان رات سوتے وقت تہجد کی نیت کر لے کہ میں (ان شاءاللہ) رات کو اٹھوں گا، تہجد کی نماز پڑھوں گا، بالفرض اس کی آنکھ نہیں کھلتی، تو اللہ پاک اس کو وہ ہی اجر دیگا جو رات کو تہجد پڑھنے کا ہے، یعنی اسلام میں اتنی آسانی ہے کہ نیت کرنے پر بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔

❶ فضائلِ اعمال: حکایاتِ صحابہ، ص ۱۸۰

❷ حضرت مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت: مولانا کی والدہ ماجدہ، ص ۴۲

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتَّى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ. ❶

ترجمہ: جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا، پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہوگئی، تو اس کو جس عمل (نمازِ تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس پر صدقہ ہے۔

12......تہجد کا اہتمام کریں

پیارے بچو! تہجد کی نماز کا اہتمام کریں، یہ وہ محبوب نماز ہے جس سے اللہ رب العزت کا تعلق، محبت اور معاشرے میں محبوبیت نصیب ہوتی ہے، خصوصاً رمضان المبارک میں زیادہ اہتمام کریں، عموماً سحری میں والدین اٹھتے ہیں تو آپ کو بھی اٹھاتے ہیں، بعض تو اس لئے اٹھاتے ہیں تاکہ بچہ بچی روزہ رکھ لیں اور بعض اس لئے اٹھاتے ہیں کہ ابھی سے کھا پی کے سو جائیں تاکہ پھر ہمیں صبح ناشتے کے لیے نہ اٹھائیں، تو والدین عموماً اپنے سمجھدار بچوں کو سحری میں اٹھاتے ہیں، تو جب سحری میں آپ کو اٹھایا جائے تو آپ اُس وقت تہجد پڑھا کریں، کم از کم چار رکعات پڑھ لیں اور اگر ہو سکے تو آٹھ رکعت پڑھ لیں، اُس وقت اللہ تعالی سے دعا کریں، اللہ تعالی اِس وقت کی دعائیں بڑی قبول فرماتا ہے، اس وقت جو انسان دعا مانگتا ہے اللہ پاک رد نہیں فرماتے، اپنے حافظے کے لیے، اپنے مستقبل کے لیے، اپنی کامیابی کے لیے، اور اللہ تعالی سے اپنی محبت اور گناہوں سے بچنے کی خصوصی دعا کرتے رہیں، یہ وقت قبولیت کا وقت

❶ سنن النسائی: كتاب قيام الليل، باب من أتى فراشه وهو ينوي القيام فنام، رقم الحديث: ۱۷۸۷

ہے، حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ضرور قیامِ اللیل کیا کرو، نمازِ تہجد پڑھا کرو:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❶

ترجمہ: تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور برائیوں کو مٹانے والا ہے، اور گناہوں سے روکنے والی عبادت ہے۔

نمازِ تہجد صالحین کا شیوہ ہے، جو اس کا اہتمام نہیں کرتا وہ اللہ رب العزت کا محبوب بندہ نہیں بن سکتا، صحابہ کرام اور سلف میں تہجد کا اتنا اہتمام تھا کہ اگر اُن سے کسی ایک دن تہجد چھوٹ جاتی تو اپنے نفس کو سزا دیتے، چنانچہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی ہیں، ایک رات نیند کے غلبے کی وجہ سے تہجد کی نماز فوت ہوگئی، انہیں بڑا افسوس ہوا، اپنی اس غلطی اور غفلت کی پاداش میں انہوں نے اپنے نفس کو یہ سزا دی کہ پورے ایک سال تک رات کو نہیں سوئے، ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ ❷

تہجد کی نماز انسان کی بخشش اور مغفرت کا ذریعہ ہے، چنانچہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو سوال کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ

❶ صحیح ابن خزیمة: کتاب الصلاة، باب التحریض علی قیام اللیل، ج ۲ ص ۱۷۶، رقم الحدیث: ۱۱۳۵/ المستدرک علی الصحیحین: کتاب صلاة التطوع، ج ۱ ص ۴۵۱، رقم الحدیث: ۱۱۵۶ قال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری/ قال الألبانی فی إرواء الغلیل (۲/ ۲۰۰) هذا الحدیث حسن.

❷ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: تمیم بن أوس بن خارجة، ج ۱۱ ص ۷۷/ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: تمیم الداری، ج ۲ ص ۴۴۵

کیا معاملہ فرمایا:

فَقَالَ :طَاحَتْ تِلْکَ الإِشَارَاتُ، وَغَابَتْ تِلْکَ العِبَارَاتُ، وَفَنِيَتْ تِلْکَ العُلُوْمُ، وَنَفِدَتْ تِلْکَ الرُّسُوْمُ، وَمَا نَفَعَنَا إِلَّا رَکَعَاتٌ کُنَّا نَرْکَعُهَا فِي الأَسْحَارِ. [1]

ترجمہ: حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: اشارات اڑ گئے، عبارات غائب ہو گئیں، علوم وحقائق سب فناء ہو گئے، ہمیں فائدہ نہیں دیا سوائے ان چند رکعتوں نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے (یعنی تہجد کی نماز نے ہمیں فائدہ دیا، اور یہی ہماری مغفرت کا سبب بن گئیں۔)

تو بحرحال بچو نیک انسان بننے کے لیے، اللہ تعالی کا محبوب بننے کے لیے آپ کو تہجد کا اہتمام کرنا ہوگا، اگر آپ چاہیں کہ سب آپ سے محبت کریں، سب آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں، اور آپ کے علم وحافظہ اور عزت میں اضافہ ہو تو نمازِ تہجد کا اہتمام کریں، اسلئے علامہ اقبال رحمہ اللہ نے فرمایا:

عطاؔر ہو، رومؔی ہو، رازؔی ہو یا غزاؔلی　　　کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

13......سنت کے مطابق وضو کریں

پیارے بچو! وضو کرنے میں جلدی نہ کرو، بعض بچے ہاتھ، پاؤں دھو کر کلاس میں بیٹھ جاتے ہیں، مکمل وضو بھی نہیں کرتے، پورا دن قرآن کو اٹھائے رہتے ہیں، جبکہ قرآن کو بغیر وضو کے چھونا جائز نہیں، پھر اسی وضو سے نماز بھی پڑھتے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے، وضو سنت کے مطابق کریں، اپنے استاذ سے وضو کا طریقہ سیکھیں، وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب وضو کرنے کا ارادہ ہو تو اول دل میں یہ نیت کریں کہ میں یہ وضو

[1] تاریخ بغداد: ترجمة: الجنید بن محمد بن الجنید، ج ۷ ص ۲۵۶

خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کے لئے کرتا ہوں، وضو شروع کرتے وقت ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھیں اور دائیں چلو میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو کلائی تک مل کر دھوئیں اور اس طرح تین بار کریں، پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر کلی کریں، پھر مسواک کریں، پھر دو کلیاں اور کر لیں، ساتھ غرارا بھی کریں، پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر ناک میں پانی ڈالیں، اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں، تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور ہر بار نیا پانی لیں، پھر دونوں ہاتھ میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں سے ماتھے کے اوپر سے نیچے کو پانی ڈالیں، پانی نرمی سے ڈالیں تا کہ کپڑے گیلے نہ ہوں، اور تمام منہ کو مل کر دھوئیں، پیشانی یعنی سر کے بالوں کی ابتداء سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی پہنچائیں، کوئی جگہ بھی بال برابر بھی خشک نہ رہے، پھر دو دفعہ اور پانی لے کر منہ کو اسی طرح دھوئیں، گیلے ہاتھوں سے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں تک ملیں، پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی ہر ایک ہاتھ پر تین تین دفعہ پانی ڈالیں یعنی پہلے دائیں ہاتھ پر پھر بائیں ہاتھ پر کہنیوں سمیت پانی ڈالیں اور مل کر دھوئیں کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہنے پائے، پھر انگلیوں کا خلال کریں اسطرح کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پانی ٹپکتا ہوا ہو، پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو تر کریں اور ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کریں، پھر کانوں کا مسح کریں، کلمہ کی انگلی سے کان کے اندر کی طرف اور انگوٹھے سے باہر کی طرف اور دونوں چھنگلیا دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالیں، پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کریں۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین دفعہ دھوئیں، اور ہر بار اس کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے نیچے سے اوپر کو کریں، پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور اس

کے انگوٹھے پر ختم کریں، پھر اسی طرح دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں، اسی طریقے کے مطابق وضو کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اچھی طرح پورا پورا وضو کیا، تو اس کے تمام بدن کے گناہ جھڑ جاتے ہیں ''حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ'' یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ [1]

پیارے بچو! وضو کرتے وقت فرائض اور سنتوں کی رعایت رکھ کر وضو کرو، وضو کے فرائض چار ہیں:

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ منہ دھونا۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ایک مرتبہ دھونا۔

(۳) پورے سر کے کسی چوتھائی حصہ کا ایک مرتبہ مسح کرنا۔

(۴) دونوں پیروں کا ٹخنوں تک ایک مرتبہ دھونا۔

وضو کی سنتیں درج ذیل ہیں:

(۱) نیت کرنا۔

(۲) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

(۳) کانوں کا مسح کرنا۔

(۴) بسم اللہ پڑھنا۔

(۵) داڑھی کا خلال کرنا۔

---

[1] صحيح مسلم: كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، رقم الحديث: ۲۴۵

(۶) ہر عضو کو تین بار دھونا۔

(۷) گٹوں تک ہاتھ دھونا۔

(۸) ہاتھوں کو انگلیوں سے دھونا۔

(۹) ترتیب سے وضو کرنا۔

(۱۰) مسواک کرنا۔

(۱۱) ہاتھ پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

(۱۲) پے در پے وضو کرنا، یعنی ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھل جائے۔

(۱۳) تین بار کلی کرنا۔

(۱۴) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔

(۱۵) اعضاء کو مل مل کر دھونا۔

14......مسواک کرنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! دانتوں کی صفائی کے لئے سب سے بہتر مسواک ہے، تمام بچے اِس کا اہتمام کریں، یہ سنت عمل ہے، سنت پر عمل کرنے سے اللہ رب العزت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہوتی ہے، نیز جب انسان مسواک کر کے نماز پڑھتا ہے تو اس کی فضیلت بڑھ جاتی ہے، حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَفْضُلُ الصَّلَاةُ بِالسِّوَاكِ عَلَى الصَّلَاةِ بِغَيْرِ السِّوَاكِ سَبْعِينَ ضِعْفًا. [1]

ترجمہ: وہ نماز جس کے لئے مسواک کی گئی (یعنی وضو کے وقت) اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی ستر درجے کی فضیلت رکھتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] شعب الإيمان: باب فضل الوضوء، ج۴ص ۲۷۹، رقم الحديث: ۲۵۱۸

اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ. [1]

ترجمہ: مسواک کرنا منہ کی صفائی اور پروردگارِ عالم کی خوشنودی کا سبب ہے۔

بعض صحابہ کی یہ حالت تھی کہ وہ مسواک قلم کی طرح اپنے کان پر لگائے رکھتے تھے، تاکہ جب ضرورت پڑے فوراً کرلیں۔

مسواک کسی بھی وقت کرنا مستحب ہے، البتہ بعض اوقات اس کا استحباب مؤکد ہوجاتا ہے، مثلاً: دانتوں کے زرد ہوجانے کے وقت، حدیث وقرآن پڑھنے کے وقت، لوگوں کے اکٹھا ہونے کے وقت، سونے اور بیدار ہونے کے وقت، گھر میں داخل ہونے سے پہلے، منہ میں بدبو پیدا ہوجانے کے وقت، خواہ بدبو خاموش رہنے کے سبب سے ہو یا زیادہ بولنے یا کسی بدبودار چیز کھالینے کی وجہ سے ہو، بہرحال ان صورتوں میں مسواک کرنا زیادہ مستحب ہے۔

مسواک پکڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک اس طرح پکڑنی چاہیے کہ چھوٹی اُنگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا اوپر کی جانب مسواک کے منہ کے نیچے، اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رہیں، مسواک داہنے ہاتھ سے مستحب ہے، بائیں ہاتھ سے مسواک کرنا شیطان کا فعل ہے۔

مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مسواک اوپر کے جبڑے میں داہنی طرف کی جائے، پھر اوپر کی بائیں جانب، اس کے بعد نیچے کے جبڑے میں داہنی طرف اور بائیں طرف کرنا چاہیے۔

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں ہے کہ مسواک کرنے کی کیفیت یہ ہے کہ اوپر نیچے کے دانتوں پر اور تالو پر مسواک کی جائے اور داہنی طرف سے ابتداء ہو اور کم از کم تین

[1] سنن النسائي: كتاب الطهارة، باب الترغيب في السواك، رقم الحديث: ۵

مرتبہ اوپر اور تین مرتبہ نیچے، مسواک کی جائے۔❶

تو مسواک کا اہتمام ہو، ساتھ ٹوتھ برش استعمال کرنا منع نہیں ہے، اگر وہ استعمال کریں تو دانتوں کی صفائی کے لیے وہ بھی کر سکتے ہیں، اس سے دانتوں کے درمیان خلا اور مسوڑھوں کی اچھی صفائی ہو جاتی ہے، ہر دن صبح کے وقت جانے سے پہلے ایک مرتبہ ٹوتھ برش کر لیں، تاکہ اسکول و مدرسہ میں آپ کے منہ سے بدبو نہ آئے، دانت پیلے نہ ہوں، البتہ جب نماز کے لئے وضو کریں تو مسواک کا اہتمام کریں تاکہ مسنون عمل کی فضیلت حاصل ہو اور اتباع سنت کے ذریعے اللہ رب العزت کی خوشنودی حاصل ہو۔

15......وضو کے بعد کی مسنون دُعاؤں کا اہتمام کریں

پیارے بچو! وضو کے بعد کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جو آدمی وضو کرے اور اِس کو انتہاء پر پہنچا دے، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ اور پورا وضو کرے، پھر کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

(یعنی میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی اللہ واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے میں سے اس کا جی چاہے جنت میں داخل ہو۔

اس کے بعد یہ پڑھے:

---

❶البحر الرائق: كتاب الطهارة، سنن الوضوء، ج ۱ ص ۲۱

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنِ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور پاکیزگی کرنے والوں میں شامل کر۔

16......مسجد میں سنت کے مطابق داخل اور خارج ہوں

پیارے بچو! جب آپ مسجد میں داخل اور خارج ہوں تو مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں، اور مسنون طریقے سے داخل اور خارج ہوں۔

مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دایاں پاؤں مسجد میں داخل کریں اور یہ دعا پڑھیں "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ" (اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔) ❷

پیارے بچو! آداب اور دعائیں علم میں برکت اور نور کا سبب ہیں، ادب ہی اصل چیز ہے جس کی وجہ سے طالب علم کے علم میں نور پیدا ہوتا ہے، اسی بناء پر وہ بلندیوں کا سفر طے کرتا ہے، محض پڑھنے پڑھانے سے علم تو حاصل ہو جاتا ہے مگر علم کا نور حاصل نہیں ہوتا، علم کا نور ادب سے حاصل ہوتا ہے۔

17......درود شریف کثرت سے پڑھیں

پیارے بچو! جب بھی حضور کا نام لیا جائے تو "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھا کریں، دن میں کم از کم سو دفعہ درود شریف ضرور پڑھیں، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

❶صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب ذکر المستحب عقب الوضوء، رقم الحديث: ۲۳۴/ سنن الترمذي: أبواب الطهارة، باب ما يقال بعد الوضوء، رقم الحديث: ۵۵

❷صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب مايقول إذا دخل المسجد، رقم الحديث: ۷۱۳

نصیب ہوگی ،فرشتوں کی ایک جماعت مقرر ہے، وہ ہمارا یہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں ،تو حضور کو جب یہ درود پہنچتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب ارشادفرماتے ہیں اورخوش ہوتے ہیں۔

تو جتنا ہم درود پڑھیں گے اُتنا ہمارا حضور سے تعلق مضبوط ہوگا اور ہمارے گناہ معاف ہوں گےاور درجات بلند ہوں گے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. ❶

ترجمہ: جومیرے اوپرایک مرتبہ درود پڑھےتو اللہ تعالی اس پردس رحمتیں نازل کرے گا اوراللہ اس کے دس گناہ مٹادے گا اوراس کے دس درجات بلند کرے گا۔

امام ابوسلیمان بن محمد بن الحسین حرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا، بہت کثرت سے نماز روزے میں مشغول رہتے تھے، اِنھوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا، لیکن اُس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وسلم کوخواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہےتو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ (اِس کے بعدانہوں نے درود کا اہتمام شروع کردیا) اِس کے کچھ دنوں بعد حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہاہے، جب میرا نام لیا کرے تو (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا کر۔ ❷

---

❶ سنن النسائی: کتاب السهو، باب الفضل فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث:۱۲۹۷

❷ القول البدیع: الباب الخامس ص ۲۵۰

''دلائلُ الخیرات'' کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مولّف کو سفر میں وضو کے لیے پانی کی ضرورت تھی، اور ڈول رسّی کے نہ ہونے سے پریشان تھے، ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا، اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک اُبل آیا، مولّف نے حیران ہوکر وجہ پوچھی، اُس نے کہا: یہ برکت ہے درود شریف کی، جس کے بعد اُنہوں نے یہ کتاب ''دلائل الخیرات'' تالیف کی۔

ایک صاحب نے ابوحفص کاغذی رحمہ اللہ کو اُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، اُن سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا؟ اُنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی، مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا، اِنھوں نے پوچھا: یہ کیسے ہوا؟ اُنھوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا، اُنھوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا، تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا، تو میرے مولیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس، آگے حساب نہ کرو اور اِس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (1)

بہرحال انسان جتنا درود شریف پڑھتا ہے حضور سے اس کا تعلق مضبوط ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ آپ سے دین کا کام لے گا، آپ کا حافظہ تیز ہوگا اور دوستوں اور معاشرے میں آپ کی عزت اور محبوبیت میں اضافہ ہوگا، ہر کہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔

18......اشراق کی نماز کا اہتمام کریں

پیارے بچو! اشراق کی نماز کا اہتمام کریں، صبح مدرسے یا اسکول جانے سے پہلے دو رکعت یا چار رکعات پڑھ لیں، بچے اور بچیاں دونوں اس کا اہتمام کریں، اور جو حفظ کے بچے ہیں جب انہیں ناشتہ کے لیے چھٹی ہو، عام طور پر آدھے گھنٹے کی چھٹی ہوتی ہے،

(1) القول البدیع: الباب الثانی، ص ۱۲۴

اس دوران پڑھ لیں، حدیث میں اشراق کی نماز کے بہت فضائل آئے ہیں، حدیث میں آتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر بیٹھا رہا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی ''كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ'' اللہ اس کو اتنا اجر دے گا جتنا ایک حج اور عمرہ کرنے کا اجر ہوتا ہے۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ'' مکمل مکمل مکمل۔ یعنی اللہ تعالی مکمل ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ ❶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

اِبْنَ آدَمَ اِرْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ. ❷

ترجمہ: اے آدم کے بیٹے! تو شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، تو میں آخر دن تک تیرے سب کاموں کے لئے کافی ہو جاؤں گا۔

پیارے بچو! اشراق کی نماز پڑھنے سے آپ کے دن کے سارے کاموں میں اللہ رب العزت کی غیبی مدد ہوگی، سبق میں آپ کا دل لگے گا، سستی، کاہلی اور غفلت سے محفوظ رہو گے، وقت میں برکت ہوگی، حافظہ تیز ہوگا، سبق جلد یاد ہوگا، اصل طاقت اعمال میں ہے، جب اشراق پڑھ کا دن کا آغاز ہوگا تو دن بہت اچھا گزرے گا۔ اشراق کی نماز انسان کے ہر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ ہے، انسان کے جسم مین تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، گویا یہ دو رکعت پڑھنا ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ ہے، دیکھیں کتنا مختصر عمل ہے اور فضیلت کتنی زیادہ ہے، چنانچہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

❶ سنن الترمذی: أبواب السفر، باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، رقم الحديث: ۵۸۶

❷ سنن الترمذی: أبواب الوتر، باب ما جاء فی صلاة الضحی، رقم الحديث: ۴۷۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان (کے جسم) میں تین سو ساٹھ بند (جوڑ) ہیں، لہٰذا ہر انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے جسم کے ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ دے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ (کہ اپنے جسم کے ہر ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ دے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو دفن کر دینا (صدقہ ہی دینا ہے) راستے سے کسی (تکلیف دہ) چیز (مثلاً نجاست، کانٹا، پتھر) کو ہٹا دینا (بھی ایک صدقہ ہے) ''**فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ**'' اور اگر تم نہ پاؤ، تو ضحیٰ یعنی اشراق کی دو رکعتیں پڑھ لینا تمہارے لئے کافی ہے۔ (اس کے بعد کسی دوسرے صدقے کی ضرورت نہیں ہے۔) ❶

19...... جمعہ کے روز سورہ کہف پڑھنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! جمعہ کے روز سورہ کہف پڑھنے کا اہتمام کریں، سورہ کہف پڑھنے کے حدیث میں بڑے فضائل آئے ہیں، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. ❷

ترجمہ: جس شخص نے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ

❶ سنن أبی داود: كتاب الأدب، باب في إماطة الأذى عن الطريق، رقم الحديث: ۵۲۴۲

❷ سنن أبي داود: كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، رقم الحديث: ۴۳۲۳

الْبَيْتِ الْعَتِيقِ. ❶

ترجمہ: جو شخص جمعہ کی رات میں سورہ کہف کی تلاوت کرے گا یہ سورت اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان نور بن جائے گی۔

20......ذکر کا اہتمام کریں

پیارے بچو! ذکر کا اہتمام کیا کرو، جب اسکول جانا ہو، مدرسہ آنا ہو، راستے میں آتے جاتے ذکر کا اہتمام کیا کرو، ”اَللّٰہُ اَکْبَرُ“ اور ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کا ذکر کرتے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. ❷

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے۔

اپنے آپ کو دنیاوی گفتگو، لایعنی باتوں، گالم گلوچ، غیبت اور بیہودہ باتوں سے بچائیں، آپ کی زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر ہونی چاہیے، حضرت عبد اللہ بن بسر سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

ترجمہ: اسلام کی شرائع (احکام) بہت سے ہیں، مجھے ان میں سے کوئی ایسی چیز بتائیں جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔

---

❶ سنن الدارمی: کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة الكهف، ج۴ ص ۲۱۴۳، رقم الحديث: ۳۴۵۰

❷ صحيح مسلم: كتاب الحيض، باب ذكر الله تعالى فى حال الجنابة وغيرها، رقم الحديث: ۳۷۳

❸ سنن ابن ماجه: كتاب الأدب، باب فضل الذكر، رقم الحديث: ۳۷۹۳

چلتے پھرتے اللہ رب العزت کی بڑائی بیان کرتے رہیں، خصوصاً "لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ" کثرت کے ساتھ پڑھیں، یہ سب سے افضل ذکر ہے، اِس سے اللہ رب العزت کی محبت اور عقیدہ توحید پر استقامت نصیب ہوتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. ❶

ترجمہ: سب سے افضل ذکر "لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ" ہے۔

21......باوضو رہنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! ہمیشہ باوضو رہنے کا اہتمام کرو، باوضو رہنے سے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے، اور انسان شیاطین و جنات اور اُن کے برے وساوس سے محفوظ رہتا ہے، اسلئے حضرات اکابر اور سلف باوضو رہنے کا بڑا اہتمام کرتے تھے۔

حضرت مولانا سراج احمد صاحب رحمہ اللہ دار العلوم دیوبند میں درس حدیث دیا کرتے تھے، ایک دن درس کے درمیان جنازہ آ گیا، مولانا نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو بہت سے طلبہ وضو کے لئے چلے گئے، نماز جنازہ سے واپس آ کر لوگوں نے دیکھا کہ مولانا رو رہے ہیں، کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا: ہم نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی خدمت میں حدیث وتفسیر کا سبق بلا وضو کبھی نہیں پڑھا، آج کے طلبہ بلا وضو یہ اسباق پڑھتے ہیں۔ ❷

شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) کا ذکر ہے، وہ اسہال (پیٹ کی بیماری) میں مبتلا ہو گئے، اور ادھر کتاب کا مطالعہ کرنا بھی تھا، تو ایک شب میں سترہ (۱۷) دفعہ

❶ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، رقم الحديث: ۳۳۸۳

❷ ماہنامہ البلاغ: شوال ۱۳۹۱ھ، ص ۲۷

وضو کرنا پڑا۔ ❶

ہمہ وقت اس بات کا اہتمام کریں کہ دینی کسی کتاب کو بغیر وضو کے ہاتھ نہ لگائیں، حضرت شمس الائمہ حلوانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّمَا نِلْتُ هَذَا الْعِلْمَ بِالتَّعْظِيمِ فَإِنِّي مَا أَخَذْتُ الْقِرْطَاسَ إِلَّا بِالطَّهَارَةِ. ❷

مجھے علم صرف علم کی تعظیم سے نصیب ہوا، کیونکہ میں نے سادے کاغذ کو بھی وضو کے بغیر نہیں چھوا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: میرا ایک ساتھی اور دوست محمد حسن مرحوم تھا اس سے زیادہ صالح میں نے اپنے بچپن میں کسی اور ساتھی کو نہیں دیکھا، ہم دونوں نے طے کر رکھا تھا کہ بے وضو کسی حدیث کو استاذ کے سامنے نہیں پڑھنا ہے اور یہ کہ کوئی حدیث چھوٹنے نہ پائے، ہم دونوں سبق میں توأمین (جڑواں) کی طرح بیٹھتے تھے، کبھی وضو کی ضرورت ہوتی تو کہنی مار کر وہ اُٹھ جاتا تو میں کہتا حضرت یہاں پر ایک اشکال ہے تاکہ سبق آگے نہ بڑھے، وہ بھی وضو کر کے آجائے اسی طرح میں بھی کرتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نے اشکال کیا کہ حضرت فتح القدیر میں یوں لکھا ہے تو حضرت والد صاحب نے فرمایا تمہارے فتح القدیر سے میں اپنی جگہ نمٹتا رہوں گا، پہلے ایک قصہ سنائے دیتا ہوں، میرے والد صاحب سبق میں اشعار و قصے بھی سنایا کرتے تھے اور میرے حضرت مجسم باوقار تھے، میرا بھی سبق میں معمول تھا کہ ششماہی تک والد صاحب کا تابع رہتا تھا اور اس کے بعد حضرت کا (مولانا خلیل احمد صاحب) کیونکہ کتاب ختم کرانی ہوتی، محمد حسن مرحوم کا خط بھی بہت زیادہ پاکیزہ تھا۔ ❸

❶ تعليم المتعلم: فصل في تعظيم العلم وأهله، ص ۲۵

❷ تعليم المتعلم: فصل في تعظيم العلم وأهله، ص ۲۵

❸ آپ بیتی: باب دوم، ج ا ص ۹۰، ۹۱

جس حال میں زندگی گزارو گے تمہیں اسی حال میں موت آئے گی۔تو باوضو زندگی گزارنے والوں کواللہ تعالیٰ باوضوموت عطافرمائیں گے۔

22......بیت الخلاء میں سنت کے مطابق داخل اورخارج ہوں

پیارے بچو! جب بیت الخلاء میں جانے لگےتو اول دعاپڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ.[1]

ترجمہ:اے اللہ!میں تیری پناہ میں آتاہوں جنات وشیاطین میں جوخبیث ہیں، چاہےوہ مردوں میں سےہوں یاعورتوں میں سے۔

دعاپڑھنے کے بعدبائیں پاؤں اندررکھیں،باہرنکلوتو پہلے دائیں پاؤں باہررکھیں،پھر یہ دعاپڑھیں:

غُفۡرَانَکَ.

ترجمہ:اے اللہ!میرے گناہوں کومعاف فرما۔

دین ہمیں یہ حکم دیتاہے کہ جب تم بیت الخلاء میں جانےلگوتو پہلے بائیں پاؤں اندر رکھو،باہرنکلوتو پہلے دائیں پاؤں باہررکھو،سنت پرعمل کرنااگرچہ وہ معمولی درجہ کی ہو،اگر کوئی آدمی ان آداب کی رعایت کرتے ہوئے بیت الخلاء جاتاہےتو وہ سنت پرعمل کرنے والاکہلائےگااوران دعاؤں میں اخروی فائدہ کےساتھ ساتھ دنیاوی فائدے بھی موجودہے،پہلی دعامیں کیافرمارہاہے،اے اللہ!میں تجھ سے پناہ مانگتاہوں ناپاک جِنّوں اورجنّیوں سے،اللہ تعالیٰ دعاکی بدولت انسان کی ان جنات سےحفاظت فرمادیتے ہیں،دوسری دعامیں انسان اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتاہے،اورجتناوقت غفلت،سستی،لاپرواہی اوربغیرذکرکےگزراہےاس پرندامت کا

[1] صحیح البخاری: کتاب الوضوء باب مایقول عندالخلاء،رقم الحدیث: ۱۴۲

اظہار کرتا ہے۔

یہ پیشاب و پاخانہ بظاہر تو کتنی معمولی سے چیزیں ہیں اور کتنی غیر اہم اور غیر ضروری ہیں، مگر ذرا کسی حکیم و ڈاکٹر سے اس کی حقیقت تو معلوم کر کے دیکھ لیجئے، ایک طبی ماہر آپ کو بتائے گا کہ ان معمولی چیزوں پر انسان کی زندگی کا کتنا دارومدار ہے اور انسان کی موت وحیات سے اس کا کتنا گہرا تعلق ہے، اگر چند دن بول و براز بند ہو جائے تو انسان کی کیا حالت ہوتی ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ان آداب اور دعاؤں کا لحاظ رکھتے ہوئے علم دین حاصل کریں۔

آپ جس سنت کو دیکھیں گے تو اِس میں اخروی فائدہ کے ساتھ ساتھ دنیاوی فوائد بھی موجود ہیں، جان و مال کی حفاظت بھی اسی میں مضمر ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے خبر دی کہ آپ کا گھر جل گیا، آپ نے کہا کہ نہیں جلا، پھر دوسرا آدمی آیا اور کہا کہ اے ابو درداء! آگ بھڑک اٹھی تھی لیکن جب آپ کے گھر تک پہنچی تو بجھ گئی، آپ نے فرمایا: میں جانتا تھا کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ لوگوں نے کہا اے ابو درداء! ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کی کون سی بات زیادہ تعجب خیز ہے؟ آپ کی یہ بات کہ گھر نہیں جلا، یا یہ بات کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا، آپ نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لیے کہا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند کلمات سنے تھے کہ جوان کو صبح میں پڑھتا ہے اس کو شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچتی اور جو شام میں پڑھتا ہے اس کو صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچتی، وہ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّی، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ

لَمْ يَكُنْ، أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا،اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا،إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.[1]

ترجمہ:اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی پر میں توکل کرتا ہوں، اور آپ ہی عرش عظیم کے رب ہیں، جواللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے وہ نہیں ہوسکتا، میں جانتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز کو اپنے علم سے احاطہ کیے ہوئے ہیں۔اے اللہ! میں میرے نفس کے شر سے اور ہر مخلوق جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

غور کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پاکیزہ کلمات کی برکت سے کس طرح حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے مکان کی حفاظت فرمائی، پہلے تو آگ بھڑک اُٹھی اور پھیلتے ہوئے آگے تک چلی گئی حتی کہ لوگ پریشان ہوکر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے مکان کے متعلق بھی خدشہ کرنے لگے اوران کوان کے مکان کے بارے میں خطرے سے آگاہ کیا،مگر لوگوں نے یہ حیرت انگیز منظر اور قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھا کہ وہ آگ جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے مکان تک پہنچی تو اچانک بجھ گئی۔

تو اسلئے مسنون اعمال کا اہتمام ہونا چاہیے ہم اپنی زندگیوں میں بھی لے کرآئیں، اپنے گھر کے ماحول میں بھی سنت کاموں کو لے کرآئیں، ہر موقع پر، ہر کام سنت کے مطابق کریں، اُس کے فوائد وثمرات خود آپ کے سامنے آئیں گے۔

---

[1] مكارم الأخلاق للخرائطي:بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ مِنَ الْقَوْلِ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى، ص ۲۸۳،رقم الحديث:۸۶۸/الدعاء للطبراني:ص ۱۲۸،رقم الحديث:۳۴۳/ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: يحيى بن حسين بن علي، ج ۶۴ ص ۱۱۹،رقم الترجمة: ۸۱۲۲

23...... بیت الخلاء جاتے وقت دس آداب کی رعایت رکھیں

پیارے بچو! بیت الخلاء استعمال کرتے وقت دس آداب کا اہتمام کریں، آپ جہاں کہیں ہوں، اپنے گھر پہ ہوں، میزبانوں کے گھر جائیں، مسجد مدرسہ میں آئیں، تو ان دس آداب کا خیال کریں۔

بیت الخلاء جانے اور استعمال کرنے کے دس آداب ہیں:

۱۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے سر ڈھانپ لیں:

حضرت حبیب ابن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ غَطَّى رَأْسَهُ. ❶

ترجمہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جانے لگتے تو اپنے سر کو ڈھانپ لیتے۔

۲۔ چپل پہن کر جائیں:

حضرت حبیب بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ لَبِسَ حِذَاءَ هُ. ❷

ترجمہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جانے لگتے تو جوتے پہن لیتے۔

۳۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْ ذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثْ. ❸

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں گندگی، ناپاکی، خبیث اور خبائث پر آمادہ کرنے

❶ السنن الکبری للبیھقی: کتاب الطھارۃ، باب تغطیۃ الرأس عند دخول الخلاء......الخ، ج ۱ ص ۱۵۵، رقم الحدیث: ۴۵۵

❷ السنن الکبری للبیھقی: کتاب الطھارۃ، باب تغطیۃ الرأس عند دخول الخلاء......الخ، ج ۱ ص ۱۵۵، رقم الحدیث: ۴۵۵

❸ صحیح البخاری: کتاب الوضو، باب: مایقول عند الخلاء، رقم الحدیث: ۱۴۲

والے ملعون جنات وشیاطین سے۔

۴۔قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کریں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الغَائِطَ، فَلاَ يَسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَلاَ يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ.[1]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کرے، تو اپنا چہرہ یا پشت قبلہ کی طرف نہ کرے۔

۵۔بیت الخلاء جاتے وقت پہلے بائیں پاؤں اندر رکھیں۔

۶۔کھڑے ہوکر پیشاب نہ کریں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا.[2]

ترجمہ: جو شخص تمہارے سامنے یہ بیان کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اس کی تصدیق نہ کرو، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔

۷۔استنجاء بائیں ہاتھ سے کریں:

وَلاَ يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ.[3]

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے استنجاء نہیں کرتے تھے۔

[1] صحیح البخاری: کتاب الوضو ، باب: لا تستقبل القبلة بغائط أو بول......الخ،رقم الحدیث:۱۴۴

[2] سنن الترمذی: أبواب الطهارة، باب النهی عن البول قائما،رقم الحدیث: ۱۲

[3] صحیح البخاری: کتاب الوضو،باب لایمسک ذکرہ بیمینه، رقم الحدیث: ۱۵۴

۸۔ بیت الخلاء سے نکلتے ہوئے پہلے دائیاں پاؤں باہر نکالیں۔

۹۔ بیت الخلاء سے باہر نکل کر یہ کلمات کہیں: "غُفْرَانَکَ" اور پھر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْأَذٰی وعَافَانِیْ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جنہوں نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت دی۔

۱۰۔ قضائے حاجت کے بعد مزید صفائی ستھرائی کے لیے صابن وغیرہ سے ہاتھ دھولیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے گئے تو میں نے آپ کے لیے برتن میں پانی ڈالا، آپ نے اس سے استنجاء کیا:

ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ. ❷

ترجمہ: پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا (امت کو سکھانے کے لیے کہ کس طرح ہاتھ کو صاف کرنا چاہیے تا کہ بدبو وغیرہ دور ہو جائے) اس کے بعد میں نے پانی کا دوسرا برتن پیش کیا، تو آپ نے اس سے وضو فرمایا۔

24......باوضو سونے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! باوضو سونے کا اہتمام کریں، جب رات سونے لگیں تو ہلکے پھلکے رات کے کپڑے پہن کر استنجاء کر کے وضو کر کے سوئیں، باوضو سونے والے کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اِس کے گناہوں کو معاف فرما، حدیث میں آتا ہے کہ رسول

❶ سنن أبي داود: كتاب الطهارة، باب مايقول الرجل إذا خرج من الخلاء، رقم الحديث: ۳۰/ السنن الكبرى: للنسائي: ج ۹ ص ۳۵، رقم الحديث: ۹۸۲۵

❷ سنن أبي داود: كتاب الطهارة، باب الرجل يد لك يده بالأرض إذا استنجى، رقم الحديث: ۴۵

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ. ❶

ترجمہ: تم جب سونے کا اِرادہ کرو تو نماز کی طرح وضو کیا کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ بَاتَ طَاهِرًا، بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ لَا يَسْتَيْقِظُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانًا فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا. ❷

ترجمہ: وہ شخص جو رات کو وضو کر کے سویا تو ایک فرشتہ اس کے قریب میں رات گزارتا ہے جونہی وہ بیدار ہوتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو معاف کر دے، اسلئے کہ اِس نے باوضو حالت میں رات گزاری ہے۔

اسلئے پیارے بچو! رات باوضو سونے کا اہتمام کرو، اور مسنون دُعا پڑھ کر سو۔

25......سونے سے پہلے سورہ ملک پڑھنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! سونے سے پہلے سورہ ملک پڑھنے کا اہتمام کریں، اور گھر والوں کو بھی کہیں، کوئی مشکل نہیں، پانچ سے چھ منٹ کا عمل ہے، اور فضیلت اتنی ہے کہ یہ سورت عذاب قبر سے نجات دلانی والی ہے اور اللہ کے ہاں سفارش کرنے والی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً، تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ: تَبَارَكَ

❶صحیح البخاری، کتاب الوضوء ،باب فضل من بات علی الوضوء ،رقم الحدیث:۲۴۷

❷الزھدلابن المبارک:باب فضل ذکراللّٰہ عزوجل، ج۱ ص ۴۴۱،رقم الحدیث: ۱۲۴۴/شعب الإیمان: کتاب الطھارت ، باب فضل الوضو، ج ۴ ص ۲۸۳،رقم الحدیث: ۲۵۲۶/سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ج۶ص ۸۹،رقم الحدیث: ۲۵۳۹

الَّذِی بِیَدِہِ الْمُلْکُ.❶

ترجمہ: قرآن کریم کی ایک سورت ایسی ہے جس میں تیس آیات ہیں، یہ انسان کے لیے شفاعت کرتی ہے، یہاں تک کہ انسان کی مغفرت کروادیتی ہے۔

یہ سورت انسان کو عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے اپنا خیمہ قبر پر کھڑا کرلیا، مگر انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے، چنانچہ ناگہاں انہوں نے سنا کہ اس (قبر) میں ایک شخص سورہ ملک پڑھ رہا ہے، یہاں تک کہ اس نے وہ سورت ختم کی اس کے بعد خیمہ کھڑا کرنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ بتایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''هِیَ الْمَانِعَةُ، هِیَ الْمُنْجِیَةُ'' کہ سورت ملک منع کرنے والی اور نجات دینے والی ہے، ''تُنْجِیهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ'' یہ سورت اپنے پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے چھٹکارا دلاتی ہے۔❷

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ رات سونے سے پہلے اِس سورت کو پڑھا کرتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتَّی یَقْرَأَ الم تَنْزِیلُ، وَتَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِہِ الْمُلْکُ.❸

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''سورہ سجدہ'' اور ''سورہ ملک'' پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

❶سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب عدد الآیات، رقم الحدیث: ۱۴۰۰

❷سنن الترمذی: أبواب، فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورة الملک، رقم الحدیث: ۲۸۹۰

❸سنن الترمذی: أبواب، فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورة الملک، رقم الحدیث: ۲۸۹۲

پیارے بچو! آپ بھی رات کو سوتے وقت سورہ ملک کی تلاوت کر کے سوئیں تا کہ مسنون عمل کا اہتمام ہو اور عذاب قبر سے نجات ملے۔

26......سلام میں پہل کریں

پیارے بچو! جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو سلام میں پہل کیا کرو، سلام میں پہل کرنے سے مخاطب کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور انسان میں تواضع پیدا ہوتی ہے، حدیث میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ملاقات ہوتی تو آپ سلام میں پہل کرتے تھے۔

تو آپ اس کا انتظار نہ کریں کہ دوسرا ساتھی آپ کو سلام کرے، بلکہ خود آگے بڑھ کر سلام کریں اور سلام میں: ''السلام علیکم'' پر دس نیکیاں ہیں، اور اگر لفظ ''رحمۃ اللہ'' کا اضافہ ہو تو بیس نیکیاں ملتی ہیں اور اگر ''برکاتہ'' کا اضافہ ہو تو تیس، تو تیس نیکیاں دن میں مل رہی ہیں، تیس ساتھیوں سے اگر آپ کی ملاقات ہوگئی تو دن میں تین سو نیکیاں آپ کو مل گئیں۔

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور ارشاد فرمایا: اس شخص کو دس نیکیاں ملی ہیں۔ پھر ایک اور صاحب آئے تو انہوں نے سلام کیا اور بولے ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا اور ارشاد فرمایا: ان صاحب کو بیس نیکیاں ملی ہیں، پھر ایک صاحب آئے انہوں نے سلام کیا اور بولے ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا اور ارشاد فرمایا: ان صاحب کو تیس نیکیاں ملی ہیں۔[1]

[1] سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب کیف السلام، رقم الحدیث: ۵۱۹۵

پیارے بچو! جب بھی کسی سے ملاقات ہوتو گفتگو سے پہلے سلام کریں، باقی حال احوال اور دیگر باتیں سلام کے بعد ہیں، پہلے سلام پھر کلام۔اسی طرح ایک ساتھی سے سلام کیا پھر دوبارہ ملاقات ہوئی تو دوبارہ سلام کریں، ہر دفعہ ملاقات میں سلام کرنا ہے، چاہے کئی دفعہ ملاقات ہو، یہ دعائی جملہ ہے جتنی مرتبہ سلام کریں گے نیکیاں ملیں گی، سنت پر عمل ہوگا اور دوستوں کے دلوں میں آپ کی محبت آئے گی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَالَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ، أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ. [1]

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص جب اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو چاہیے کہ پہلے اس کو سلام کرے اور اس کے بعد اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا بڑا پتھر حائل ہوا اور پھر اس سے ملاقات ہو تو اس کو دوبارہ سلام کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معمولی وقفہ کی جدائی و مفارقت کے بعد بھی سلام کرنا مستحب ہے، چہ جائیکہ زیادہ عرصہ کے بعد ملاقات ہو۔اس لئے جس سے ملاقات ہو تو سلام میں پہل کریں، بچے صرف ہاتھ ملاتے ہیں، منہ سے سلام نہیں کرتے، حالانکہ مقصود زبان سے سلام کرنا ہے، اس لیے آپ زبان سے ''السلام علیکم ورحمتہ اللہ'' کہیں، اور مصافحہ تب کریں جب استاذ کے ہاتھ میں سامان نہ ہو، بسا اوقات استاذِ محترم کے ہاتھ میں کتابیں یا سامان ہوتا ہے، یا اُن کو جلدی میں کہیں جانا ہے، یا تیزی میں ہیں، تو اب طالب علم سلام کرنے کے لئے آگے بڑھ جاتا ہے، استاذ کو کتابیں کسی

[1] سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاه، رقم الحدیث: ٥٢٠٠

اور کودینی پڑتی ہیں، سامان نیچے رکھنا پڑتا ہے، ایسے وقت میں بہتر ہے کہ صرف زبان سے سلام کریں اور مصافحہ کا اصرار کر کے انہیں تکلیف میں مت ڈالیں۔ جب آپ دیکھیں استاذ جلدی میں نہ ہو، گفتگو یا مطالعہ میں مشغول نہ ہوتو اُس وقت مصافحہ کریں،تو بہرحال سلام کرنے کا اہتمام کریں اور اِس میں پہل کریں۔

مصافحہ کرتے وقت مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھنا چاہیے:

(۱) پہلے سلام اور پھر مصافحہ کرنا چاہیے، کیونکہ سلام کے بغیر صرف مصافحہ خلافِ سنت ہے۔

(۲) مشغولی کے وقت مصافحہ نہیں کرنا چاہیے۔

(۳) جوشخص تیزی سے جارہا ہواس کومصافحہ کے لیے نہیں روکنا چاہیے۔

(۴) مجلس میں سب لوگوں کے بجائے صرف اسی آدمی سے مصافحہ پر اکتفاء کیا جائے جس کے ساتھ ملاقات کا ارادہ ہو، البتہ اگر باقی لوگوں سے بھی واقفیت ہوتو ان سے مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵) مصافحہ پہلی ملاقات کے وقت اور رخصت ہوتے ہوئے کرنا چاہیے۔

(۶) مصافحہ کرتے وقت دوسرے کی راحت کا خیال کرنا چاہیے۔

(۷) مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیے۔

27......مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں

پیارے بچو! مسنون دعاؤں کوموقع محل کی مناسبت سے پڑھنے کا اہتمام کریں، آپ نے مسنون چالیس دعائیں یاد کی ہیں، یہ صرف رٹا لگانے کی حد تک نہیں ہیں کہ مسجد میں استاذ جی کوسنالیں، امتحان کے موقع پراس کے تیس نمبر ہیں وہاں سنالیں، صرف اتنی بات کافی نہیں، بلکہ ہر دُعا کواُس کے موقع محل کی مناسبت سے پڑھیں، صبح شام کی مسنون دعائیں پڑھیں، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے وقت، گھر سے نکلتے وقت اور

گھر میں داخل ہوتے وقت، کپڑا پہنتے وقت، سواری پر سوار ہوتے وقت، سفر کے لیے روانہ ہوتے وقت، سواری پر بیٹھتے وقت، مصیبت کے وقت، بازار میں پہنچ کر، مسجد میں داخل ہوتے وقت، نکلتے وقت، غرض یہ ہے کہ ہر دعا کو اُس کے موقع محل کے مطابق پڑھیں، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہوگی۔ مسنون دعا کا ثواب ملے گا۔ مسنون اعمال کی وجہ سے انسان اللہ رب العزت کی حفاظت میں ہوتا ہے اور شیاطین کے شر سے محفوظ ہوتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق کے صاحبزادے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں، ان کا ایک عجیب وحیرت انگیز واقعہ علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے، وہ یہ کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ بننے سے پہلے کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی چھت پر سویا ہوا تھا کہ راستہ پر آوازیں محسوس کیں اور جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شیاطین جوق در جوق آرہے ہیں، یہاں تک کہ میرے مکان کے پیچھے ایک کھنڈر میں جمع ہوگئے، پھر ابلیس بھی آ گیا اور اس نے چیخ کر کہا کہ: ''مَنْ لِيْ بِعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؟'' (کون میرے پاس عروہ بن زبیر کو لائے گا) ایک جماعت کھڑی ہوئی اور کہا کہ ہم لائیں گے، پس گئے اور واپس چلے آئے اور کہا کہ ہم ان پر قادر نہ ہوسکے، ابلیس نے پھر چیخ کر کہا کہ ''مَنْ لِيْ بِعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؟'' تو ایک اور جماعت اُٹھی اور کہا کہ ہم لائیں گے اور یہ جماعت بھی جا کر واپس آ گئی، اور کہا کہ ہم ان پر قادر نہیں ہوسکے، اس پر وہ پھر بہت زور سے چیخا حتی کہ میں یہ سمجھا کہ زمین شق ہوگئی اور چیخ کہ کہا کہ ''مَنْ لِيْ بِعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؟'' (کون میرے پاس عروہ بن زبیر کو لائے گا) تو ایک تیسری جماعت اٹھی اور کہا کہ ہم لائیں گے، اور یہ جماعت بھی جا کر بہت دیر میں واپس آ گئی اور کہا کہ ہم ان

پر قادر نہیں ہو سکے، اس پر ابلیس غضب ناک ہو کر چلا گیا اور شیاطین بھی اس کے پیچھے ہو گئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ یہ واقعہ دیکھ کر حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس گئے اور یہ سارا واقعہ سنایا، تو انہوں نے کہا کہ میرے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ جو بھی شخص صبح یا شام اس دعا کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھتے ہیں وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، ذِيْ الشَّأْنِ، عَظِيْمِ الْبُرُهَانِ، شَدِيْدِ السُّلْطَانِ، مَاشَاءَ اللَّهُ كَانَ، أَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ [1]

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو شان والا ہے، بڑی دلیل والا ہے، زبردست سلطنت والا ہے، جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے، میں شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابلیس اور اس کا پورا لشکر حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ پر اس دعا کی برکت سے قادر نہ ہو سکا، جو انھیں اپنے والد کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی تھی۔

28......جمائی کے وقت منہ پہ ہاتھ رکھیں

پیارے بچو! دورانِ سبق جمائی آئے تو منہ خوب بند کر لیں یا ہونٹوں کو دانتوں کے نیچے دبائیں، اِس سے جمائی ختم ہو جائے گی اور اگر کسی طرح نہ رُکے تو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت منہ پہ رکھیں، منہ کھول دینا، اور آواز نکالنا یہ غیر مناسب ہے، جمائی کے دوران

[1] تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: عروة بن الزبير بن العوام بن خويلد بن أسد بن عبد العزى، ج ۴۰ ص ۲۶۸، رقم الترجمة: ۴۶۸۷

چونکہ انسان کی حالت غیر مناسب ہوتی ہے اور منہ کھلا ہوتا ہے جو بدنما نظر آتا ہے، تو ہاتھ رکھ کر اِس عیب کو چھپانا چاہیے، اِس طرح ہاتھ رکھنے سے منہ میں شیطان، مکھی، مچھر وغیرہ بھی داخل نہیں ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا تَثَاءَ بَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. ❶

ترجمہ: جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان اگر منہ کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں گھس جاتا ہے۔

اسی طرح جمائی کے دوران ''ھا، ھا'' کی آواز نکالنے سے اجتناب کرنا چاہیے، یہ بری خصلت ہے، اسلئے شیطان ذلیل اِس پر خوش ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ. ❷

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی ''ھا، ھا'' کہتا ہے شخص تو اس پر شیطان ہنستا ہے۔

اس لئے جب جمائی آجائے تو ہاتھ کی پشت کو اپنے منہ پر رکھ دیا کریں، جو انسان اِن آداب کی رعایت رکھے تو انسان ایک مہذب لگتا ہے، اب منہ کھولا ہوا ہے کوئی سامنے بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہے تو انسان بہت بدنما نظر آتا ہے۔

اس طرح بعض بچے ڈکاریں مارتے ہیں، کھانا زیادہ کھا لیتے ہیں اور چہل قدمی نہیں کرتے، پھر ڈکار روکنے کی کوشش بھی نہیں کرتے، اور نہ منہ پر ہاتھ یا رومال رکھتے ہیں، تو یہ بڑی نازیبا حرکت ہے۔ کھانا اتنا کھائیں کہ آپ زندہ رہیں، اتنا نہ کھائیں کہ وہ ہضم نہ ہو اور زبردستی ہضم کرنے کے لئے آپ کو کولڈ رنگ پینا پڑے، آپ کو مختلف

❶ صحيح مسلم: كتاب الزهد والرقاق، باب تشميت العاطس وكراهية التثاؤب، رقم الحديث: ٢٩٩٥

❷ صحيح البخاری: كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، رقم الحديث: ٣٢٨٩

چورن اور دوائیاں استعمال کرنی پڑیں، تو یہ جمائی اور ڈکار سے اجتناب کریں، اگر ضرورت ہو بھی تو منہ پہ ہاتھ یا رومال رکھیں تا کہ آواز کم سے کم ہو۔

29......چھینک کے وقت شرعی آداب کی رعایت رکھیں

پیارے بچو! جب چھینک آئے تو دونوں ہاتھ یا رومال منہ پر رکھیں، تا کہ آواز بھی پست ہو اور منہ سے اگر بلغم یا لعاب وغیرہ بھی اگر نکلے تو دوسروں کو تکلیف نہ ہو، اور چھینک کے بعد منہ اور ناک صاف کر کے "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ" کہیں، اور جو ساتھی سنے وہ "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہیں۔

چھینک آنا، اگر چہ معمولی عمل ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بھی آداب سکھائیں ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں:

۱......جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے اور سننے والا جواب میں "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہے، پھر چھینکنے والا "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" کہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَاعَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ :اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْصَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِذَاقَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُم. [1]

۲......چھینکنے سے بعض اوقات منہ سے یا ناک سے رطوبت یا بلغم وغیرہ آتی ہے، لہذا چھینکتے وقت منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لینا چاہیے، نیز چھینک کی آواز کو پست رکھنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا:

إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. [2]

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الأدب، باب إذا عطس کیف یشمت، رقم الحدیث: ٦٢٢٤

[2] سنن أبي داود: کتاب الأدب، باب فی العطاس، رقم الحدیث: ٥٠٢٩

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے منہ پر رکھے اور اپنی آواز کو پست کرے۔

جب ان آداب کا لحاظ رکھیں گے تو کلاس میں دوسرے ساتھیوں کو تکلیف نہیں ہوگی، ورنہ بسا اوقات چھینکتے وقت انسان کے منھ سے تھوک یا بلغم نکل جاتا ہے جو دوسروں کے کپڑوں یا جسم پر لگتا ہے جس سے اُنہیں تکلیف ہوتی ہے،اس طرح جب انسان ہاتھ یا رومال رکھتا ہے تو آواز تھوڑی کم ہو جاتی ہے، جس سے دوسروں کو اذیت نہیں ہوتی۔

30......صدقہ دینے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! صدقہ دینے کا اہتمام کیا کرو، یعنی جتنی آپ کی استطاعت ہے، بعض بچوں کی مالی استعداد اچھی ہوتی ہے، وہ روزانہ والدین سے سو روپے، بعض دوسو روپے لیتے ہیں، تو ہر ایک اپنی استعداد کے مطابق صدقہ دے، روزانہ اگر ایک روپیہ بھی الگ کریں تو ایک مہینے کے تیس روپے بنتے ہیں، روزانہ ایک روپیہ صدقہ نکالنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، روزانہ دینا یا الگ کرنا مشکل ہو تو ہفتہ وار ترتیب بنائیں، جمعرات یا جمعہ کو دے دیا کریں، اپنے غریب ساتھیوں کو دے دیا کریں۔ صدقہ نکالنے کی بہت برکات ہیں، اللہ ان پیسوں میں برکت دے دے گا، اس سے مال میں زیادتی شروع ہو جائے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ. [1]

ترجمہ: صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔

اگرچہ ظاہری طور پر مال میں کمی نظر آتی ہے، مگر حقیقت میں صدقہ وخیرات مال میں زیادتی کا سبب ہے، بایں طور کہ صدقہ وخیرات کرنے والے کے مال میں برکت ڈال

[1] صحيح مسلم: كتاب البر والصلة، باب إستحبا ب العفو والتواضع، رقم الحديث: ٢٥٨٨

دی جاتی ہے، اوراس کا مال آفات وبلاء سے محفوظ رہتا ہےاوراس کے نامہ اعمال میں ثواب کی زیادتی ہوتی ہے، بلکہ دنیا میں بھی اسے اس طرح نعم البدل عطا فرمایا جاتا ہے کہ اس کا مال بڑھتا رہتا ہے۔

اسی طرح گھر پر، یا راستے میں کوئی مستحق، مسکین یا فقیر ملے تو جھڑکیں نہیں، کچھ نہ کچھ تعاون کرلیں، اسلئے وہ اللہ کے نام پر مانگ رہا ہے، اِس نام کی لاج رکھیں، اوراگر گنجائش نہ ہوتو محبت ونرمی سے کہیں کہ معاف کرو، الجھیں نہیں، کبھی کسی کو جھڑکیں نہیں، جب انسان محض اللہ رب العزت کی رضا کے لئے دیتا ہےتو رب العالمین اُس سے بہتر اُسے عطا فرماتا ہے۔ایک مرتبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا روزہ تھا، تو گھر پر ایک فقیر نے صدا لگائی اللہ کے نام پر دے دو، انہوں نے اپنی خادمہ سے پوچھا کچھ ہےاس نے کہا اِتنا ہے جس سے آپ افطاری کرسکیں گی؟ ایک روٹی ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں، فرمایا: یہی اس کو دے دو، کہا: پھرافطاری کس سے کریں گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ رب العزت کوئی بندوبست فرمادیں گے، انہوں نے اس فقیر کو وہ روٹی دے دی، اب شام کے وقت افطاری سے پہلے کوئی ہدیہ لے کر آیا، کہا: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے لئے ہدیہ ہے، خادمہ نے لیا دسترخوان لگایا سامنے رکھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہا: کسی نے آپ کے لیے بکرے کا گوشت بھیجا ہے، روٹیاں بھیجی ہیں، سالن بھیجا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ کی طرف دیکھا اور کہا:

كُلِي مِنْ هَذَا، هَذَا خَيْرٌ مِنْ قُرْصِكِ. (1)

ترجمہ: کھاؤ یہ تمہاری اس روٹی سے بہتر ہے۔

(1) موطامالک: الترغيب فى الصدقة، ج۵ ص ۱۴۵۱، رقم الحديث: ۳۶۵۵

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ بڑی نیک صالحہ خاتون گزریں ہیں، ایک دفعہ بیٹھی ہوئی تھی، دسترخوان لگا کر کھانا کھانے لگیں، کسی فقیر نے صدا لگائی اللہ کے نام پہ دے دو، دو روٹیاں تھیں انہوں نے خادمہ سے کہا کہ یہ فقیر کو دے دو، انہوں نے کہا: اس کے علاوہ تو کھانے کے لیے کچھ نہیں، کہا اللہ رب العزت بندوبست کر دے گا، دو روٹیاں اس کو دے دیں، سالن بھی دے دیا، اب دسترخوان لپیٹ لیا گیا، اپنے ذکر اذکار میں لگ گئیں، تھوڑی دیر بعد ہدیہ آیا، کسی نے کہا یہ ہدیہ ہے، رابعہ بصریہ کو دے دو، تو اب جب وہ لے کر آئے، پوچھا گنو کتنی روٹیاں ہیں؟ گنی تو اٹھارہ تھیں، انہوں نے کہا: یہ میرا ہدیہ نہیں ہے، کسی اور کا ہوگا، شاید لانے والے کو غلط فہمی ہوگئی ہوگی، اس کو واپس دے دیا، تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ ہدیہ آیا، کہا: رابعہ بصریہ کے لیے ہے، کہا: گنو کتنی ہیں؟ گنی تو بیس روٹیاں تھیں، کہا: یہ میرا ہدیہ ہے، کیونکہ اللہ تعالی ایک کا دس گنا کر کے واپس لوٹاتا ہے، تو میں نے دو روٹی دی تھیں، اس لئے رب العالمین بیس کر کے واپس لوٹائیں گے۔ ❶

اللہ رب العزت ہر ایک کے ساتھ اُس کے گمان اور اخلاص کے مطابق معاملہ کرتا ہے، دیکھیں صدقہ کے طفیل اللہ رب العزت نے دو رٹیوں کی جگہ بیس روٹیاں عطا فرمائیں۔ اس لیے صدقہ دینے کی عادت بنائیں اور شکر ادا کریں گے کہ اللہ تعالی نے دینے والا بنایا ہے نہ کہ مانگنے والا، اگر اِس فقیر کی جگہ ہم ہوتے تو پھر ہماری کیا حالت اور کیفیت ہوتی۔

31......سلام کو عام کریں

پیارے بچو! سلام کو عام کرو، جب گھر جاؤ تو والدین کو سلام کرو، مدرسہ آؤ، اسکول آؤ تو

❶ تذکرۃ الاولیاء: ترجمۃ: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللّٰہ، ص۵۹، ۶۰

اساتذہ کو سلام کیا کرو، آپ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. ❶

ترجمہ: تم جب تک کہ ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے، اور تمہارا ایمان اس وقت کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے آپس میں تعلق و دوستی قائم نہ کرو۔ نیز آپ نے فرمایا اور کیا میں تمہیں ایک ایسا ذریعہ نہ بتادوں جس کو تم اختیار کرو تو آپس میں دوستی کا تعلق قائم ہو جائے، اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کو رواج دو، یعنی جس کو پہنچانو یا نہ پہچانو سب کو سلام کرو۔

32......سونے سے پہلے مسنون دُعا کا اہتمام کریں

پیارے بچو! جب آپ سونے لگو تو مسنون دُعا کا اہتمام کرو، وضو کر کے، رات کپڑے پہن کر، دائیں کروٹ پر لیٹ کر، دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر اوپر چادر ڈال کر یہ مسنون دعا پڑھیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں اپنے بستر پر تشریف لاتے اور سونے کے لئے لیٹتے تو اپنا ہاتھ یعنی اپنی داہنی ہتھیلی اپنے دائیں گال کے نیچے رکھتے اور یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا. ❷

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی نام پر مرتا (یعنی سوتا) ہوں اور تیرے ہی نام پر زندہ ہوتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں۔)

---

❶ صحیح مسلم : كتاب الإيمان، باب بيان أنه لايدخل الجنة إلا المؤمنون، رقم الحديث: ۵۴

❷ صحيح البخاري: كتاب الدعوات، باب وضع اليد اليمنى تحت الخد الأيمن، رقم الحديث: ۶۳۱۴

33......جب نیند سے بیدار ہوں تو سات چیزوں کا اہتمام کریں

پیارے بچو! کچھ مسنون آداب واعمال ہیں، ان کو اپنی زندگی میں لانے کی کوشش کریں، یہ آداب ہی انسانیت کی پہچان ہے، اگر آپ آداب پر زندگی بسر کریں گے تو آپ کا شمار معاشرے کے کامیاب بچوں میں ہوگا، تو اس لیے جب جاگیں تو سات چیزوں کا اہتمام کریں:

۱۔جلدی سے اٹھیں، یعنی نماز کا وقت ہوتے ہی اُٹھ جائیں، سستی نہ کریں کہ ابھی وقت باقی ہے، یہ شیطانی وسوسہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرغ کی آواز سنتے تو بیدار ہو جاتے:

إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى.[1]

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

۲......مسنون دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.[2]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں نیند سے جگایا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۳......نیند کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے آنکھوں کو ملنا:

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہو کر بیٹھے اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ اپنے چہرے پر سے نیند کے اثر کو دور کرنے لگے:

---

[1] صحیح البخاری: کتاب التهجد ،باب من نام عند السحر ،رقم الحدیث: ۱۱۳۲

[2] صحیح البخاری: کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی تحت الخد الأیمن،رقم الحدیث: ۶۳۱۴

جَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ. ❶

۴......مسواک کریں:

نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا سنت عمل ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. ❷

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام کرتے، تو اپنے دانتوں کو مسواک سے صاف فرماتے۔

مسواک کی خاصیتوں اور خوبیوں میں سے یہ ہے کہ وہ چستی اور پھرتی لاتی ہے، اور اس سے منہ کی بو دور ہوتی ہے۔

۵......وضو کریں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيَاشِيمِهِ. ❸

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کرے اور تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان آدمی کے ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔

۶......جو لوگ سو رہے ہوں انہیں اطمینان سے جگائیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح البخاری: کتاب التفسیر ،باب قوله تعالى :إن اللّٰه يذكرون اللّٰه ،رقم الحديث: ۴۵۷۰

❷ صحیح البخاری : کتاب الوضو ، باب السواک، رقم الحدیث: ۲۴۵

❸ صحیح مسلم: كتاب الطهارة، باب الأيتار فی الإستثار و الإستجمار، رقم الحديث: ۲۳۸

إِذَا أَيُقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا، أَوُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ. ❶

ترجمہ: جب کوئی شخص بیدار ہواور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرے اور دونوں دو رکعتیں پڑھیں تو ان دونوں کا نام کثرت سے ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

۷......نماز پڑھیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَعُقِدُ الشَّيُطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمُ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ يَضُرِبُ كُلَّ عُقُدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارُقُدُ فَإِنِ اسُتَيُقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انُحَلَّتُ عُقُدَةٌ،فَإِنُ تَوَضَّأَانُحَلَّتُ عُقُدَةٌ، فَإِنُ صَلَّى انُحَلَّتُ عُقُدَةٌ، فَأَصُبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفُسِ وَإِلَّا أَصُبَحَ خَبِيثَ النَّفُسِ كَسُلَانَ. ❷

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک کی گدی پر سونے میں شیطان تین گرہیں باندھ دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی بہت رات پڑی ہے ابھی سو جا، جب وہ شخص بیدار ہوکر اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے، اور اگر وہ نماز پڑھے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور اس کی صبح فرحت وانبساط اور شگفتہ خاطری سے نمودار ہوتی ہے (اور دن بھر یہی کیفیت رہتی ہے) ورنہ کبیدہ خاطری اور کسل مندی سے دوچار رہتا ہے۔

34......حسن اخلاق سے پیش آئیں

پیارے بچو! ہر ایک کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ، اللہ تعالی کے ہاں سب سے

❶سنن أبی داود: كتاب كتاب الصلاة،باب قيام الليل ، رقم الحديث: ۱۳۰۹

❷صحيح البخاری: كتاب الجمعة،باب عقد الشيطان على قافية الرأس......الخ،رقم الحديث: ۱۱۴۲

وزنی اور محبوب عمل حسن اخلاق ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَاشَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ. ❶

ترجمہ: سب سے زیادہ وزنی چیز قیامت کے دن جو مؤمن کے ترازو میں رکھی جائے گی وہ عمدہ اخلاق ہیں۔

اچھے اخلاق کسے کہتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

صِلْ مَنْ قَطَعَکَ، وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَکَ، وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ. ❷

ترجمہ: جو تم سے توڑے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرلے تم اُسے عطا کرو، جو تمہارے اوپر ظلم کرے تم اُسے معاف کرو۔ (اس چیز کا نام حسنِ اخلاق ہے۔)

اچھے اخلاق وہ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا. ❸

ترجمہ: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب اچھے اخلاق والے ہوں گے۔

اب اگر ہمارے اخلاق اچھے نہ ہوں، ہم پڑھ کے جائیں اور والدین سے بدتمیزی کریں، بداخلاقی سے پیش آئیں، کوئی بڑا بات کرے ہم اس کو جواب دیں، کوئی کسی کام کا کہے ہم اس کی بات نہ مانیں، گھر والے کسی کام کا کہیں ہم اُن سے الجھ جائیں، تو لوگ یہی کہیں گے کہ اِس نے کیا پڑھا ہے؟ اگر چہ آپ ہر سال پوزیشن لے رہے

❶ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم الحدیث: ۲۰۰۲

❷ مسند أحمد: حدیث عقبة بن عامر الجهنی، ج ۲۸ ص ۶۵۴، رقم الحدیث: ۱۷۴۵۲

❸ مسند أحمد: حدیث أبی ثعلبة الخشنی، ج ۲۹ ص ۲۶۷، رقم الحدیث: ۱۷۷۳۲

ہیں، آپ کو قرآن ،قاعدہ زبانی یاد ہے، لیکن اگر آپ کے اخلاق اچھے نہیں ہیں تو لوگوں، رشتہ دار میں یہی تعارف ہوگا اس نے پڑھا نہیں ہے بلکہ اپنا وقت ضائع کیا ہے تو لوگ ہمارے عمل کو دیکھتے ہیں۔

لڑائی جھگڑے سے ساتھیوں سے الجھنے سے اپنے آپ کو بچائیں، کلاس میں کوئی ڈیکس اِدھر اُدھر کردے، اپنی طرف کھینچ لے تو اُسے درگزر کریں، کوئی لائن میں آگے بڑھ جائے تو اُسے نظر انداز کردیں، کسی سے الجھیں نہیں، کوئی سخت بات بھی کہہ دے تو برداشت کریں، والدین کوئی جملہ کہہ دیں ، اساتذہ کہہ دیں صبر کریں، دیکھیں جو طالب علم صبر کرتا ہے غصے کو پی جاتا ہے، سہہ جاتا ہے، سر جھکا دیتا ہے، اللہ اس کو عزت دیتا ہے۔

اچھے اخلاق اچھی صورت سے زیادہ اہم ہیں، آئینہ دیکھتے وقت ہمیں شریعت نے توجہ اِس طرف دلائی کہ ظاہر سے زیادہ باطن پر، صورت سے زیادہ سیرت پر توجہ دیں اور اُس کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسنِ اخلاق سے متعلق دُعا منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ.[1]

ترجمہ: اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس میرے اخلاق کو بھی اچھا کردے۔

اس دعا کو بھی پڑھتے رہیں جتنے آپ کے اخلاق اچھے ہوں گے آپ سے ہر آدمی خوش ہوگا، اخلاق کی خوشبو ہر ایک کو دور سے نظر آتی ہے، جب آپ بڑوں کی بات مانیں

[1] صحیح ابن حبان: ج۹ ۲۳۹، رقم الحدیث: ۹۵۹ / شعب الإیمان، حسن الخلق، ج ۱۱ ص ۶۱ ، رقم الحدیث: ۸۱۸۳

گے محبت سے پیش آئیں گے وہ آپ کو دیکھ کر اپنے بچوں کو بھی مدرسے میں داخل کریں گے کہ دیکھو اِن بچوں کے کتنے اچھے اخلاق ہیں، آپ کے اِس حسن اخلاق کے سبب بہت سے لوگ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کی طرف متوجہ ہوں گے، اور آپ پورے علاقہ میں آئیڈیل ہوں گے۔

حسن اخلاق ایسا عمل ہے کہ بسا اوقات یہ دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

مولانا نورالحسن صاحب تحریر فرماتے ہیں اور راقم الحروف (سید امین گیلانی) نے بھی یہ واقعہ خود حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی زبانی سنا کہ خیر المدارس جالندھر کے جلسہ میں شریک تھے۔ کھانے کے دستر خوان پر بیٹھے تو سامنے ایک نوجوان بھنگی کو دیکھا، شاہ جی رحمہ اللہ نے کہا کہ آؤ بھائی کھانا کھالو، اس نے عرض کیا، جی میں تو بھنگی ہوں، شاہ جی نے درد بھرے لہجہ میں فرمایا: انسان تو ہو اور بھوک تو لگتی ہے، یہ کہہ کر خود اُٹھے، اس کے ہاتھ دھلا کر ساتھ بٹھالیا وہ بے چارا تھر تھر کانپتا تھا اور کہتا جا رہا تھا کہ ''جی میں تو بھنگی ہوں'' شاہ جی رحمہ اللہ نے خود لقمہ توڑا، شوربے میں بھگو کر اس کے منہ میں دے دیا، اس کا کچھ حجاب دور ہوا تو شاہ جی نے ایک آلو اس کے منہ میں ڈال دیا، اُس نے جب آدھا آلو دانتوں سے کاٹ لیا تو باقی آدھا خود کھالیا، اسی طرح اس نے پانی پیا تو اس کا بچا ہوا پانی خود پی لیا، وقت گزر گیا، وہ کھانے سے فارغ ہو کر غائب ہو گیا، اس پر رقّت طاری تھی، وہ خوب رویا، اس کی کیفیت ہی بدل گئی۔ عصر کے وقت اپنی نوجوان بیوی جس کی گود میں ایک بچہ تھا لے کر آیا اور کہا: شاہ جی! اللہ کے لیے ہمیں کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیجیے اور میاں بیوی دونوں اسلام لے آئے۔ [1]

[1] بخاری کی باتیں: ص: ۳۳

35......اپنے ساتھی سے خندہ پیشانی سے ملیں

پیارے بچو! اپنے ساتھیوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملا کریں، خندہ پیشانی یعنی اپنے ساتھیوں سے خوش ہو کر ملیں، اچھے اخلاق سے ملیں، بلکہ ہر انسان سے خوش ہو کر ملیں، اپنے ساتھیوں سے لڑیں نہیں، اپنے ساتھی کے ساتھ اسلامی رشتہ کے ساتھ ساتھ علمی رشتہ بھی ہے، ایک ساتھ، ایک کلاس میں آپ علم حاصل کر رہے ہیں، حدیث میں آتا ہے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا بھی ایک نیکی ہے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْأَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ. [1]

ترجمہ: تم کسی بھی نیک کام کو (کم تر) نہ جانو، اگرچہ تم اپنے بھائی سے خوش روئی کے ساتھ ملو۔

36......دعا کرنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! نمازوں کے بعد بالخصوص فرض نماز کے بعد دعا کرنے کا اہتمام کریں، عموماً بچے دعا کیے بغیر چلے جاتے ہیں، آپ اِس وقت گناہوں سے محفوظ ہیں، آپ کی دعائیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں، آپ ضرور دعا کیا کریں، اپنے لیے، والدین کے لیے، اساتذہ کے لیے، اپنے حافظہ کے لئے، علمی ترقی کے لئے اور امتحانات میں کامیابی کے لئے دعاؤں کا خوب اہتمام کریں۔ دعا کی اہمیت کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کو دُعا مانگنے کی تعلیم دی ہے، اور فرمایا کہ مجھ ہی سے دعا کرو، میں ہی تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا:

﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ، اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ،

[1] صحيح مسلم: كتاب البر و الصلة، باب إستحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، رقم الحديث: ٢٦٢٦

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾(البقرة: ١٨٦)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (آپ ان سے کہہ دیجیے کہ) میں اتنا قریب ہوں کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں، لہذا وہ بھی میری بات دل سے قبول کریں، اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔

غرضیکہ دعا قبول کرنے والا خود ضمانت دے رہا ہے کہ دعا قبول کی جاتی ہے، اس سے بڑھ کر دعا کی اہمیت کیا ہوسکتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن: ٦٠)

ترجمہ: تمہارے پروردگار نے کہا کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہ صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی ترغیب دی ہے، بلکہ اس کے فضائل اور آداب بھی بیان فرمائے ہیں، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ. [1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعا سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔

یعنی انسانوں کے اعمال میں دُعا ہی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ دُعا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تو اُس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دُعا کی توفیق ملنا اِس بات کی علامت ہے کہ رب العالمین دُعا قبول فرمائیں گے۔

[1] سنن ابن ماجه : كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء ،رقم الحديث: ٣٨٢٩

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنَ الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ. ❶

ترجمہ: تم میں سے جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے۔

جس شخص کو اللہ تعالی دعا کی توفیق دیتا ہے اُس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ. ❷

ترجمہ: تم میں سے جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے گئے۔

پیارے بچو! دعا کے کچھ آداب ہیں، اُن کی رعایت رکھ کر دُعا کرو گے تو دعائیں جلد قبول ہوں گی، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دُعا کرنا، یعنی یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔

(۲) دعا کے قبول ہونے کی پوری اُمید رکھنا اور یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے، وہ بلاشبہ قبول کرے گا۔

(۳) دعا کے وقت دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف حاضر اور متوجہ رکھنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کی دُعا قبول نہیں کرتا جو غافل دل سے اور توجہ کے بغیر دُعا کرتا ہے۔

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم الحديث: ۲۹۱٦۸

❷ المستدرك على الصحيحين: كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح، ج۱ ص ٦۷۵، رقم الحديث: ۱۸۳۳، قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد.

(۴) دُعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

(۵) قبلہ کی طرف رخ کر کے دوزانو ہو کر بیٹھنا اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اس طرح اُٹھانا کہ ہاتھ ملے رہیں اور انگلیاں بھی ملی ہوں اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوں۔

37......سفید لباس پہنیں

پیارے بچو! کوشش کریں سفید کپڑے پہنیں، سفید کپڑے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے، اور آپ نے سفید کپڑوں کو سب سے بہترین لباس قرار دیا، حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ.[1]

ترجمہ: تم سفید کپڑے پہنا کرو وہ تمہارے لیے بہترین کپڑے ہیں۔

سفید لباس بہترین لباس ہے، سفید کپڑوں میں انسان خوبصورت لگتا ہے، اور ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے، تو اللہ رب العزت اِس کے طفیل باطن کو بھی منور فرمائے گا، تو انسان گناہوں سے بچا رہے گا، سفید کپڑوں کی رعایت چونکہ زیادہ رکھنی پڑتی ہے تو اِس سے مزاج میں صاف ستھرائی اور نظافت آتی ہے۔

38......قیلولہ کا اہتمام کریں

پیارے بچو! مدرسہ یا اسکول کی چھٹی کے بعد کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کیا کریں، بعض بچے فوراً بیگ رکھ کر باہر کھیلنے کے لئے چلے جاتے ہیں، یہ عمل درست نہیں، اس سے آپ کی صحت پر برا اثر پڑے گا، آپ کو دوپہر کی کلاس میں نیند آئی گی، سستی ہوگی،

[1] سنن أبی داود: کتاب الطب، باب فی الأمر با لکحل، رقم الحدیث: ۳۸۷۸

تھکاوٹ ہوگی، دو پہر کو کچھ دیر آرام کریں، یہ سنت عمل ہے، کچھ دیر لیٹے کو ’’قیلولہ‘‘ کہتے ہیں، صحابہ کرام اور صلحاء اس کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ان کا ایک عامل دن میں قیلولہ نہیں کرتا، تو آپ نے اس کو ایک خط لکھا جس کا مضمون اس طرح تھا: ’’**اَمَّا بَعْدُ، فَقِلْ! فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقِيلُ**‘‘ یعنی قیلولہ کرو کیوں کہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔

تو ہم بھی قیلولہ کا اہتمام کریں، یہ تحصیل علم کے لیے معاون اور صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔❶

39......مسنون طریقے پر کھانا کھائیں

پیارے بچو! مسنون طریقے پر کھانا کھانے کا اہتمام کیا کرو، کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیں، کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے اور کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھویں، گھروں میں دسترخوان بچھا کر کھانا کھایا کریں، یہ سنت عمل ہے، دسترخوان بچھا کر کھانے پر اللہ تعالی اجروثواب عطا کرتے ہیں، چارزانوں ہوکر کھانا نہ کھائیں، یعنی بلاضرورت اِس طرح نہ بیٹھیں، ایک پاؤں بچھا کر ایک پاؤں کھڑا کر کے بیٹھیں، یا تشہد کی صورت بیٹھ کر میں کھانا کھائیں، کھانے سے پہلے ’’بسم اللہ الرحمٰن الرحیم‘‘ پڑھیں، حضرت عمر ابن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ تربیت تھا (ایک موقع پر جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں مصروف تھا) میرا ہاتھ رکابی میں ادھر ادھر جلدی سے گھوم رہا تھا (میری اس حرکت کو دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

---

❶مختصر قیام اللیل للمروذی: باب الاستعانة بقائلة النهار على قيام الليل: ص ۱۰۴

يَاغُلَامُ، سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ ،فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. ❶

ترجمہ: اے لڑکے! (کھانا کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور (پلیٹ کے) اس جگہ سے کھاؤ جو تمہارے نزدیک ہے۔ پس اُس دن کے بعد سے میری یہ کھانے کی عادت رہی (یعنی اِن آداب کی رعایت رکھ کر میں نے کھانا کھایا۔)

اگر بسم اللہ پڑھ کر نہ کھایا تو شیطان شریک ہوجاتا ہے اور کھانا بے برکت ہوجاتا ہے، اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائیں تو یاد آنے پر "**بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ**" پڑھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ. ❷

ترجمہ: جب تم سے کوئی کھانا شروع کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ بسم اللہ پڑھ لے، اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر "بسم اللہ فی اولہ وآخرہ" پڑھ لے۔

اور جب کھانا کھاچکیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

---

❶ صحيح البخاري: كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، رقم الحديث: ۵۳۷۶

❷ سنن الترمذي: أبواب الأطعمة، بان ما جاء في التسمية على الطعام ، رقم الحديث: ۱۸۵۸

اسی طرح ایک حدیث میں ایک اور دُعا کا ذکر آیا ہے کہ جو بندہ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. ❶

ترجمہ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے جس نے ہمیں یہ کھانا کھلایا اور بغیر ہماری مشقت اور محنت کے ہمیں رزق عطا کیا، تو (اس دعا کے سبب) اُس کے سابقہ گناہ بخشش دیئے جائیں گے۔

اس لیے اِس دعا کا بھی اہتمام کریں، آخر میں انگلیاں چاٹ کر ہاتھ دھولیں۔

40......مل بیٹھ اور مل بانٹ کر کھانا کھائیں

پیارے بچو! جب بھی کھانا کھاؤ تو مل بیٹھ کر کھانا کھاؤ، بعض گھروں میں اور بعض بچوں میں یہ عادت ہوتی ہے الگ الگ ہوکر کھانا کھاتے ہیں، ایک نے اپنے لیے کھانا ڈالا، دوسرے نے اپنے لیے کھانا ڈالا، بعض الگ الگ بیٹھ کر الگ الگ کمروں میں کھانا کھاتے ہیں، اسی طرح بعض بچے وقت پر نہیں آتے، ایک بچہ بارہ بجے آ کر کھانا کھا رہا ہے، دوسرا بچہ ایک بجے آ کر کھانا کھا رہا ہے، اِس سے گھر والوں کو تکلیف ہوتی ہے، کوشش کریں کھانے کے وقت حاضر ہوں، اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ مل کر کھائیں، اِس سے کھانے میں برکت ہوتی ہے، اور آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا ''**یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ**'' اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا: ''**فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ**'' تم الگ الگ کھاتے ہوں گے؟

❶ سنن أبی داود: كتاب اللباس، رقم الحديث: ۴۰۲۳

عرض کیا جی ہاں! فرمایا:

فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، يُبَارَكُ لَكُمْ فِيهِ. [1]

ترجمہ: مل کر کھایا کرو اور کھانے سے قبل اللہ کا نام لیا کرو، اس سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

اس کے علاوہ بھی کھانے کے بہت سے آداب ہیں، جن کا لحاظ رکھا جائے تو ثواب بھی ملتا ہے اور کھانے میں برکت ہوتی ہے، مثلاً کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، شروع میں بسم اللہ پڑھنا، کھانا سیدھے ہاتھ سے کھانا، اپنے سامنے سے کھانا، کھانے میں عیب نہ نکالنا، کھانے کے بعد برتن کو اچھی طرح صاف کرنا، کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا، نوالہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھانا، آخر میں دعا پڑھنا۔ یہ سارے آداب بھی کھانے میں برکت کا ذریعہ ہیں۔

پیارے بچو! اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاؤ، ممکن ہے آپ کے پاس کھانے میں کوئی ایسی چیز ہے جو دوسرے کے پاس نہیں ہے، یا آپ کے پاس زائد ہے دوسرے بھائی کے پاس کم ہے تو اس کو کھانے میں شریک کردو، یا اپنے کھانے میں سے کچھ دیدو، اس سے محبت آتی ہے، ہمدردی بڑھتی ہے، جو بچہ دوسروں کو کھانے میں شریک نہیں کرتا وہ خود غرض ہوتا ہے، وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا، صرف اپنے لیے سوچتا ہے، خود غرض آدمی کی زندگی میں سکون نہیں ہوتا۔

41......کھانے سے پہلے کے چھ آداب کی رعایت رکھیں

پیارے بچو! کھانا کھانے سے پہلے درج ذیل آداب کی رعایت رکھتے ہوئے کھانا کھائیں:

---

[1] سنن ابن ماجة: كتاب الأطعمة، باب الإجتماع على الطعام، رقم الحديث: ٣٢٨٦

ا۔کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ، وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ. ❶

ترجمہ: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے سے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

پیارے بچو! دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئیں، صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں دھونے سے سنت ادا نہ ہوگی۔

۲۔دستر خوان بچھا کر کھانا کھائیں:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ اور صحابہ کس چیز پر کھانا کھایا کرتے تھے؟ تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عَلَى السُّفَرِ.

ترجمہ: دستر خوان پر

۳۔کھانے میں عیب نہ نکالیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ. ❷

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

۴۔جوتے چپل اتار کر کھانا کھائیں۔

۵۔کھانے کو نہ سونگھیں جس طرح چوپائے سونگھتے ہیں، کبھی ضرورت ہو تو الگ بات

❶سنن أبی داود: کتاب الأطعمة، باب فی غسل الید قبل الطعام، رقم الحدیث: ۳۷۶۱

❷صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، رقم الحدیث: ۳۵۶۳

ورنہ عادت نہیں بنانی چاہیے۔

٦۔تواضع سے کھانا کھائیں اور انکساری والی نشست اختیار کریں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ. ❶

ترجمہ: میں ایسا کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور میں ایسا بیٹھتا ہوں جیسا غلام بیٹھتا ہے۔

42......کھانے کے دوران گیارہ آداب کی رعایت رکھیں

پیارے بچو! جب آپ کھانا کھانا شروع کردیں تو اب کھانے کے دوران آنے والے آداب کا خیال رکھیں، تاکہ ہمارا ہر کام ایک سلیقے اور اسلامی طریقے کے مطابق ہو، ہم اچھے بچے، اچھے مسلمان اور اچھے شہری کہلائیں۔تہذیب یافتہ اور ترقی یافتہ قومیں ہمیشہ آداب کا خیال رکھتی ہیں، کھانے کے دوران کے آداب درج ذیل ہیں:

۱۔ بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ. ❷

ترجمہ: (کھانا کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔

۲۔اپنے سامنے سے کھائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

❶شعب الإيمان: المطاعم والمشارب، أكل اللحم، ج۸ ص۱۱٦، رقم الحديث: ۵۵۷۲

❷صحيح البخاری: كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، رقم الحديث: ۵۳۷٦

وَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ.❶

ترجمہ: اور (پلیٹ کے) اس جگہ سے کھاؤ جو تمہارے نزدیک ہے۔

۳۔ تین انگلیوں سے کھائیں۔

حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ.❷

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے۔

۴۔ دستر خوان پر گرا ہوا لقمہ اٹھا کر کھائیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَاسَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَاالْأَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا،وَلَايَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ.❸

ترجمہ: جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھائے اور اُسے شیطان کے لیے نہیں چھوڑے۔

۵۔ اگر شروع میں "بِسْمِ اللّٰه" پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر "بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ أَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ" پڑھیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ.❹

---

❶صحیح البخاری: كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، رقم الحديث: ۵۳۷۶

❷صحیح مسلم: كتاب الأشربة، باب إستحباب لعق الأصابع والقصعة.....الخ، رقم الحديث: ۲۰۳۲

❸صحیح مسلم: كتاب الأشربة، بابإستحباب لعق الأصابع والقصعة، رقم الحديث: ۲۰۳۴

❹سنن الترمذی: أبواب الأطعمة، بان ما جاء فی التسمية على الطعام، رقم الحديث: ۱۸۵۸

ترجمہ: جب تم سے کوئی شروع کرے اُسے چاہیے کہ وہ بسم اللہ پڑھے، اگر شروع میں بھول جائیں تو یاد آنے پر "بِسْمِ اللّٰهِ فِی أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ" پڑھ لیں۔

۶۔ جب کھانے میں مکھی وغیرہ گر جائے (اور کھانا چاہے اور ٹھنڈا ہو) تو مکھی کو پورا ڈبو کر پھینک دیں اور پھر وہ کھانا کھالیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنَّ فِی إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالْأُخْرَى شِفَاءً. ❶

ترجمہ: جب کسی کے پینے میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر نکال دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں علاج (دوا) ہے۔

۷۔ علم وعمل اور عمر میں بڑے سے کھانا شروع کرائیں۔

۸۔ دورانِ طعام اچھی باتیں بقدرِ ضرورت کر سکتے ہیں:

أَنْ لَا يَسْكُتُوا عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ ذَالِكَ مِنْ سِيْرَةِ الْعَجَمِ وَلٰكِنْ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَتَحَدَّثُوْنَ بِحكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ فِی الْأَطْعِمَةِ وَغَيْرِهَا. ❷

ترجمہ: کھانے کے دوران بالکل خاموش رہنا عجمیوں کا طریقہ ہے، اچھی بات کر سکتے ہیں، کھانے کے دوران یا اس کے علاوہ میں نیک لوگوں کے واقعات بیان کر سکتے ہیں۔

۹۔ بہت زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھانا جو زیادہ گرم نہ ہو وہ برکت کا باعث ہے:

---

❶ صحيح البخاری: كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب فی شراب أحدكم فليغمسه ......الخ، رقم الحديث: ۳۳۲۰

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب الأكل، الباب الأول، ج۲ ص۷

هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ. ❶

ترجمہ: وہ بڑی برکت والا ہوتا ہے۔

۱۰۔کھانے پینے کی چیز میں پھونک نہ ماریں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. ❷

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۔ٹیک لگا کر کھانا نہ کھائیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا آكُلُ مُتَّكِئًا. ❸

ترجمہ: میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

43......کھانا کھانے کے بعد چھ آداب کی رعایت رکھیں

۱۔ برتن کو صاف کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ. ❹

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔

❶سنن الدارمی: کتاب الأطعمة، باب النهی عن أکل الطعام للحار، رقم الحدیث: ۲۰۹۱

❷مسند أحمد:مسند بنی هاشم ، مسند عبد اللّٰه بن العباس ، ج۵ ص۲۷،رقم الحدیث:۲۸۱۷

❸صحیح البخاری: کتاب الأطعمة، باب الأکل متکئا، رقم الحدیث: ۵۳۹۸

❹صحیح مسلم: کتاب الأشربة،باب إستحباب لعق الأصابع و القصعة،رقم الحدیث:۲۰۳۴

۲۔انگلیوں کو منہ سے چاٹ لیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَاأَكَلَ طَعَامًالَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاثَ. ❶

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھالیتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

۳۔کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُالَّذِیْ أَطْعَمْنَاوَسَقَانَا وَجَعَلَنَامُسْلِمِیْنَ. ❷

ترجمہ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

۴۔کھانے کے بعد ہاتھ دھولیں:

مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. ❸

ترجمہ: جو شخص سوئے اِس حال میں کہ اُس کے ہاتھ پر چکناہٹ ہو اور اُس نے ہاتھ نہ دھوئے ہوں، اور اُسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

۵۔کھانے کے بعد کلی کرلیں:

فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَابِطَعَامٍ، فَمَاأُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَأَكَلْنَا،فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا. ❹

ترجمہ: جب ہم صہباء مقام پر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا، آپ کے

❶صحيح مسلم: كتاب الأشربة،باب إستحباب لعق الأصابع والقصعة،رقم الحديث: ۲۰۳۴

❷سنن الترمذی:أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، رقم الحديث:۳۴۵۷

❸سنن أبی داود: كتاب الأطعمة، باب فی غسل اليد من الطعام ، رقم الحديث: ۳۸۵۲

❹صحيح البخاری: كتاب الأطعمة ،باب المضمضة بعد الطعام، رقم الحديث: ۵۴۵۴

لئے ستو لائے گئے ہیں، ہم نے کھایا، آپ نماز کے لئے اٹھے اور آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی۔

۶۔کھانے کے بعد خلال کرلیں۔

44......خوشبو کے استعمال کا اہتمام کریں

پیارے بچو! خوشبو کے استعمال کا اہتمام کیا کرو، یعنی جب مسجد میں آئیں، کلاس میں آئیں، نماز کے لیے آئیں، کسی مجلس میں جائیں، کسی رشتہ داروں کے گھر جائیں تو خوشبو لگا کر جائیں، صاف ستھرا لباس پہن کر جائیں، خوشبو کے استعمال سے جسم کے علاوہ روح وقلب کو بھی ایک خاص نشاط حاصل ہوتا ہے، عبادت میں کیف وذوق اور لذت حاصل ہوتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ لوگوں کو بھی اس سے راحت پہنچتی ہے، اس لیے ہر صحیح الفطرت اور سلیم الطبع انسان کو خوشبو سے محبت اور بدبو سے نفرت ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود جسم مبارک خوشبو دار تھا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خارجی خوشبو کا استعمال نہ بھی کرتے تب بھی جسم مبارک سے خوشبو آیا کرتی تھی، لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات خارجی خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ سے ملنے وحی حاصل کرنے اور مسلمانوں کے ساتھ ہم نشینی کے وقت زیادہ سے زیادہ معطر رہ سکیں۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی یہ معمول تھا کی جب حدیث بیان فرماتے تو پہلے غسل کرتے پھر خوشبو لگاتے اور عمدہ لباس پہن کر نہایت عاجزی اور تواضع کے ساتھ حدیث بیان کرتے اور آخر دم تک اسی حالت میں رہتے۔[1]

[1] ترتیب المدارک: باب صفة مجلس مالک للعلم، ج ۲ ص ۱۴ /أوجز المسالک: الباب الثانی، الفصل الأول، ج ۱ ص ۱۰۱، ۱۰۲

45......ٹوپی اور پگڑی باندھنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! ٹوپی پہننے اور پگڑی باندھنے کا اہتمام کریں، ٹوپی ہر وقت پہن کر رکھیں، چاہے آپ مسجد یا مدرسہ میں ہوں یا گھر میں ہوں، بعض بچے مدرسہ میں ٹوپی پہنتے ہیں اور چھٹی کے بعد جیب میں ڈال دیتے ہیں، ایسا نہ کریں، ٹوپی ہر وقت آپ کے سر پر ہو، اِس سے انسان مہذب اور خوبصورت لگتا ہے، اسی طرح پگڑی بھی باندھا کریں، بعض بچے پگڑی پہننے کو عار اور شرم محسوس کرتے ہیں، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، سفر وحضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. ❶

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

عمامہ کے بہت سے فوائد وارد ہوئے ہیں، عمامہ سر کا تاج ہے، اس سے آدمی کے حلم ووقار میں اِضافہ ہوتا ہے، عمامہ سے آدمی کی خوبصورتی بڑھ جاتی ہے، عمامہ اسلام کی خاص نشانی ہے، اور مسلمان اور کافروں کے درمیان ایک امتیازی شعار ہے، جمعہ کے دن خاص طور پر اہتمام کریں، جمعہ کے دن جمعہ کی تیاری کرتے ہیں، ناخن کاٹتے ہیں اور باقی مسنون اعمال کرتے ہیں تو عمامہ بھی باندھیں۔

---

❶صحيح مسلم: كتاب الحج، باب جواز دخول مكة بغير إحرام، رقم الحديث: ١٣٥٨

46......پانی اور پینے کی اشیاء کے پندرہ آداب

پیارے بچو! جب آپ پانی پیو، یا کوئی اور پانی کی چیز جوس، شربت وغیرہ پیئیں تو درج ذیل آداب کی رعایت رکھ کر پیئیں:

۱۔بسم اللہ پڑھ لیں۔

۲۔تین سانس میں پیئیں۔

۳۔پینے کے بعد ''الحمد للہ'' کہیں۔ ❶

پانی ایک سانس میں مت پیئیں، بہتر ہے کہ تین سانس میں پانی پیئیں، تین سانس میں پانی پینا شرعی اور طبعی دونوں لحاظ سے بہتر ہے، کئی سانس میں پانی پینا اچھی طرح سیراب کرتا ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے، بدن کو صحت بخشتا ہے اور خوب ہضم ہوتا ہے، اور جب پانی پیئیں تو برتن یا گلاس دائیں ہاتھ میں لیں، ''بسم اللہ'' پڑھیں اور تین سانس میں پیئیں، اور ہر مرتبہ سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کریں، برتن میں سانس نہ لیں، اور جب پانی پی لیں تو ''الحمد للہ'' کہیں، پانی پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ رب العزت نے صحت عطا فرمائی اور توفیق بخشی کہ اطمینان سے پانی پینا نصیب ہوا، پانی کا بآسانی پی لینا اور بآسانی پیشاب کی صورت میں نکل جانا یہ بڑی نعمت ہے۔ اگر انسان پانی نہ پی سکتا، یا پی تو لیتا اور پانی کا جسم سے اخراج نہ ہوتا تو کتنی تکلیف ہوتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَيَدْخُلُ بِغَيْرِ أَذًى، وَيَخْرُجُ بِغَيْرِ أَذًى إِلَّا وَجَبَ عَلَيْهِ الشُّكْرُ. ❷

❶سنن الترمذی: کتاب الأشربة، باب ما جاء فی التنفس فی الإناء، رقم الحدیث:۱۸۸۵

❷الشکر لابن أبی الدنیا: باب مامن عبد یشرب من الماء، رقم الحدیث: ۱۹۲

ترجمہ: جو بندہ خالص پانی پیے اور وہ پانی بغیر کسی تکلیف کے اندر چلا جائے اور پھر بغیر کسی تکلیف کے (پیشاب کے ذریعہ سے) باہر آجائے تو اس پر شکرادا کرنا واجب ہوگیا۔

۴۔ دیکھ کر پئیں۔

۵۔ اگر مشروب میں مکھی وغیرہ کوئی چیز گر جائے اور اُس کو پینا چاہیں تو پہلے مکھی کو ڈبو کے نکال پھینکیں پھر اِس کو پی لیں۔ ❶

۶۔ بیٹھ کر پانی پئیں:

لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ. ❷

ترجمہ: تم میں سے کوئی کھڑے ہوکر پانی نہ پیئے، جس نے کھڑے ہوکر پیا وہ قئی کرلے۔

۷۔ داہنے ہاتھ سے پئیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. ❸

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور اگر پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، اسلئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۸۔ برتن میں سانس نہ لیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ صحيح البخاري: كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ......الخ، رقم الحديث: ۳۳۲۰

❷ صحيح مسلم: كتاب الأشربة، باب كراهية الشرب قائما، رقم الحديث: ۲۰۲۶

❸ صحيح مسلم: كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، رقم الحديث: ۲۰۲۰

إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ. ❶

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی پئے تو وہ برتن میں سانس نہ لے۔

۹۔ برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پانی نہ پئیں:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ. ❷

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

کیونکہ ٹوٹی ہوئی جگہ سے ہونٹوں کی گرفت اچھی نہیں ہوگی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہاں سے پانی نکل کر بدن اور کپڑوں پر گرے گا، دوسرے یہ کہ برتن کی دھلائی کے وقت اس کی ٹوٹی ہوئی جگہ اچھی طرح صاف نہیں ہو پاتی، وہاں مٹی وغیرہ لگی رہ جاتی ہے، اس صورت میں پاکیزگی وصفائی کا تقاضا بھی یہی ہے اس جگہ منہ نہ لگایا جائے۔

۱۰۔ مشکیزہ، کولر، جگ، بوتل وغیرہ منہ سے لگا کر نہ پئیں، کسی گلاس وغیرہ میں ڈال کر پئیں۔

۱۱۔ برتن میں پھونک نہ ماریں:

وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. ❸

ترجمہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۲۔ سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے دور رکھیں۔

۱۳۔ دودھ (اسی طرح ہر چکنی چیز) پینے کے بعد کلی کر لیں۔ ❹

---

❶ صحيح البخاری: كتاب الأشربة، باب النهی عن التنفس فی الإناء، رقم الحديث: ۵۶۳۰

❷ سنن أبی داود: كتا ب الأشربة، باب فی الشرب من ثلمة القدح، رقم الحديث: ۳۷۲۲

❸ سنن أبی داود: كتا ب الأشربة، باب فی الشرب من ثلمة القدح، رقم الحديث: ۳۷۲۲

❹ سنن ابن ماجه :أبواب الطهارةوسننها، باب المضمضة من شرب اللبن، رقم الحديث: ۴۹۹

۱۴۔متعدد افراد کو ایک برتن میں مشروب پیش کیا جائے تو داہنی طرف والے سے ابتداء کریں۔❶

۱۵۔پلانے والے سب سے آخر میں پئیں۔❷

پیارے بچو! اِن آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے پانی پینے کا اہتمام کریں، یہ تمام مسنون اعمال ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہر کام سنت کے مطابق کریں تا کہ اجر وثواب کے مستحق ہوں۔

47......والدین کا ادب واحترام کریں

پیارے بچو! پیارے والدین کا ادب واحترام کریں اور اُن کی تعظیم کریں، اُن سے بات محبت اور نرمی سے کریں، سخت لہجے میں بات نہ کریں، والدین سے کبھی الجھیں نہیں، انہیں کسی بات کا جواب نہ دیں، اگر والدین سختی کریں تو وہ ہمارے فائدہ کے لئے ہوتی ہے، اِس کے فوائد آپ کو بعد میں محسوس ہوں گے۔ والدین اور اساتذہ دونوں کا ادب واحترام کریں، عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بچے اساتذہ کا ادب کرتے ہیں والدین کا نہیں کرتے، بعض والدین کا کرتے ہیں اساتذہ کا نہیں کرتے، والدین کی نافرمانی کرنا، اُن سے بداخلاقی سے پیش آنا، اُن کے ساتھ بدتمیزی کرنا، اُن کی بات نہ ماننا، آگے سے جواب دینا، یہ بہت بڑا گناہ ہے، اِس گناہ سے اپنے آپ کو بچائیں، قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے حکم دیا کہ تم اپنے والدین کے سامنے اُف بھی نہ کہو:

﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ (الإسراء: ۲۳)

ترجمہ: تم اپنے والدین کے سامنے اُف بھی نہ کہو، اُنہیں جھڑکو نہیں اور اُن کے سامنے بات نرمی سے کرو۔

❶ صحیح البخاری: کتاب الأشربة، باب شرب اللبن بالماء، رقم الحدیث: ۵۶۱۲

❷ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة......الخ، رقم الحدیث: ۶۸۱

والدین وہ ہیں جن کے آپ کے اوپر بہت زیادہ حقوق ہیں اوراساتذہ وہ ہیں جنہوں نے آپ کوتعلیم دی، والدین نے آپ کے اوپر اخراجات کیے، آپ کو پڑھایا لکھایا یہاں تک پہنچایا، اساتذہ وہ ہیں جوآپ کوقرآن کریم سکھاتے ہیں، دونوں کی حقوق ہیں، دونوں کی تعظیم واکرام کریں، کبھی ان کی بددعاء نہ لیں، جو بچے اپنے ماں باپ کی اوراپنے اساتذہ کی بددعا لیتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے، وہ زندگی میں ہرموقع پرناکام ہوتے ہیں، ہرجگہ وہ لوگ پریشان ہوتے ہیں،اس لئے ہمیشہ والدین کی دعائیں لیں، والدین کی بدعاء تیر بہدف ہے، فوراً سامنے آتی ہے،اورانسان بسا اوقات زندگی بھرکے لئے سزا بھگتا ہے۔

علامہ زمخشری رحمہ اللہ بہت بڑے عالم گزرے ہیں،علم ادب اورلغت کے امام تھے، اورانہوں نے قرآن کریم کی تفسیر لکھی،جس کا نام ''کشاف'' ہے،علامہ زمخشری رحمہ اللہ ایک پاؤں سے لنگڑے تھے، جب ان سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے بتایا کہ یہ ماں کی بددعاء کا نتیجہ ہے۔علامہ زمخشری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے بچپن میں ایک چڑیا پکڑی اوراُس کے پاؤں کواتنی زورسے باندھا جس کی وجہ سے ننھی منی چڑیا کا نازک پاؤں کٹ گیا، والدہ ماجدہ نے کئی مرتبہ مجھے سمجھایا کہ بیٹا ایسا نہ کرولیکن میں نے اُن کی بات نہ مانی، بہرحال جب ماں نے دیکھا کہ چڑیا کا پاؤں کٹ گیا ہے تو یہ دیکھ کرمیری والدہ ماجدہ بہت رنجیدہ ہوئیں اوران کی زبان سے یہ بددعاء نکل گئی:

قَطَعَ اللّٰهُ رِجلَکَ كَمَا قَطَعتَ رِجلَهُ. [1]

ترجمہ: جس طرح تونے اس ننھی منی چڑیا کا پاؤں کاٹا ہے اسی طرح تیراپاؤں بھی کاٹا جائے۔

[1] معجم الأدباء: ترجمة: محمود بن عمر بن أحمد أبو القاسم، ج٦ ص ٢٦٨٨

فرماتے ہیں: یہ اسی بددعاء کا اثر ہے۔
دیکھیں جیسے ماں نے کہا اُسی طرح ہوا، ساری زندگی علاج بھی کیا، لیکن افاقہ نہ ہوا، اور زندگی بھر کے لئے لنگڑے ہو گئے۔
ایک دفعہ ایک شخص نے والدین کی نافرمانی کی، والدین سے جھگڑا کیا، تو والدین میں سے ماں نے غصہ میں یہ بددعا دی کہ تجھے موت آئے اور کل کا دن دیکھنا نصیب نہ ہو۔ وہی ہوا یہ گھر سے نکلا ایکسیڈنٹ ہوا، شام سے پہلے پہلے اس شخص کا انتقال ہو گیا، صبح نو بجے اس کی لاش گھر پہنچ گئی۔ ❶
اس لئے والدین کی خدمت کریں، جب بھی کوئی بات کہیں تو فوراً اُن کی بات کو پورا کریں، اساتذہ جس بات کا حکم دیں اُسے پورا کریں، تو اِن کی دُعائیں آپ کو ملیں گی، اللہ تعالی آپ کا حافظہ تیز کرے گا اور اللہ تعالیٰ پھر آپ سے کام لے گا اور اللہ تعالی آپ کو ہردلعزیز بنائے گا، ہر ایک آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا، سب کے دلوں میں آپ کی محبت ہوگی، جنہوں نے والدین کا ادب واحترام کیا اللہ رب العزت نے انہیں معاشرے میں بڑی عزت دی، والدین کی دعاؤں کی وجہ سے انہیں بلند مقام نصیب ہوا۔
حضرت زین العابدین رحمہ اللہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت نیکی کا برتاؤ کرنے والے تھے۔ یہاں تک کہ ان سے کہا گیا کہ آپ تو اپنی والدہ کے ساتھ لوگوں میں زیادہ نیکی کا برتاؤ کرنے والے ہیں، لیکن ہم آپ کو اپنی والدہ کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ والدہ جب کھا کر فارغ ہو جاتی ہیں پھر آپ کھاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟
اس پر انہوں نے کہا:

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ص ۵۹۷

أَخَافُ أَنْ تَسْبِقَ يَدِيْ إِلٰى مَا قَدْ سَبَقَتْ عَيْنُهَا إِلَيْهِ فَأَكُوْنُ قَدْ عَقَقْتُهَا. [1]

ترجمہ: میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ کہیں میرا ہاتھ اس چیز کی طرف سبقت نہ لے جائے جس کی طرف میری ماں کی آنکھیں سبقت لے گئیں ہوں اور اس طرح میں نافرمانوں میں سے ہو جاؤں۔

48......اساتذہ کا ادب واحترام کریں

پیارے بچو! والدین کے ادب واحترام کی طرح اساتذہ کا بھی نہایت ادب واحترام کریں، اساتذہ کرام میں جس سے بھی علم حاصل کریں اس کا ادب واحترام کریں، چاہے آپ کے ناظرہ کے استاذ ہوں یا حفظ کے، یا ابتدائی درجات کے، بس یہ نسبت دیکھی جائے یہ میرا استاذ ہے، اور صرف آپ ہی کا نہیں اگر وہ کسی اور ادارے کا بھی استاذ ہے تب بھی اس کا ادب واحترام کریں، اس لیے کہ وہ الحمدللہ پڑھا رہا ہے، اللہ تعالیٰ اُن سے دین کا کام لے رہا ہے۔

بعض بڑے نادان بچے ہوتے ہیں استاذوں کی گستاخی کرتے ہیں، بات نہیں مانتے، بعض اساتذہ کی نقل اتارتے ہیں، بعض ایسے ہیں کہ استاذ کسی بات کا حکم دیں تو اس کو پورا نہیں کرتے، تو جو اساتذہ کے نافرمان ہوتے ہیں تو وہ دنیا وآخرت میں پریشان اور رسوا ہوتے ہیں، ایسے شاگرد کبھی کامیاب نہیں ہوتے، بعض بچے کند ذہن ہوتے ہیں، کمزور ہوتے ہیں، لیکن استاذوں کا ادب واحترام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے بہت بڑا کام لے لیتا ہے، ذہین بچے عموماً استاذوں کا ادب نہیں کرتے، اِنہیں اپنی ذہانت پر ناز ہوتا ہے، ایسے بچے عموماً ناکام ہو جاتے ہیں، دنیا کے کام کاج میں لگ کر دین سے رہ جاتے ہین، دین کا کوئی بڑا کام نہیں کر پاتے، اس لیے اساتذہ کا ادب

[1] وفيات الأعيان، ترجمة: زين العابدين، ج٣ص ٢٦٨

کریں، اگر کبھی ماریں تو برداشت کریں، اُنہیں آپ سے نفرت نہیں ہوتی، وہ آپ کے فائدہ کے لئے مارتے ہیں، آپ کے فائدہ کے لئے غصہ کرتے ہیں، بعض بچے استاذ کی تنبیہ اور مار پیٹ کی فوراً ماں باپ کو چغلی لگاتے ہیں، استاذ نے یہ کہا، استاذ نے یوں کہا، اور والدین آکر اساتذہ سے الجھتے ہیں، تو جب آپ کے ماں باپ اور آپ کے بھائی آکر اساتذہ سے الجھیں گے، لڑیں گے، تو استاذ کے دل سے تو دعا نہیں نکلے گی بددعائیں نکلیں گی اور آپ کا مستقبل تاریک ہو جائے گا، اس لیے کوئی بات اگر استاذ کہہ بھی دیں تو اسے اپنے فائدے کے لئے سمجھیں، گھر جا کر اُس کی تشہیر نہ کریں، اور اُسے بڑھا چڑھا کر پیش نہ کریں۔

حضرت اقدس مولانا قاری صدیق صاحب باندوی نے حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری کے واسطے سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بنگالی طالب علم ڈابھیل میں حضرت والد صاحب رحمہ اللہ (علامہ انور شاہ کشمیری) کی خدمت کیا کرتا تھا، ذہن سے بہت کمزور تھا، محنت بھی زیادہ نہ کی تھی، سب طلبہ میں کمزور رہتا تھا، لیکن اللہ پاک نے اس سے دین کی بڑی خدمت لی، اس وقت وہ اپنے علاقہ کے ''شیخ الاسلام'' ہیں، سفر حج میں ان سے ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ یہ سب شاہ صاحب کی خدمت کا ثمرہ ہے۔

ایک صاحب نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی تصانیف کا جو سینکڑوں میں ہیں، ذکر کر کے عرض کیا آپ نے اتنی تصانیف فرمائی ہیں تو ہزاروں کتابیں دیکھی ہوں گی، حضرت نے فرمایا: چند کتابیں دیکھی ہیں جن کے نام یہ ہیں:

۱...... حاجی امداد اللہ ۲...... حضرت مولانا یعقوب صاحب ۳...... حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ وغیرہم۔

ان کتابوں نے مجھے دوسری سب کتابوں سے بے نیاز کر دیا، مطلب یہ کہ یہ سب کچھ

انہی اساتذہ کی تعظیم واعتقاد اور خدمت سے پایا ہے۔ ❶

اسلاف امت ایسے گزریں ہیں کہ اگر اساتذہ کا تذکرہ ہوتا تو اگر وہ ٹیک لگا کر بیٹھتےہیں تو سیدھا ہو کر ادب سے بیٹھ جاتے، پھر اپنے استاذ کا ذکر کرتے، اِس قدر اُن کے دلوں میں اساتذہ کا ادب واحترام تھا، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) ایک مرتبہ کسی بیماری کی وجہ سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے گفتگو کے دوران ان کے استاذ ابراہیم بن طہمان رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۸ھ) کا ذکر آیا، ان کا نام سنتے ہی امام احمد رحمہ اللہ فوراً سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: یہ نازیبا بات ہے کہ نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جائے اور ہم ٹیک لگا کر بیٹھے رہیں۔ ❷

ایک طالب علم تھا جو دارالعلوم دیوبند میں پڑھتا تھا، وہ عموماً اساتذہ کی شان میں گستاخیاں اور بدزبانی کرتا تھا، ایک دن اس طرح کی حرکت کی کہ استاذ کی بڑی بے ادبی کردی، جس سے اساتذہ کا دل دکھ گیا، چنانچہ استاذ نے اس کو ناراضگی کی حالت میں یہ کہہ دیا ''جا! تو اب جوتے ہی گانٹھے گا'' چنانچہ دیکھنے والوں نے بتایا کہ کچھ عرصہ بعد وہ شخص دیوبند کی جامع مسجد کے پاس فٹ پاتھ پر بیٹھا لوگوں کے جوتے چپل پالش کر رہا ہے اور موچی کا کام کر رہا ہے، چنانچہ وہ عالم بھی نہ بن سکا۔ ❸

''باادب بانصیب، بےادب بےنصیب''۔

تو دیکھیں استاذ کی بدعاء کیسے سامنے آئی اور وہ فٹ پاتھ پر جوتے پالش کرتا تھا، اور اللہ تعالی نے دین سے محروم کردیا، اسلئے اساتذہ کی تعظیم واکرام کریں اور اِن کی

❶ مجالسِ حکیم الامت: حکیم الامت کی کتب بینی، ص ۹۵

❷ تاريخ بغداد: ترجمة: إبراهيم بن طهمان، ج٦ ص ١٠٨ /سير أعلام النبلاء: ترجمة: إبراهيم بن طهمان، ج٧ص ٣٨١

❸ اہل علم کی زندگی: ص ۳۷۲

خدمت کریں، کہنے والے نے صحیح کہا ہے ''ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد'' جو خادم بن کر زندگی گزارتا ہے وہ مستقبل میں مخدوم بنتا ہے، بزرگوں کے سینکڑوں واقعات ہیں کہ انہوں نے اپنے اساتذہ اور علماء دین کی تن دہی کے ساتھ خدمت کی تو اللہ تعالی نے ان کو کیسا زبردست مقام عطا فرمایا، ان کی زندگی میں بلندی کے منجملہ اسباب کے خدمت کا وصف نمایاں تھا، جس کی برکت سے اللہ تعالی نے ان حضرات کو دنیا کا مخدوم بنا دیا۔

49......مدرسے کے سب اساتذہ کا ادب واحترام کریں

پیارے بچو! مدرسے کے سب اساتذہ کا ادب واحترام کریں، مدرسہ میں جتنے بھی اساتذہ ہوں چاہے وہ ناظرہ کے ہوں یا حفظ کے، ابتدائی درجات کے ہوں یا منتہی درجات، سب کا ادب واحترام کریں، سب اساتذہ کو اپنے استاذ کی حیثیت دیں، جس طرح اپنے کلاس کے استاذ کی عزت واحترام کرتے ہیں، ایسے ہی مدرسے کے دیگر اساتذہ کا بھی ادب واحترام کریں، بعض بچے اپنی کلاس کے استاذ کا تو خوب ادب کرتے ہیں، اِن کے جوتے اٹھاتے ہیں، ان سے ہاتھ ملاتے ہیں، ان سے آگے نہیں چلتے، لیکن دیگر اساتذہ کا ادب واحترام نہیں کرتے، ان کو کوئی حیثیت نہیں دیتے، ایسا نہیں ہونا چاہیے، ہر استاذ کا ادب واحترام کریں۔اسی طرح مدرسہ کے جو خادم ہیں، عملہ ہے اُن سب کا بھی ادب واحترام کریں، اور اُن سے دعائیں لیں اِس سے علم میں برکت آتی ہے اور فیض بڑھتا ہے۔

50......اپنے اساتذہ کے لیے دعائیں کریں

پیارے بچو! اپنے اساتذہ کے لیے ہر نماز کے بعد دعا کیا کریں، استاذ کسے کہتے ہیں؟ استاذ صرف اُسے نہیں کہتے جو آپ کو طویل عرصہ پڑھائے بلکہ وہ بھی استاذ ہے جس

نے آپ کو کچھ لمحوں کے لیے بھی پڑھایا ہو، یہ بھی آپ کے استاذ ہیں، جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بہت مشہور قول ہے:

أَنَاعَبْدُمَنْ عَلَّمَنِی حَرْفًاوَاحِدًاوَإِنْ شَاءَ اَعْتَقَ إِنْ شَاءَ بَاعَ وَإِنْ شَاءَ اِسْتَرَقَّ.[1]

ترجمہ: جس شخص نے مجھے ایک حرف بھی سکھا دیا میں اس کا غلام ہوں، وہ اگر چاہے تو مجھے فروخت کردے چاہے تو آزاد کردے یا چاہے تو غلام رکھے۔

اور فوت شدہ اساتذہ کے لیے، والدین کے لیے، رشتہ داروں کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہیں، ایصال ثواب کریں، انسان کے مختلف استاذ گزرے ہوتے ہیں، ابتداء سے انتہاء تک سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں، تو اگر آپ کے اساتذہ میں سے کوئی استاذ فوت ہوگیا ہو یا والدین میں سے کوئی فوت ہوگیا ہو تو ان کے لیے ایصال ثواب کریں، دعائے مغفرت کریں، ان اساتذہ اور والدین نے آپ کو قرآن کی تعلیم دی، آپ کی تربیت کی، آپ کو راہ حق پہ ڈالا، اب وہ دنیا میں نہ رہے، اُن کا آپ پر حق بنتا ہے کہ آپ ان کے لیے ایصال ثواب کریں، اور انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جب انسان کا انتقال ہوجاتا ہے تو عموماً اس کے اعمال کا سلسلہ بند ہوجاتا ہے، وہ نیکی کرنے سے عاجز ہوجاتا ہے، اب مرنے والے کو انتظار رہتا ہے کہ کوئی اُسے زیادہ نہیں تو کم از کم ہر نماز کے بعد سورہ اخلاص، سورہ کافرون اور سورہ نصر کا معمول بنائیں، اسی طرح درود شریف اور استغفار کا، حدیث میں اِن اعمال کی بڑی فضیلت آئی ہے، جو زندوں کی طرف سے مردوں کے لیے ایک بہترین تحفہ ہے، سورہ ''کافرون'' پڑھیں، اس کا ثواب ربع قرآن کے برابر ہے، سورہ اخلاص'' پڑھیں، اس کا ثواب قرآن کریم کے ایک تہائی کے برابر ہے۔

[1] تعلیم المتعلم: فصل فی تعظیم العلم وأهله، ص ۲۰

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يَاأَيُّهَاالْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ. ❶

ترجمہ: اگر کوئی شخص "سورہ کافرون" پڑھے تو اُسے ربع قرآن کریم کے برابر ثواب ملے گا، اور اگر کوئی "سورہ اخلاص" پڑھے تو اسے قرآن کریم کے ایک تہائی کے برابر اجر و ثواب ملے۔

اسی طرح سورہ نصر کا ثواب ربع قرآن کے برابر ہے، اِس کا اہتمام کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ. ❷

ترجمہ: سورہ نصر چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

حضرت امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب سے حضرت امام حماد رحمہ اللہ (جو امام اعظم رحمہ اللہ کے استاذ تھے) اِن کا انتقال ہوا ہے، میں ہر نماز کے بعد ان کے لئے استغفار کرتا ہوں اور اپنے والدین سے پہلے اُن کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ ❸

اسلئے ہمیشہ اپنے اساتذہ کے لئے دعا کریں، دنیا میں والدین کے بعد یہ آپ کے سب سے بڑے محسن ہیں، جن کی بدولت آپ جہالت سے نکل کر علم کے نور سے آراستہ ہوئے اور اُن کے طفیل آج آپ کو "حافظ" "قاری" "عالم" اور "مفتی" کہا جاتا ہے، تو معزز آدمی کبھی اپنے محسن کو فراموش نہیں کرتا۔

❶ سنن الترمذی : أبواب فضائل القرآن ،باب ما جاء فی إذا زلزلت، رقم الحدیث: ۲۸۹۴

❷ شعب الإیمان: فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر سورة قل یآایها الکافرون، ج۴ ص۱۳۸، رقم الحدیث: ۲۳۰۰

❸ أخبار أبی حنیفة وأصحابه: ص ۲۱

51......عیادت میں شرعی آداب کا لحاظ رکھیں

پیارے بچو! جب کسی استاذ ،ساتھی یا دیگر کسی مسلمان کی عیادت کے لیے جائیں تو عیادت میں شرعی آداب کا لحاظ رکھیں، جو شریعت نے عیادت کے جو آداب سکھلائے ہیں اُنہیں ملحوظ رکھا جائے ،اِسی صورت میں عیادت کرنا باعثِ اجروثواب ہوگا ورنہ نہیں۔

عیادت کے آداب میں سے اَوّل درجہ کا ادب یہ ہے کہ جس کی بھی عیادت کریں تو اللہ کی رضاوخوشنودی کے لیے کریں،کوئی دُنیوی مفاداور ذاتی غرض پیشِ نظر نہ ہو۔

دُوسرا ادب یہ ہے کہ مریض کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھیں بلکہ حال اَحوال معلوم کر کے جلدی اُٹھ جائیں۔

تیسرا ادب یہ ہے کہ مریض کے پاس شور شرابہ کیا جائے کہ اِس سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِى الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ. [1]

ترجمہ: عیادت کے وقت مریض کے پاس کم بیٹھنا اور شوروغوغا نہ کرنا سنت ہے۔

52......آج کا کام کل پر مت چھوڑیں

پیارے بچو! جو کام آج کرنا ہے اسے آج ہی کرو، کل تک مت چھوڑو، چاہے مدرسہ کا سبق ہے، اسکول کا سبق ہے، لکھنے کا ہے، یاد کرنے کا ہے، اسے آج ہی کیا جائے، بچپن ہی سے عادت ہو کہ ہر کام اپنے وقت پر ہو، یہ بری عادت ہے کہ بعد میں کروں گا، کل کروں گا، پھر کل نہیں آتی ،ایسے بچے عموماً پڑھائی میں کمزور رہتے ہیں،اس لئے جو

[1] مشکاة المصابیح : کتاب الجنائز ،باب عیادة المریض ،الفصل الثالث ،ج ۱ ص ۴۹۹، رقم الحدیث: ۱۵۸۹

کام کرنا ہے وہ آج سے کریں، دیکھیں ماضی تو گزر گیا اور ''کل'' مستقبل ہے اُس کا ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے کہ کل تک ہم ہوں گے یا نہیں، ہمارا وہی وقت ہے جو اس وقت موجود ہے، ''یعنی حال'' اس لئے کوئی کام ہے وہ حال سے شروع کردیں۔ ماضی لوٹ کر نہیں آئے گا، مستقبل محض ایک امید ہے، تو جو کام کرنا ہے تو آج سے اُسے شروع کریں، یہ سستی اور غفلت ہے جو انسان کو محنت سے اور اعمال سے دور کردیتی ہے۔ ہمارے اسلاف اپنے معمولات اور اعمال میں ناغہ نہیں کرتے تھے، اور نہ سستی کرتے تھے، بلکہ طبعی تقاضے سے اگر کبھی رہ بھی جائیں تو اپنے نفس کا خوب محاسبہ کرتے تھے، حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، ایک رات نیند کے غلبے کی وجہ سے تہجد کی نماز فوت ہوگئی، انہیں بڑا افسوس ہوا، انہوں نے اپنے نفس کو یہ سزا دی کہ پورے ایک سال تک رات کو نہیں سوئے، ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے:

قَالَ مُحَمَّدُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ نَامَ لَيْلَةً لَمْ يَقُمْ يَتَهَجَّدُ فِيهَا فَقَامَ سَنَةً لَمْ يَنَمْ فِيهَا عُقُوبَةً لِلَّذِي صَنَعَ. [1]

53......اللہ پر بھروسہ کریں

پیارے بچو! اللہ کی ذات پر توکل کریں یعنی ہمیشہ آپ کے دل میں یہ مکمل امید ہو کہ میں حافظ قرآن بنوں گا، میں عالم دین بنوں، اللہ مجھ سے دین کا کام لے گا، اللہ تعالیٰ مجھے دین کے لئے قبول کرے گا، اگرچہ میرے حافظے میں، صلاحیتوں میں کمی ہے، لیکن اللہ رب العزت کی عطاوں میں کمی نہیں، اسلئے توکل میں کمی نہ آئے،

[1] تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: تميم بن أوى بن خارجة، ج ١١ ص ٧٧/سير أعلام النبلاء: ترجمة: تميم الدارى، ج ٢ ص ٤٤٥/مرقاة المفاتيح: كتاب الطهارة، باب ما يوجب الوضوء، ج ١ ص ٣٧٢

ناامیدی نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی غیر محدود رحمت ومہربانی سے ناامیدی کفر ہے، عموماً بعض بچے ناامید ہوجاتے ہیں کہ میرے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے، میں تو ضائع ہوجاؤں گا، کام نہیں کرسکوں گا، اس لئے وہ پریشان ہوتے ہیں، اللہ سے دعا کرتے رہیں اور محنت کرتے رہیں، اللہ رب العزت کی ذات بڑی غنی ذات ہے، اللہ تعالی اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔قرآن میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَاعَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى للَّهِ إِنَّ للَّهَ يُحِبُّ ا لْمُتَوَكِّلِين﴾(آل عمران: ۱۵۹)

ترجمہ: اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کرلو تو خدا پر بھروسہ رکھو، بیشک خدا بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

﴿فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْه﴾(هود:۱۲۳)

ترجمہ: لہذا (اے پیغمبر) اس کی عبادت کرو، اوراس پر بھروسہ رکھو۔

﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا﴾(الملک : ۲۹)

ترجمہ: کہہ دو کہ وہ رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اوراسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا﴾ (المزمل: ۹)

ترجمہ: وہ مشرق ومغرب کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لیے اسی کو کارساز بنالو۔

ان تمام آیات کا حاصل یہی ہے کہ مؤمن اپنے ہر عمل میں اعتماد اور بھروسہ نہ اپنی قابلیت پر کرے نہ کسی دوسرے کی مدد پر، بلکہ کلّی اعتماد صرف اللہ تعالیٰ ہی پر ہونا چاہیے، وہی کارساز مطلق ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِيْ خَمْسِ خِصَالٍ غِنَى النَّفْسِ وَكَفِّ الْأَذٰى وَكَسْبِ

الْحَلَالِ وَلِبَاسِ التَّقْوَى وَالثِّقَةِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.[1]

ترجمہ: دنیاوآخرت کی بھلائی پانچ باتوں میں ہے، نفس کا استغناء، تکلیف دہی سے باز رہنا، حلال روزی، تقویٰ کالباس، اور ہر حالت میں اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھنا۔

54......اپنے اندر خوداعتمادی پیدا کریں

پیارے بچو! خوداعتمادی کا مطلب ہے میں یہ کام کرسکتا ہوں، اب جیسے یہ بات کہنا کہ مجھے سبق یادنہیں ہوتا، میں نہیں پڑھ سکتا، میں کامیاب نہیں ہوسکتا، میں حفظ مکمل نہیں کرسکتا، یہ بات دل میں نہ آئے، اپنے آپ کو کہیں میں ان شاء اللہ پڑھ سکتا ہوں، جب دوسرا میرا ساتھی پڑھ سکتا ہے تو میں کیوں نہیں پڑھ سکتا؟ یعنی خوداعتمادی اپنے اندر لائیں، دنیا میں کوئی کام مشکل نہیں، صرف محنت کی ضرورت ہے،استاد اگر شاگردوں کی ہمت بڑھائے تو شاگرد بہت کچھ کر سکتے ہیں۔مثلاً استاد صرف اتنا کہہ دے کہ دنیا میں کوئی کام مشکل نہیں ،صرف محنت چاہیے تو بعض کند ذہن طلباء محنت شروع کرکے ذہین طلباء سے آگے نکل جاتے ہیں۔اس لئے کہ استاد نے ایک جملہ کہا تھا کہ کوئی کام مشکل نہیں صرف ہمت کی ضرورت ہے، باہمت لوگوں نے دنیا فتح کی ہے، میرا خیال ہے کہ استاد جتنا اچھا پڑھائے اس سے زیادہ مفید چیز استاد کی رہنمائی ہے، مثلاً حفظ کا ایک استاد ہے کہ اس کے شاگرد نے تھوڑی دیر میں ایک یا دورکوع یاد کرلئے تو ناتجربہ کار استاد اسکو صرف شاباش دیتا ہے جبکہ ماہر اور تجربہ کار استاد اسکو کہتا ہے کہ اسکو بیس مرتبہ دہراؤ۔شاگرد جب استاد کے کہنے کے مطابق سبق دہراتا ہے تو پھر کبھی نہیں بھولتا، ساری زندگی اس کو دعا دیتا ہے۔

بلند ہمتی اور مسلسل محنت انسان کو بہت آگے لئے جاتی ہے، ذیل کے ایک واقعہ سے

---

[1] بستان العارفين: باب في نفائس ماثورة، ص ۵۲

اندازہ لگائیں: یہ ایڈیسن کون ہے؟ جس نے بجلی کا بلب ایجاد کیا، اور گراموفون بھی اسی کی ایجاد ہے، اس نے اسکول چھوڑ دیا تھا، کیونکہ اس کے استاذ نے کہا تھا کہ تم پڑھنے کے اہل نہیں ہو، اس کی ماں یہ سننے کے بعد پریشانی کے عالم میں اسکول گئی تاکہ استاذ سے براہِ راست بات کر سکے، اور اسے یہ بات بتائے کہ تم اپنی بات کے انجام سے لاعلم ہو، اور اس کا بیٹا اس سے بڑھ کر ذہین ہے، پھر اسے واپس لے آئی، اور گھر میں اسے تعلیم دینی شروع کی، اسے وہ دنیاوی اور مادی علوم سکھائے جو اس کے لئے ثمر آور ثابت ہو سکتے تھے، اس انسان کے اسکول سے نکال دیئے جانے کی وجہ سے حوصلے پست نہیں ہوئے بلکہ وہ پوری بلند ہمتی کے ساتھ منزل کی جانب رواں دواں رہا، اور آخر کار اس نے تجربات کرنے شروع کر دیئے تاکہ وہ بجلی پیدا کر سکے، روزانہ اٹھارہ سے بیس گھنٹے کام کی اوسط سے اس نے نو ہزار تجربات کئے، لیکن ہمت نہیں ہاری، آخر کار تقریباً پچاس ہزار تجربات کے بعد جن پر مجموعی طور پر تیس لاکھ ڈالر کی لاگت آئی، وہ گاڑیوں کی بیٹری اور ریلوے لائن کے اشارے ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا، اس ایڈیسن سے پوچھا جاتا تھا: تمہاری چھٹی کب ہوگی؟ وہ کہتا: جس دن میرا جنازہ اٹھے گا اس دن چھٹی ہو جائے گی۔

اس لئے ہم ''کل'' کے لفظ کو چھوڑیں اور آج ہی سے بلند ہمتی کے ساتھ پڑھنا شروع کریں۔ ❶

55......جو احادیث پڑھیں اس پر عمل کریں

پیارے بچو! جو دعا اور حدیث پڑھیں اس پر عمل کریں، جیسا کہ آپ کو چالیس احادیث اور چالیس دعائیں یاد کروائی جاتی ہیں، تو جو جو حدیث یاد کریں، پڑھیں عمل کی نیت

❶ تحفہ وقت: ص۱۱۳ بحوالہ إشارات في الطريق: ص ۵۵

سے پڑھیں، اور جو دعائیں یاد کریں، پھر ان پر عمل کریں، اب مثلاً آپ نے گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھی اور یاد کی تو اب گھر داخل ہوتے ہوئے اس دعا کو پڑھیں، یہ دعائیں امتحان میں نمبرات لینے کے لیے نہیں یاد کروائی جاتیں، بلکہ ان پر عمل ضروری ہے، جس جس دعا پر آپ کا عمل ہے تو اس پر اللہ تعالی کا شکر ادا کریں اور اگر عمل نہ ہو تو استغفار کریں اور اسی وقت سے اس پر عمل کرنے کا پختہ عزم کریں، بہتر ہے کہ اپنے ہم درس ساتھی کے ساتھ جوڑی بنائی جائے کہ جو دعا اور حدیث یاد کریں گے اس پر عمل کریں گے، جب انسان عمل نہیں کرتا پھر وہ دعا اور حدیث بھول جاتی ہے، جیسا کہ مشہور قول ہے جس کو خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے اپنی تالیف "**إقتضاء العلم العمل**"، میں نقل کیا ہے:

هَتَفَ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ، فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ.

ترجمہ: علم عمل کو آواز دیتا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ٹھیک ورنہ رخصت ہو جاتا ہے۔

عمل کرنے سے علم محفوظ رہتا ہے، اور اگر خدانخواستہ عمل نہ تو گناہوں کی وجہ سے انسان علم بھول جاتا ہے، علم کو باقی رکھنے والی دو چیزیں ہیں:

۱......گناہوں سے بچنا۔ ۲......عمل کرنا۔

56......حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت سب سے زیادہ ہو

پیارے بچو! دن بدن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں بڑھتے جائیں، جب صبح وشام کی تمام دعاؤں کا اہتمام ہو، تمام کام سنت کے مطابق ہو گئے، تو پھر حضور سے حقیقی محبت ہوگی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق ملے گی، سنتوں پر چلنے کی توفیق ملے گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا جز لازم ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت تھی

اِس کا اندازہ اِن واقعات سے لگائیں:

یہ واقعات اس لیے لکھے اور پڑھے جاتے ہیں تا کہ ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہو جائے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے، یہ حضرت ثوبان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ومحبت میں یہ حال ہو گیا کہ ایک دفعہ حاضر خدمت ہوئے اور رنگ بدلا ہوا تھا اور جسم نحیف وکمزور ہو گیا تھا اور چہرہ پرغم اور حزن کے آثار نمایاں تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ:

مَابِی ضُرٌّ وَلَاوَجَعٌ، غَیْرَ أَنِّی إِذَالَمْ أَرَکَ اشْتَقْتُ إِلَیْکَ وَاسْتَوْحَشْتُ وَحْشَةً شَدِیدَةً حَتَّی أَلْقَاکَ، ثُمَّ ذَکَرْتُ الْآخِرَةَ وَأَخَافُ أَلَّاأَرَاکَ هُنَاکَ، لِأَنِّی عَرَفْتُ أَنَّکَ تُرْفَعُ مَعَ النَّبِیِّینَ وَأَنِّی إِنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ کُنْتُ فِی مَنْزِلَةٍ هِیَ أَدْنَی مِنْ مَنْزِلَتِکَ، وَإِنْ لَمْ أَدْخُلْ فَذَلِکَ حِینَ لَا أَرَاکَ أَبَدًا. [1]

ترجمہ: نہ مجھے کوئی نقصان ہوا ہے اور نہ جسم کے کسی حصے میں مجھے تکلیف ہے، لیکن بات یہ ہے کہ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو بے قرار ہو جاتا ہوں اور شدید گھبراہٹ محسوس کرتا ہوں اور جب تک آپ کو نہ دیکھ لوں اور آپ سے نہ مل لوں قرار نہیں آتا۔ جب میں نے آخرت کا معاملہ سوچا تو اندیشہ ہوا کہ میں وہاں آپ کو نہ دیکھ سکوں گا، کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ آپ انبیاء کرام کے ساتھ بلند ترین مقام پر ہوں گے اور میں اگر جنت میں داخل بھی ہوا تو آپ کے درجہ سے کم درجہ پر ہوں گا اور اگر جنت ہی میں داخل نہ ہوسکا تو پھر کبھی بھی آپ کو نہ دیکھ پاؤں گا، یہ سوچ کر مجھ کو غم ہو گیا اور یہ

[1] تفسیر القرطبی، سورة النساء آیت نمبر ۶۹ کے تحت، ج ۵ ص ۲۷۱

حال ہو گیا ہے۔

حضرات صحابہ کرام کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت عقیدت کا عجیب حال تھا۔ حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب آپ بھی انتقال فرما جائیں گے اور ہم بھی مر جائیں گے، تو آپ علیین میں ہوں گے، جہاں سے ہم نہ آپ کو دیکھ سکیں گے اور نہ آپ کے ساتھ جمع ہو سکیں گے، پھر انہوں نے اس پر بڑے ہی حزن اور غم کا اظہار کیا، تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء: ٦٩)

ترجمہ: اور اس صورت میں ہم انہیں خود اپنے پاس سے یقیناً اجر عظیم عطا کرتے، اور انہیں ضرور بالضرور سیدھے راستے تک پہنچا دیتے۔ اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین، اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

ان ہی حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو انہوں نے دعا کی کہ "اَللّٰهُمَّ أَعْمِنِي حَتّٰى لَا أَرٰى شَيْئًا بَعْدَهُ، فَعَمِيَ مَكَانَهُ" اے اللہ! مجھ کو اندھا کر دے تاکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی چیز کو نہ دیکھ سکوں، ان کی یہ دعا فوراً قبول ہوئی اور اسی وقت وہ نابینا ہو گئے۔

دیکھیں کیا محبت رسول ہے کہ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ آپ کے بعد

اپنی آنکھوں سے کسی کو دیکھنا بھی نہیں چاہتے تھے، گویا یہ آنکھیں صرف اس لیے تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریں، جب آپ کا انتقال ہوگیا تو گویا اب ان آنکھوں کی ضرورت ہی نہیں، وہ آنکھیں کس کام کی جن سے محبوب کا دیدار نہ ہو۔ ❶

پیارے بچو! ایک صحابی زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ تھے، ان کو کفار نے پکڑ لیا اور قریش نے قتل کے لیے ان سے خرید لیا تھا، جب ان کو سولی دینے کے لیے چلے تو ابوسفیان بن حرب نے ان سے کہا: زید تجھے خدا کی قسم، کیا تم چاہتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پھانسی دی جائے اور تم اپنے گھر میں آرام سے رہو، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری رہائی کے بدلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک میں اپنے گھر کے اندر بھی کانٹا لگے۔ ابوسفیان حیران رہ گیا اور یوں کہا:

مَارَأَيْتُ أَحَدًامِنَ النَّاسِ يُحِبُّ أَحَدًا كَحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا. ❷

ترجمہ: میں نے تو کسی کو بھی نہیں دیکھا جو دوسرے شخص سے ایسی محبت رکھتا ہو جیسے اصحاب محمد کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

بڑے تو بڑے بچوں کو بھی حضور سے بڑی عقیدت ومحبت تھی، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن میں (لڑنے والوں کی) صف میں کھڑا تھا، میں نے دیکھا کہ میرے بائیں جانب اَنصار کے دوکم عمر لڑکے کھڑے ہیں، مجھے خیال ہوا کہ میں قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا (کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکتے، میرے دونوں جانب بچے ہیں یہ میری کیا مدد

❶ تفسیر القرطبی، سورة النساء آیت نمبر ۶۹ کے تحت، ج۵ ص ۲۷۱

❷ أُسد الغابة فی معرفة الصحابة: ترجمة: زید بن الدثنة، ج۲ ص ۳۵۷، رقم الترجمة: ۱۸۳۵

کرسکیں گے) اتنے میں ان دونوں لڑکوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا:

فَقَالَ يَا عَمِّ، هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ، وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، فَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ مِثْلَهَا.

ترجمہ: چچا جان! تم ابو جہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں پہچانتا ہوں، تمہاری کیا غرض ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے، اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر میں اسے دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک وہ نہ مرجائے یا میں نہ مرجاؤں۔ مجھے اس کے سوال اور جواب پر تعجب ہوا، اتنے میں دوسرے نے بھی ہاتھ پکڑ کر یہی سوال کیا اور جو پہلے نے کیا تھا وہی اس نے بھی کہا۔

اتنے میں میدان میں ابو جہل دوڑتا ہوا نظر آیا، میں نے ان دونوں سے کہا کہ تمہارا مطلوب جس کے بارے میں تم سوال کر رہے تھے وہ جارہا ہے۔ دونوں یہ سن کر تلواریں ہاتھ میں لیے ہوئے ایک دم بھاگے چلے گئے اور جا کر اس پر تلوار چلانی شروع کردی یہاں تک کہ اُسے قتل کردیا۔ پھر وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قصہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ، فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالَا لَا، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ. [1]

---

[1] صحيح مسلم: كتاب الجهاد والسير، باب إستحقاق القاتل سلب القتيل، رقم الحديث: ۱۷۵۲

ترجمہ: تم دونوں میں سے اسے کس نے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم دونوں نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا کہ تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔

پیارے بچو! آپ کو سب سے زیادہ محبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونی چاہیے، اور جب بھی حضور کا نام لیں تو بڑے ادب کے ساتھ لیں، اور ساتھ درود پڑھیں، یعنی یوں کہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" جتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی اتنا ایمان کامل ہوگا، دین پر چلنا آسان ہوگا اور علم میں برکت ہوگی۔

57......مسلسل دن رات ایک کر کے محنت کریں

پیارے بچو! بچپن ہی سے اپنے آپ کو محنتی بناؤ، محنت کرنے کا عادی بناؤ، جو بچہ بچپن سے ہی محنت سے پڑھتا ہے چاہے اسکول میں ہو، مدرسے میں ہو، وہ مستقبل میں کامیاب ہوتا ہے، آپ کے والدین آپ کو محنتی اور نیک دیکھنا چاہتے ہیں، اس لیے آپ کو مدرسے میں داخل کیا، اس کے بعد آپ محنت نہ کریں، اپنے ذہن ودماغ کی ساری صلاحیتیں اپنے آپ کو تیار کرنے میں خرچ نہ کریں، یہ کتنے سخت افسوس اور محرومی کی بات ہے۔

پیارے بچو! کیا آپ نے صحابہ کے حالات نہیں سنے، اصحاب صفہ کے حالات نہیں سنے، بھوکے ہوتے کپڑے نہ ہوتے مگر برابر محنت میں لگے رہتے، اس زمانہ میں نہ کوئی درس گاہ ہوتی تھی، نہ کوئی کمرہ، نہ کوئی ہاسٹل اور رہائش گاہ، نہ لائٹ، نہ کھانے پینے کا انتظام، نہ کوئی زور زبردستی، وہ تو اپنا سب کچھ لگا کر اخلاص کے ساتھ تن من دھن کی بازی لگا دیتے تھے، انہیں کے مجاہدات کی برکت سے آج ہمارے پاس یہ قرآن ہے، دینی علوم ہیں۔

امام بخاری نے حدیثِ نبوی حاصل کرنے کے لئے برسہا برس پردیس میں گزارے، حجاز، شام، عراق، مصر، خراسان وغیرہ کے سفر کیئے، بخاری شریف انہوں نے سولہ سال میں چھ لاکھ حدیثوں سے انتخاب کر کے لکھی، حدیثیں اس کتاب میں جمع کیں اور ہر حدیث لکھنے کے وقت دو رکعتیں پڑھیں، اِن حضرات نے علم دین کے لئے بڑے لمبے لمبے سفر کیئے اور پردیس میں تکلیفیں جھیلیں، دن رات ایک کر کے محنت کی، آج کتنا بڑا نام ہے امام بخاری رحمہ اللہ کا، اگر آج آپ محنت سے دن رات ایک کر کے پڑھیں گے کل لوگ آپ کو بھی لوگ اچھے نام سے یاد کریں گے۔

58......بلند ہمتی اختیار کریں

پیارے بچو! اپنے اندر بلند ہمتی لے کر آ ؤ، آپ کی ہمت، آپ کا جذبہ بہت بلند ہونا چاہیے کہ میں نے ایک بڑا انسان بننا ہے، ایک بڑا عالم بننا ہے، لوگوں کی خدمت کرنی ہے، جب آپ کی ہمت بلند ہوگی، آپ کی نیت پختہ ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ! اللہ آپ کو توفیق دے گا، آپ کبھی بھی ہمت پست نہ کریں کہ میں نہیں پڑھ سکتا، میں کمزور ہوں، اس سے نقصان ہوتا ہے، آپ کی بھرپور کوشش ہو، آپ کی ہمت بلند ہو، جن کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں اللہ رب العزت اُنہیں استعدادیں اور صلاحیتیں بھی عطا کر دیتا ہے اوران سے دین ودنیا کا بڑا کام بھی لیتا ہے۔

اگر محنت خوب ہو اور بلند ہمتی نہ ہو تو بھی علم زیادہ حاصل نہیں ہوتا، اور ہمت تو ہو مگر محنت نہ ہو تو بھی علم حاصل نہیں ہوتا، آج ہمارے بچوں میں محنت کا جذبہ نہیں اور اگر محنت کا جذبہ ہے تو بلند ہمتی نہیں، اس کا بہت نقصان ہوتا ہے، اس لیے اپنی ہمتوں اور جذبوں کو بلند رکھو، اوراپنے عزائم ومقاصد اونچے رکھو۔

59...... بڑوں اور بزرگوں کا ادب واحترام کریں

پیارے بچو! بڑوں اور بزرگوں کا ادب واحترام کریں، اِن سے کبھی الجھیں نہیں اور اُن کا کہنا مانیں، اُن کی خدمت کریں، ادب وتعظیم سے اُن کا تذکرہ کریں، آج کل بچوں کی زندگیوں سے یہ بات رخصت ہو رہی ہے کہ بڑوں کا ادب واحترام نہیں کرتے، اگر بڑا کسی کام کا کہہ دیں اول تو بچے سنتے نہیں اور اگر سن لیں تو وہ بچہ دوسرے کو آگے بھیجے گا، اِس کو بھیجا بیٹا پانی لاؤ وہ دوسرے سے کہے گا پانی لاؤ، اس کو بھیجا بیٹا دودھ لے کر آؤ، وہ دوسرے کو آگے بھیج رہا ہے تو لے کر آ، وہ مہمان گھر میں بیٹھا انتظار میں ہے، دو سے تین منٹ کے راستے میں آدھا آدھا گھنٹہ گزر جاتا ہے، اور وہ دودھ نہیں پہنچتا، تو جس کام کا آپ کو آپ کے والدین کہیں، آپ کے بڑے کہیں خود کریں، خود کرنے کی عادت ڈالیں، جتنی خدمت کی عادت ہوگی اُن کے دل سے دعائیں نکلیں گی، تو آگے دوسروں کو نہ بھیجیں، آپ خود بھی بچے ہیں، یعنی بچپن ہی سے دوسروں کو آرڈر کی عادت ہوگئی، ایسے بچے پھر کام سے جی چُراتے ہیں، خود نہیں کرتے، دوسروں کو کہیں گے پانچ روپے لے لو اور یہ چیز لے آؤ، وہ آگے تیسرے کو بھیج دے گا، گھر والے پریشان بیٹھے ہوں گے، اس لئے جس کام کا بڑے کہیں فوراً کریں، اور اس کو اپنی سعادت سمجھیں بوجھ نہیں۔ اِس سے بڑے بزرگ خوش ہوں گے اور آپ کے حق میں دعا گو ہوں گے۔

والدین کی دعائیں اللہ تعالیٰ بڑی قبول کرتا ہے، یہ مال دولت تو آپ کو بعد میں بھی مل جائے گی، یہ پیسہ بھی آپ کو بعد میں مل جائے گا، لیکن والدین کی دعائیں نہیں ملیں گی، اور اِن کی قدر دانی تب آتی ہے جب یہ لوگ دنیا میں موجود نہیں ہوتے، اس لئے جو بھی بڑا عالم گزرا اللہ نے جس سے دین کا کام لیا اُس کی زندگی کا وصف تھا وہ والدین

اور بزرگوں کے فرمانبردار تھے، تو اُن کی دعاؤں کے طفیل اُن کی بیماریاں اور پریشانیاں بھی دور ہو گئیں، امام بخاری رحمہ اللہ بہت بڑے عالم گزرے ہیں، بچپن میں آنکھوں کی بینائی چلی گئی، ان کی والدہ ان کے لیے دعا کرتی رہتی تھیں اے اللہ! میرے بیٹے کی آنکھوں کی روشنی کو لوٹا دے۔ ایک مرتبہ ان کی والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، وہ فرمارہے ہیں: تیری دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی بینائی لوٹا دی، جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ واقعتاً اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی لوٹا دی تھی۔ ❶

60......اساتذہ اور والدین کو کبھی جواب نہ دیں

پیارے بچو! اگر استاذ آپ سے بات کریں کہ آپ نے ایسا کیا ہے، آپ دیر سے آئے ہیں، فلاں غلطی آپ نے کی ہے، آپ کو سبق یاد نہیں ہے، آپ کا یہ قصور ہے، تو آگے سے کبھی جواب نہ دیں، والدین کسی بات پر اگر ڈانٹیں اور تنبیہ کریں تو ان کو آگے سے جواب نہ دیں، بڑے بہن، بھائی کسی بات پر اگر ڈانٹیں اور تنبیہ کریں تو ان کو آگے سے جواب نہ دیں، آج کل ہوتا کیا ہے بچے آگے سے تاویلات شروع کر دیتے ہیں، استاذ کوئی بات کہتا ہے، نہیں استاذ جی یوں نہیں ہے یوں ہے، یوں نہیں ہے یوں ہے، وہ استاذ کو سمجھانا شروع کر دیتے ہیں، والدین کو سمجھانا شروع کر دیتے ہیں، یہ بہت بری عادت ہے، کبھی آگے سے جواب نہ دیں، ورنہ اُستاذ کی نگاہ میں گر جائیں گے، والدین کوئی بات کہیں تو خاموش رہیں، سر جھکالیں، جواب نہ دیں، اس سے اللہ آپ کو عزت دے گا، یہ جواب دینا نہ ماننا شیطان کا کام تھا، اُس نے آگے سے تاویلیں

❶ تاريخ مدينة دمشق لابن العساكر: ترجمة: محمد بن إسماعيل بن ابرإهيم أبو عبد اللّٰه، ج ۵۲ ص ۵۶

شروع تھیں، دیکھیں! شیطان نے کہا میں تو بنا آگ سے بنا حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے بنیں ہیں میں کیوں سجدہ کروں، اگر وہ بات مان لیتا اور سجدہ کر لیتا تو راندہ درگاہ نہ ہوتا، اس لیے بہترین صفت ہے کہ کبھی بھی بات کا جواب نہ دیں، اگرچہ آپ حق پر ہوں تب بھی بڑوں کے سامنے جھک جائیں، اسی میں آپ کی عزت ہے، اور اسی سے آپ کو دعائیں ملیں گی۔

61......اللہ رب العزت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تذکرہ ادب سے کریں

پیارے بچو! آپ جب بھی کوئی بات اللہ رب العزت کے حوالے سے بیان کریں تو ہمیشہ یوں کہیں کہ رب العالمین نے یہ ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے، یہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے، تو ہر مرتبہ اللہ رب العزت کے نام کے ساتھ ادب کے الفاظ ذکر کریں۔ اِسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں تو مکمل ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کہیں، بعض ساتھی صرف یوں کہہ دیتے ہیں حضور نے فرمایا، پیغمبر نے فرمایا، آپ نے فرمایا، درود شریف نہیں پڑھتے، یا بے ادبی سے نام لے لیتے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے، پورا نام لیں اور مکمل درود ''صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھیں، اسلاف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کا کس قدر احترام تھا، سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کا ایک خادم خاص تھا جس کا نام ''محمد'' تھا، بادشاہ اسے ہمیشہ اسی نام سے پکارا کرتا تھا، ایک روز سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ نے اس کو 'تاج الدین' کہہ کر آواز دی، خادم نے اس وقت تو بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی لیکن بعد میں اپنے گھر چلا گیا اور تین روز تک بادشاہ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا، سلطان محمود رحمہ اللہ نے اس مصاحب کو طلب کیا اور اسکی غیر حاضری کا سبب دریافت کیا، خادم نے جواب دیا کہ آپ ہمیشہ

مجھے ''محمد'' کے نام سے پکارا کرتے تھے، لیکن اس دن آپ نے خلاف معمول ''تاج الدین'' کہہ کر پکارا، میں نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شاید آپ کے دل میں میری طرف سے کوئی بدگمانی پیدا ہوگئی ہے اس وجہ سے میں تین روز تک آپ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوا، اور یہ سارا وقت انتہائی پریشانی اور بے چینی کے عالم میں بسر کیا، بادشاہ نے قسم کھا کر کہا، میں ہرگز ہرگز تم سے بدگمان نہیں ہوں، لیکن میں نے جس وقت تم کو تاج الدین کے نام سے پکارا تھا اس وقت میں باوضو نہ تھا، مجھے یہ نہ مناسب معلوم ہوا کہ بغیر وضو کے محمد جیسا مقدس نام اپنی زبان پر لاؤں۔ ❶

بعض طلبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کے بجائے ''ص'' یا صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' کے بجائے ''رض'' لکھ لیتے ہیں، اس طرح لکھنا خلاف ادب ہونے کے ساتھ ساتھ قلتِ محبت پر دال ہے، اور ان کلمات سے مقصود دعا کرنا ہے، جو کہ ان حروف سے حاصل نہیں ہوتا، لہٰذا ''صلی اللہ علیہ وسلم'' اور ''رضی اللہ عنہ'' پورا لکھنا چاہیے، یہی ادب کا تقاضا ہے۔

حدیث میں آتا ہے، وہ شخص بڑا بخیل ہے جو میرے اوپر درود نہ پڑھے:

اَلْبَخِيلُ الَّذِی مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. ❷

ترجمہ: وہ انسان بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ میرے اوپر درود نہ پڑھے۔

درود پڑھنے میں پیسہ نہیں لگتا، زیادہ وقت نہیں لگتا، معمولی سا وقت لگتا ہے اور اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ اس پیغمبر آخر زمان کے ہمارے اوپر کتنے احسانات ہیں، ان

❶ تاریخ فرشتہ: ج ۱ص ۲۷۶

❷ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار، باب، رقم الحدیث: ۳۵۴۶

احسانات کا تقاضا یہ ہے جب بھی آپ کا نامِ نامی اسم گرامی آئے تو (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنا چاہیے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھتا تو آپ اُس سے اعراض کرتے ہیں اور اُس کی طرف التفات نہیں فرماتے، یہ کسی مسلمان کے لئے بڑی محرومی کی بات ہے کہ آپ کسی سے بے رخی فرمائیں، امام ابو علی حسن بن علی عطّار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اَجزاء لکھ کر دیے، میں نے اُن میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کے بعد ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً کَثِیْراً کَثِیْراً'' لکھا کرتے تھے، میں نے پوچھا کہ اِس طرح کیوں لکھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا، اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا، میں نے ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے سلام عرض کیا، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرلیا، میں نے دوسری جانب ہوکر سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُدھر سے بھی منہ پھیرلیا، میں تیسری دفعہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھ سے رُوگردانی کیوں فرمارہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اِس لیے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا، اُس وقت سے میرا یہ دستور ہوگیا کہ جب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً کَثِیْراً کَثِیْراً'' لکھتا ہوں۔[1]

تو بہر حال طلبہ درود شریف پڑھنے میں سستی کرتے ہیں، یہ سستی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

[1] القول البدیع: الباب الخامس، ص ۲۵۳

کی ناراضگی کا سبب ہے۔

اسی طرح جب صحابہ کرام کا تذکرہ کریں تو یوں کہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اب بعض بچے کہتے ہیں عثمان نے فرمایا، علی نے فرمایا، یہ بے ادبی ہے اور غیر مناسب ہے، صحابہ کرام وہ ہیں جن کی عظمت اللہ نے قرآن میں بیان کی ہے، جن کا مقام اور مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں بیان کیا، جن سے افضل لوگ دنیا میں نہیں آئے، جن سے بہترین جماعت کوئی نہیں ہے:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾(آل عمران: ۱۱۰)

ترجمہ: (مسلمانو) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے وجود میں لائی گئی ہے۔

ان کے دلوں کو اللہ نے پاکیزہ بنایا ہے، جنہوں نے دین کے لئے اپنی جان مال کی قربانیاں دی ہیں، اس لئے جب بھی کسی صحابی کا تذکرہ کریں، شروع میں ''حضرت'' لگائیں اور آخر میں ''رضی اللہ عنہ'' لگائیں، اِس سے آپ کے علم میں برکت ہوگی، آپ اسلاف اور بزرگوں کی قدر کریں، بعد میں آنے والے آپ کی قدر کریں گے۔

62......ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھیں

پیارے بچو! آپ جب اسکول یا مدرسہ سے واپس آئیں تو ہر چیز کو اُس کی مناسب جگہ پر رکھیں، مثلاً آپ جیسے اسکول سے واپس آئیں آپ اپنا بستہ اپنی جگہ پر رکھیں، اپنی وردی اپنی جگہ پر رکھیں، اپنے جوتے جگہ پر رکھیں، مدرسے سے جب آئیں قرآن کریم اپنی جگہ پر، سپارہ اپنی جگہ پر رکھیں، ٹوپی اپنی جگہ پر، بچے عموماً اپنی جگہ پر نہیں رکھتے، چھٹی میں آئے معاذ اللہ قرآن کریم کو ایک جگہ رکھا، قاعدوں کو دوسری جگہ، ٹوپی ایک جگہ پھینکی اور جوتے ایک جگہ، جب اگلا دن آیا تو سارا گھر تلاش کرتے کرتے پندرہ

بیس منٹ لگ جاتے ہیں اور جوتا نہیں ملتا، سپارہ نہیں ملتا، ٹوپی نہیں ملتی، بستہ نہیں ملتا، تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ چیزوں کو اپنی جگہ پر نہیں رکھا، اس لیے جب بھی چھٹی ہو جائے ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھیں۔ تا کہ اگلے روز اُس چیز کی تلاش میں آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو، نہ آپ کو تکلیف ہو اور نہ آپ کی وجہ سے گھر والوں کو تکلیف ہو۔

63......چغل خوری سے بچیں

پیارے بچو! چغل خوری سے اپنے آپ کو بچائیں، چغل خوری کہتے ایک کی بات دوسرے کو پہنچانا تا کہ اِس کے ذریعے فتنہ فساد یا جھگڑا ہو، بچوں کو چاہیے ایک کی بات دوسروں کو نہ پہنچائیں کہ اس کے ذریعے دونوں ساتھیوں میں رنجش یا ناگواری ہو، بلکہ اگر کوئی ایسی منفی بات ہو تو اُسے آگے نہ پہنچائیں، خیر اور ہدایت کی باتیں، اچھے اوصاف اور ایک دوسرے کی خوبیاں بیان کریں، اچھی خوبیاں اور خصلتیں جو ایک دوسرے میں موجود ہوں اُسے اپنائیں۔ عموماً بچیوں میں چغل خوری زیادہ ہوتی ہے، ایک کی بات سن لی اور دوسرے کو پہنچا دی، دوسروں کے گھر کی کوئی بات اِس گھر میں لے آئے، اِس گھر کی بات وہاں لے کر چلے گئے، اِس سے فضا خراب ہوتی ہے، جس سے بچوں اور بڑوں میں بسا اوقات جھگڑے ہو جاتے ہیں، کوئی بھی بات ہو تو ایک دوسرے کے گھروں میں اس کو نہ پہنچائیں، بعض ناسمجھ بچے یہ حرکت کر لیتے ہیں اور اس کی نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ بڑوں میں بھی ناچاکی ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. [1]

ترجمہ: چغل خور انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

[1] صحیح البخاری: کتاب الأدب، باب ما یکرہ من النمیمة، رقم الحدیث: ٦٠٥٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، تو آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنکو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کے بارے میں نہیں ہو رہا ہے۔ یعنی یہ لوگ اس گناہ کو معمولی سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ گناہ بڑا گناہ ہے، آپ نے فرمایا: ان میں ایک آدمی وہ تھا جو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا آدمی: " وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ " اور دوسرا چغل خور تھا۔ ❶
چغل خوری ایسا گناہ ہے کہ اِس کی وجہ سے بارانِ رحمت نہیں ہوتی، اللہ رب العزت کی ناراضگی ہوتی ہے تو رب العالمین بارش روک دیتے ہیں، قحط سالی ہو جاتی ہے، معلوم ہوا کہ ایسا گناہ ہے کہ جو اللہ کی رحمت کو روک دیتا ہے، حضرت کعب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل قحط کا شکار ہوئے، تو حضرت موسی علیہ السلام نے کئی بار بارش کی دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی۔ اللہ پاک نے آپ کی طرف وحی کی، میں نہ آپ کی دعا قبول کروں گا اور نہ ہی ان کی جو آپ کے ساتھ ہیں، اس لیے کہ تم میں ایک ایسا شخص موجود ہے جو چغل خور ہے، اور بار بار چغل خوری کرتا ہے۔ تو حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کی: "يَارَبِّ مَنْ هُو؟" اے رب! وہ کون ہے، تاکہ ہم اس کو اپنے درمیان سے نکال دیں؟ تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اے موسی! "أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّمِيمَةِ وَأَكُونُ نَمَّامًا" جس چیز سے تم بندوں کو منع کرتا ہوں کیا خود ایسا کروں۔ بس ان سب نے اجتماعی توبہ کی تو بارش ہوگئی۔ ❷
چغل خوری ایسا گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے گھروں میں خاندانوں میں فتنہ فساد ہو جاتا

❶ صحيح البخاری : كتاب الوضوء، باب من الكبائر أن لايستتر من بوله، رقم الحديث: ٢١٦

❷ إحياء علوم الدين: كتاب الأذكار والدعوات، الباب الثانی، فضيلة الدعاء، ج ١ ص ٣٠٧

ہے، ناچاکیاں اور جھگڑے ہو جاتے ہیں، امام ذہبی رحمہ اللہ عنہ نے واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک جگہ ایک غلام فروخت ہو رہا تھا اور بیچنے والا یہ ندا لگا رہا تھا کہ اس غلام میں کوئی عیب نہیں ہے سوائے اس کے کہ یہ چغل خور ہے، ایک شخص نے یہ غلام خرید لیا اور اس عیب کو معمولی سمجھا، چند دنوں کے بعد اس غلام نے اس شخص کی بیوی سے کہا کہ کچھ خبر بھی ہے کہ تمہارے میاں ایک اور عورت سے شادی کرنے والے ہیں اور وہ تم سے محبت نہیں کرتے، اگر تم چاہتی ہو کہ وہ تم سے محبت کرے تو تم اس کے سونے کے وقت اس کی داڑھی کے نیچے سے چند بال استرے سے کاٹ کر اپنے پاس رکھ لو، تو وہ ہمیشہ تم سے محبت کرے گا، اس عورت نے سوچا کہ صحیح ہوگا اور اس غلام کی تدبیر پر عمل کرنے کا ارادہ کرلیا، اس غلام نے پھر اس کے آقا سے جا کر کہا کہ تمہاری بیوی نے اپنا دوست بنا رکھا ہے اور وہ تم کو ختم کرنے کی تدبیر کر رہی ہے، اگر تم کو میری بات کی تصدیق نہ ہو تو آج رات تم بستر پر یوں ہی لیٹ جاؤ اور سونے والوں کی طرح اپنے آپ کو ظاہر کرو پھر دیکھو کہ کیا ہوتا ہے، جب رات ہوئی تو بیوی بال کے لیے شوہر کی ٹھوڑی کی طرف استرہ لے کر بڑھی، اِدھر شوہر جو کہ پہلے سے بیدار تھا فوراً اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور غلام کی بات کو سچ سمجھ کر بیوی کو قتل کر دیا، پھر بیوی کے خاندان والوں نے شوہر کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ اس طرح قتل وقتال کا ایک سلسلہ دونوں خاندانوں میں شروع ہو گیا۔ [1]

دیکھیں کتنا بڑا نقصان ہوا کہ دونوں میاں بیوی بھی اور دونوں خاندان بھی دست و گریبان ہو گئے، وجہ کیا بنی چغل خوری، اسلئے اپنے آپ کو اِس گناہ سے بچائیں، اِسی طرح اگر آپ کسی مجلس میں بیٹھیں ہوں تو وہاں کی باتیں امانت ہوتی ہوں، وہ ایک دوسرے کو نہ پہنچائیں، گھر میں والدین، بہن بھائیوں کی باتیں دوسروں کو نہ بتائیں اور نہ دوسروں

[1] الكبائر للذهبي، الكبيرة الثالثة والأربعون: النمام، حكاية، ص ١٦٢

کی باتیں گھر میں آکر بتائیں، مجلس میں جو باتیں ہوں ان کو مجلس سے باہر کسی جگہ نقل نہ کریں۔

مجلس میں جو بات کان میں پڑے اس کو ادھر ادھر نقل کرنا امانت داری کے خلاف ہے، اس سے بچیں۔

64......زبان کی حفاظت کریں

پیارے بچو! اپنی زبان کی حفاظت کریں، کوئی نازیبا بات نہ کریں، ہر بات سوچ سمجھ کر کریں، اس لئے کہ کسی کو برا بھلا کہنا، مزاق اڑانا، گالم گلوچ کرنا یہ ایسا زخم ہے جو ٹھیک نہیں ہوتا، جب کسی سے تکلیف پہنچے تو جب وہ سامنے آتا ہے تو اس کی اُن ماضی کی باتوں کی وجہ سے زخم تازہ ہوجاتا ہے۔تلوار اور نیزے کا زخم ٹھیک ہوجاتا ہے، لیکن زبان کا زخم ہمیشہ تازہ رہتا ہے، اسی لئے کسی شاعر نے کہا:

جِرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِئَامُ وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَان. ❶

ترجمہ: نیزے اور تلوار کا زخم ٹھیک ہوجاتا ہے، لیکن زبان سے لگا ہوا زخم ٹھیک نہیں ہوتا۔

اس لیے انسان اگر کسی کو تکلیف دیتا ہے، مکا مارتا ہے، تھپڑ مارتا ہے، نیزے اور تلوار سے وار کرتا ہے، ایک وقت آتا ہے کہ وہ زخم ٹھیک ہوجاتا ہے، لیکن اگر زبان سے کسی کو برا بھلا کہتا ہے، گالم گلوچ کرتا ہے، تو وہ باتیں دل پہ لکھ دی جاتی ہیں، تو پھر وہ کبھی مٹتی نہیں، اس لیے ہمیں زبان کے بارے میں بڑا محتاط رہنا چاہیے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ صَمَتَ نَجَا. ❷

❶ مرقاة المفاتيح: كتاب الإيمان، ج ١ ص ٧٢

❷ سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق، باب ماجاء فی صفة أوانی الحوض، باب، رقم الحديث: ٢٥٠١

ترجمہ: جس شخص نے خاموشی اختیار کی اُس نے نجات پالی۔

پیارے بچو! زیادہ گفتگو کرنے والا زیادہ غلطیاں کرتا ہے، اور خاموش رہنے والا غلطیوں سے اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. ❶

ترجمہ: جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

اگر زبان صحیح استعمال ہو تو اِس سے بہتر عضو کوئی نہیں، اور اگر یہ بے جا اور منفی استعمال ہو تو اِس سے برا کوئی عضو نہیں، حضرت لقمان حکیم رحمہ اللہ بڑے اللہ والے بزرگ گزرے ہیں، قرآن کریم میں اللہ تعالی نے حضرت لقمان رحمہ اللہ کا تذکرہ فرمایا، یہ ابتداء میں غلام تھے، ان کے آقا نے ایک دن ان کو ایک بکری دی کہ لقمان اس بکری کو ذبح کرو اور اس کے جسم میں جو بہترین عضو ہو انہیں لے کر آجاؤ، حضرت لقمان گئے بکری کو ذبح کیا اور بکری کے جسم میں ''زبان اور دل'' کو لے کر آئے، اگلے دن آقا نے پھر ایک بکری دی، کہا: لقمان! اسے لے جاؤ اور اسے ذبح کرو اور اس کے جسم میں جو بدترین عضو ہیں وہ لے کر آؤ، حضرت لقمان پھر ''زبان اور دل'' لے کر آئے، آقا نے کہا: کہ جب میں نے کہا: بہترین عضو لے کر آؤ، تو تم دل اور زبان لے کر آئے، اور جب میں نے کہا بدترین عضو لے کر آؤ، پھر بھی تم یہ دو عضو لیکر آئے، اس کی وجہ کیا ہے؟ حضرت لقمان نے فرمایا: اگر یہ دو عضو ٹھیک ہو جائیں تو انسان کا پورا جسم ٹھیک رہتا ہے، کیونکہ جسم میں سب سے بہترین عضو یہی دو ہوتے ہیں، اور جب یہ دو عضو بگڑ جائیں تو: سب سے زیادہ فساد اور بگاڑ بھی اِنہی کیوجہ سے ہوتا ہے۔

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الأخر، رقم الحديث: ٦٠١٨

تو بہر حال زبان کی حفاظت کریں، کوئی ایسی بات یا جملہ نہ کہیں کہ کل آپ کو معذرت کرنی پڑھیں۔

65......لعن طعن سے بچیں

پیارے بچو! لعن طعن سے بچو، کسی پہ لعنت کرنا، کسی پر سب وشتم کرنا، گالم گلوچ کرنا اس طرح کے جملے کہنا کہ یہ منحوس ہے، یہ لعنتی ہے، یہ بدبخت ہے، اس سے اجتناب کریں۔ کسی پر لعنت کرنا، اِس کا مطلب ہے کہ یہ اللہ کی رحمت سے دور ہے، حالانکہ یہ تو غیب کی بات ہے، کون اللہ کی رحمت کے قریب ہے کون دور ہے یہ تو اللہ ہی جانتا ہے، یہ بددعائیہ جملے ہیں، کسی کے لئے بدعاء نہیں کرنی چاہیے، اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنی چاہیے، آج ہم دعا کے معاملے میں بڑے بخیل ہیں، بددعاء کے معاملے میں بڑے سخی ہیں، بددعاء دینی ہو تو معمولی ذرے کو پہاڑ بنا دیں گے اور کئی بددعائیں دے دیں گے اور اگر اس میں کوئی اچھی صفت ہو تو دعا نہیں دیتے، تو ہونا یہ چاہیے کہ کسی ساتھی میں کوئی اچھی صفت نظر آئے تو دعا دینی چاہیے، تو بہر حال آپ اپنے آپ کو لعن طعن سے بچائیں، لعن طعن اتنا بڑا گناہ ہے جیسے کسی کو قتل کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ'' مؤمن پہ لعنت کرنا گویا کہ مؤمن کو قتل کرنا ہے، مؤمن پہ لعنت کرنا گناہ ہے، جس طرح مؤمن کا قتل کرنا گناہ ہے، اسی طرح لعنت کرنا بھی گناہ ہے۔ [1]

مسلمان کی صفت ہے کہ وہ کسی پر لعنت نہیں کرتا، اور نہ کسی کو طعنہ دیتے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] صحيح البخاري: كتاب الأدب، باب من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال، رقم الحديث: ٦١٠٥

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ.❶

ترجمہ: مؤمن آدمی کسی کو طعنے نہیں دیتا، اور نہ کسی پہ لعنت کرتا ہے۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی مسلمان کسی پہ لعنت کرتا ہے اس کی لعنت آسمان تک چڑھ کے جاتی ہے، آسمان کے دروازے اس پہ بند کردیے جاتے ہیں، یہ لعنت زمین کی طرف آتی ہے تو دروازے بند کردیے جاتے ہیں، اب یہ لعنت دائیں بائیں جاتی ہے جب اس کو کوئی راستہ نہیں ملتا تو "رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا" تو یہ لعنت اسی کی طرف لوٹتی ہے جس پہ اس نے لعنت کی ہے اگر وہ لعنت کا اہل تھا "وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا" ورنہ یہ لعنت اس کے کہنے والے کی طرف لوٹتی ہے۔❷

اس لیے پیارے بچو! کسی پر لعنت نہ کرو، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

66......بچے موبائل استعمال نہ کریں

پیارے بچو! موبائل کے استعمال سے اپنے آپ کو بچائیں، دورانِ طالب علمی آپ کو موبائل کی ضرورت نہیں، اس کے استعمال سے آپ کے علم وعمل، عمر اور حافظہ پر برا اثر پڑے گا، آج کل بچوں کی عادت بگڑ گئی ہے، تین، چار سال کا بچہ ہوگا اس کے ہاتھ میں بچے موبائل ہے، تو بچے مدرسے سے جیسے آتے ہیں اپنے والدین سے موبائل لے لیتے ہیں اور فوراً اُس پہ ویڈیو گیم کھیلنا، ویڈیوز اور سلفیاں دیکھنا شروع کردیتے ہیں، یہ وہ چیزیں جس سے آپ کے حافظے کو بہت نقصان ہوگا، اس لئے اگر آپ حفظ کررہے ہیں، ناظرہ پڑھ رہے ہیں تو موبائل کا اِس طرح کا استعمال آپ کے حافظے

❶سنن الترمذی: أبو ابالبر والصلة ،باب فی اللعنة، رقم الحدیث: ۱۹۷۷

❷سنن أبی داود: کتاب الأدب ،باب فی اللعن، رقم الحدیث: ۴۹۰۵

کو کمزور کر دے گا، آپ کو سبق یاد نہیں ہوگا، آج جو بچے کہتے ہیں سبق یاد نہیں ہوتا اِس کی ایک وجہ موبائل ہے، آپ موبائل کا استعمال چھوڑیں گھر جائیں تو آرام کریں اور اگر وقت زیادہ ہو تو ذکر وعبادت میں گزاریں، یا والدین کی خدمت میں، اِس سے آپ کی عمر، علم اور حافظہ میں برکت ہوگی، موبائل کے استعمال سے غیر محرم پر آپ کی نظر پڑے گی تو اُس کا نقصان یہ ہوگا کہ پچھلا پڑھا ہوا یاد نہیں ہوگا، ہمارے اَسلاف کے تقوی کی وجہ سے اُن کے حافظے بہت تیز تھے، انہوں نے بڑے کم وقت میں حفظ کیا، اِس اُمت میں ایسے لوگ آئے جنہوں نے تین دن میں قرآن کریم حفظ کیا، امام محمد بن ہشام بن سائب کلبی رحمہ اللہ نے تین دن میں پورا قرآن یاد کیا۔ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے ایک ہفتے میں پورا قرآن کریم حفظ کیا۔ علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے ستائیس دنوں میں پورا قرآن کریم یاد کیا۔ امام زہری رحمہ اللہ نے اسی دنوں میں قرآن یاد کیا۔ اور ابھی اِدھر تین تین سال ہوگئے بھائی کتنے سپارے ہوئے؟ جی چھ سپارے ہوئے، تین سال ہوگئے بارہ سپارے ہوگئے، یہ کس وجہ سے؟ موبائل کی وجہ سے! اس لئے جتنا موبائل کا آپ استعمال رکھیں گے آپ کا حافظہ کمزور ہو جائے گا، گناہ کی مثال نجاست ہے اور قرآن نور ہے، یہ نور گندگی کے ساتھ جمع نہیں ہوتا اور جب بھی یہ گندگی آتی ہے تو یہ نور اللہ تعالی فوراً اٹھالیتا ہے، اس لیے موبائل کے استعمال سے بچیں، پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کے وقت، علم، عبادت اور حافظے میں کتنی ترقی ہوگی۔

67......ویڈیو گیم نہ کھیلیں

پیارے بچو! ویڈیو گیم نہ کھیلیں، آج کل ایک گیم ہے پب جی، بس کیا بچے کیا بڑے سب اس میں لگے ہوتے ہیں، اُنہیں کسی چیز کا کوئی پتہ نہیں بس اُس گیم کو کوئی چھ چھ

گھنٹے، کوئی سات سات گھنٹے کھیل رہا ہے، دماغ بھی اس سے کمزور ہو رہا ہے، آنکھوں کی نظر بھی جا رہی ہے، بیماریاں بھی لگ رہی ہے، مزاج میں چڑ چڑا پن بھی آ رہا ہے، جھگڑے بھی شروع ہو رہے ہیں، اس لئے اس گیم کو نہ کھیلیں اس سے اپنے آپ کو بچائیں، چاہے یہ گیم ہو یا اِس کے علاوہ اس میں بہت سے مفاسد ہیں، وقت کا ضیاع ہے، بدنظری ہے، سبق میں دل نہ لگنا، بات بات پر غصہ آنا، ہر ایک سے جھگڑنا، نیند کا پورا نہ ہونا، بینائی کا کمزور ہونا، بیماریوں میں مبتلا ہونا، لڑائی جھگڑے اور بدتمیزی کا مزاج بننا، پھر یہ ایسی بری عادت ہے جو چھوٹتی نہیں ہے، اس سے اساتذہ والدین اور اہل وعیال کی نظر میں آپ کی عزت ووقار کم ہو جائے گا۔

68......ازار ٹخنوں سے اوپر رکھیں

پیارے بچو! ہمیشہ ازار کو ٹخنوں سے اوپر رکھو، قمیص ہو یا شلوار ہو، ٹخنوں سے نیچے نہ ہو، جب شلوار اوپر ہوگی تو سنت پر عمل کا ثواب ملے گا، شلوار صاف رہے گی، یہ ایسا گناہ ہے جس میں لذت کوئی نہیں اور گناہ بہت بڑا ہے، اور چوبیس گھنٹے کا گناہ ہے، جب تک ازار ٹخنوں سے نیچے ہے انسان گناہ گار رہے، اس لئے اِس گناہ بے لذت سے اپنے آپ کو بچائیں، بچیوں کے لیے حکم یہ کہ وہ اپنے ٹخنوں کو چھپائیں، اپنے ٹخنوں کو ظاہر نہ کریں۔ احادیث مبارکہ میں ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ.[1]

ترجمہ: ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

[1] صحيح البخاري: كتاب اللباس، باب ما أسفل من الكعبين فهو في النار، رقم الحديث: ۵۷۸۷

اِس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گناہ پر کس قدر سخت الفاظ میں وعید بیان فرمائی ہیں، اور ہمہ وقت اپنی ازار ٹخنوں سے اوپر رکھیں، یہی جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور اسوۂ حسنہ ہے۔

آج کل ایک فیشن بنتا جارہا ہے عورتوں کے پائنچے اوپر جارہے ہیں مردوں کے پائنچے نیچے آرہے ہیں، یعنی ہروہ فیشن جو غیروں کی طرف سے آتا ہے، جو شریعت اور دین کے خلاف ہوتا ہے، جو قرآن وسنت کے خلاف ہوتا ہے، ہمارے ہاں اِس کو رواج مل جاتا ہے اور وہ ''نئے فیشن'' کے نام سے رائج ہوجاتا ہے۔

ہمیں یہود ونصاریٰ کے طریقوں پر نہیں چلنا، ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلنا ہے، آج غیروں کا لباس ہمارے ہاں رائج ہوگیا، جس طرح وہ اپنے بالوں کی کٹنگ کرتے ہیں مسلمان بھی دوسرے دن اِسی اسٹائل میں بال کٹواتے ہیں، وہاں کی عورتوں کا لباس مسلمان عورتوں میں نئے ڈیزائن اور فیشن کے نام سے رائج ہوگیا ہے۔ اسلئے پیارے بچو! غیروں کی طرح لباس، بال، وضع قطع طرزِ زندگی اور گفتگو مت اختیار کرو، بلکہ حضراتِ صحابہ کرام اور سلف کو اپنا آئیڈیل بناؤ اسی میں نجات ہے، صحابہ کرام خلافِ شرع کام دیکھتے تو فوراً نکیر کرتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی حالت میں تھے، گہرا زخم تھا، کھانے پینے کی کوئی چیز ہوتی تو زخم کے راستے سے نکل جاتی، اِس تکلیف کی حالت میں اچانک ایک نوجوان آپ کی عیادت کے لئے آیا، آپ نے دیکھا کہ اس کے پائنچے نیچے لٹک رہے تھے، آپ نے فوراً اِسی بیماری کی حالت میں فرمایا کہ اب بھتیجے پائنچے اوپر کردو، اِس سے اللہ بھی راضی ہوگا اور تمہارا لباس بھی صاف رہے گا۔ [1]

دیکھیں اِس زخمی حالت میں آپ نے اِس نوجوان کو سمجھایا کہ پائنچے ٹخنوں سے نیچے

[1] صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب قصة البعة واتفاق علی عثمان بن عفان......الخ، رقم الحدیث: ٣٧٠٠

مت لٹکاؤ، اِس سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوں گے اور کپڑے بھی صاف رہیں گے، پائنچے لٹکانا متکبرین کی علامت ہے، اسلام ہمیں تواضع کا درس دیتا ہے۔

69......اپنے کسی ساتھی کو حقیر نہ سمجھیں

پیارے بچو! اپنی کسی ساتھی کو حقیر نہ سمجھو، حقارت مختلف پہلوں سے ذہن میں آتی ہے، کوئی ساتھی ذہنی لحاظ سے کمزور ہوتا ہے اس کی حقارت ذہن میں آ گئی، اسے سبق یاد نہیں ہوتا، اُسے سبقی یاد نہیں، اسے منزل یاد نہیں، یہ پانچ لائن سبق لیتا، میں سولہ لائن سبق لیتا ہوں، اگر آپ کو سولہ لائن سبق یاد ہوتا ہے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں، دوسرے ساتھی کو حقیر نہ سمجھیں، یہ اللہ تعالیٰ کی دین اور تقسیم ہے، کسی کو زیادہ کسی کو کم دی، آپ اپنے ہر ساتھی کو اپنے سے اچھا سمجھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ**" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے یہ اس پہ ظلم نہیں کرتا اُسے رسوا نہیں کرتا "**وَلَا يَحْقِرُهُ**" اُسے حقیر نہیں سمجھتا۔ ❶

امام غزالی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عبادت گزار تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے پانی اور بادل کا انتظام کیا تھا، اس کے اوپر ہر وقت بادل ہوتا جو اِسے سایہ کرتا، اور اس کے دائیں طرف پانی کا چشمہ تھا، جب ضرورت ہوتی تو یہ اس سے پانی پی لیتا، تو بنی اسرائیل کا ایک گنہگار شخص وہاں سے گزر رہا تھا تو اس نے کہا چلو تھوڑی دیر میں بھی اس نیک شخص کے پاس بیٹھ جاتا ہوں، اس کی صحبت سے فائدہ لیتا ہوں، تو یہ جب اس کے قریب گیا بیٹھنے لگا تو اس نے آگے سے کہا دور ہو جا، تو گنہگار رہے، میرے قریب نہ آنا، اُسے دھتکار دیا، اللہ کو یہ عمل پسند نہیں آیا کہ اس ایک

❶ صحیح مسلم: کتاب البر والصلة ، باب تحریم ظلم المسلم......الخ، رقم الحدیث: ۲۵۶۴

شخص کو حقیر سمجھا، اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے پیغمبر کی طرف وحی بھیجی اور کہا کہ جا کر ان دونوں آدمیوں کو کہو کہ یہ جو دوسرا گنہگار تھا اس کے دل میں یہ جو خیال آیا کہ میں نیک آدمی کی صحبت میں بیٹھوں اس اچھے خیال پر، اچھی نیت پر ہم نے اس کو وہ درجہ دیدیا جو اس عابد کا درجہ ہے، اور اس عابد کو کہو کہ تو نے جو اس کو حقیر جانا ہم نے تیری زندگی کی ساری نیکیوں کو ضائع کر دیا، آج سے اپنی زندگی کا پھر آغاز کرو، بادل کا سایہ بھی ختم ہو گیا اور پانی کا چشمہ بھی۔

دیکھیں حقارت کی وجہ سے زندگی کے سب اعمال ضائع ہو گئے، کسی کو حقیر نہ سمجھیں، ہو سکتا اُس کا مقام اور مرتبہ اللہ کے ہاں بہت بلند ہو، اللہ رب العزت ظاہر کو نہیں باطن کو دیکھتا ہے، رب العالمین کی نگاہ مال پر نہیں اعمال پر ہوتی ہے۔ دنیا میں ہر مسلمان کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔

70......ساتھیوں کی دل آزاری سے بچیں

پیارے بچو! اپنی ساتھیوں کی دل آزاری نہ کیا کرو کہ آپ کو کچھ نہیں آتا، آپ کو سبق یاد نہیں ہوتا، آپ کمزور ہیں، آپ کے کپڑے اچھے نہیں ہیں، آپ کی چپل اچھی نہیں ہے، آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں، اس طرح کی باتوں سے دوسرے بچے کو دُکھ پہنچتا ہے اور اس کی دل آزاری ہوتی ہے، ایسے تمام جملوں سے گریز کریں جس سے آپ کے ساتھی کو تکلیف ہو۔ نیکیوں میں سے ایک بڑی نیکی یہ ہے کہ ہم کسی کو دکھ نہ دیں، کس کو تکلیف نہ پہنچائیں، کسی کا دل نہیں دکھائیں، دوسروں کا دل دکھانا یہ اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ یاد رکھیں کہ بیماریوں میں سے سب سے بڑی دل کی بیماری ہے اور روحانیت میں سب سے بڑی بیماری دل آزاری ہے، دوسرے کے دل کو دکھانا آج سب سے آسان کام بن گیا، حالانکہ اللہ کے ہاں بڑا گناہ ہے، ایمان کا اور محبتِ الٰہی کا تعلق

انسان کے دل سے ہے، دل آزاری کرنے سے دوسروں کے دلوں سے بدعاء نکالتی ہے، جس سے بسا اوقات انسان کی دنیا وآخرت تباہ ہو جاتی ہے، ایسی زندگی گزاریں کہ ہر ساتھی آپ کے حق میں دعا گو رہے اور اچھے الفاظ میں آپ کو یاد کرے۔

71......جاندار کی تصاویر والا لباس نہ پہنیں

پیارے بچو! ایسا لباس نہ پہنا کرو جس میں جاندار کی تصویر ہو، گھر میں والدین کو بتائیں ایسا لباس ہمارے لیے نہ خریدیں، اسی طرح ایسے کھلونے نہ خریدیں جس پر جاندار کی تصویر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ. [1]

ترجمہ: اس گھر میں اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا اور تصویر ہو۔

پیارے بچو! آج ہمارے گھروں میں باپ بیٹے کا جھگڑا، بھائی بھائی کا جھگڑا، ماں بیٹی کا جھگڑا ہے، یہ اس لئے کہ سارا دن ٹی وی چل رہی ہے، سارا دن بچے موبائل چل رہا ہے، انٹرنیٹ اور کیبل چل رہا ہے، جو تصویروں سے بھرا ہوا ہے تو رحمت کے فرشتے کہاں سے آئیں گے؟ اس لئے آج ہمارے گھروں میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، تو آپ ان چیزوں سے بچیں، اور گھر والوں کو بتائیں کہ آج گھر میں جو جھگڑا و نحوست اور بے برکتی ہے اس کی ایک وجہ تصاویر ہیں، اسلئے اِن چیزوں کو گھر سے ختم کردیں اور قرآن کی تلاوت اور نوافل شروع کریں تو گھر میں سکون اور راحت والا ماحول بن جائے گا۔

72......دعائیہ جملوں کی عادت بنائیں

پیارے بچو! دعائیہ جملوں کی عادت بناؤ، کوئی آپ کا ساتھی آپ کے ساتھ نیکی یا مدد کرے، آپ کے لیے پانی لائے، آپ کو قاعدہ اٹھا کر دے، آپ کے لیے ڈیسک

[1] صحیح البخاری : کتاب اللباس ، باب تصاویر ، رقم الحدیث: ۵۹۴۹

لے کر آئے ،تو آپ اس کے لیے دعائیہ جملے استعمال کریں،کوئی بھی آپ کے ساتھ احسان کرے، نیکی کرے تو آپ اُسے ”جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْراً“ کہیں،(اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔) یہ جو آج کل Excuse me ,Thankyou,Ok کا رواج ہے اِس سے گریز کریں،اِن سے بہتر یہ مسنون دعائیہ جملے ہیں جس سے آپ اپنے ساتھی کے حق میں دُعا کر رہے ہیں،اِن انگریزی جملوں کا کوئی معنیٰ،مفہوم نہیں جو زندگی پر اثر انداز ہو،اسلئے شرعی اصطلاحات موقع محل کی مناسبت سے استعمال کریں۔

73......غیبت سے بچیں

پیارے بچو! غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے، گناہِ کبیرہ ہے،قرآن کریم میں بھی اللہ رب العزت نے غیبت کے گناہ کے متعلق فرمایا کہ یہ اِس طرح ہے جیسے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ﴾(الحجرات: ۱۲)

ترجمہ: اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے،کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے،سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو،اور اللہ سے ڈرو،یقیناً اللہ توبہ کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ اور اللہ کا رسول جانتا ہے،آپ صلی اللہ وسلم نے فرمایا: ”ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ“ اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔آپ سے کہا گیا، یارسول اللہ! اگر وہ بات اس میں موجود ہو جو ہم کہہ

رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس میں وہ بات موجود ہوتو تب تو آپ نے غیبت کی، اور اگر اس میں وہ بات موجود نہ ہو، تو آپ نے اس پر بہتان باندھ لیا۔ یعنی اگر واقعی اس میں وہ بات ہے آپ نے تو غیبت کی ہے، اگر اس میں وہ بات نہیں ہے اور آپ نے کہہ دی تو یہ بہتان ہے، (اور یہ بہتان تو گویا غیبت سے بڑا گناہ ہے۔) ❶

جتنے بڑے علماء و محدثین گزرے ہیں وہ غیبت سے بچنے کا بڑا اہتمام کرتے تھے، امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالی کی ذات سے امید ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالی میرے اعمال کا محاسبہ کرے گا تو اِس میں غیبت کا گناہ نہیں ہوگا:

إِنِّیُ أَرُجُوُأَنُ أَلُقَی اللّٰهُ وَلَایُحَاسِبُنِیُ أَنِّیُ اِغُتَبُتُ أَحداً. ❷

ترجمہ: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی غیبت کے بارے میں میرا محاسبہ نہیں کرے گا، اس لئے کہ میں نے آج تک کسی کی غیبت نہیں کی۔

دیکھیے کتنے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ اللہ کے ہاں میرے نامہ اعمال میں غیبت کا گناہ نہ ہوگا، اور ایسا دعوی وہی شخص کرسکتا ہے جس نے نہایت احتیاط کے ساتھ زندگی گزاری ہو، تب اللہ نے یہ مقام عطا فرمایا کہ آپ کو ''امیر المؤمنین فی الحدیث'' بنایا، اور ان کی کتاب ''صحیح بخاری'' ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' کہلاتی ہے، اللہ تعالی نے انہیں علم شریعت کا ایک آفتاب بنایا۔

امام مسلم رحمہ اللہ کے بارے میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں اِن کے عجائبات میں سے ہے کہ آپ نے عمر بھر کسی کی غیبت نہیں کی، اور نہ کسی کو مارا،

❶ صحیح مسلم: کتاب البر والصلة، باب تحریم الغیبة، رقم الحدیث: ۲۵۸۹

❷ تاریخ بغداد: ترجمة: محمدبن إسماعیل بن إبراهیم، ج ۲ ص ۱۳

اور نہ کسی کو گالی دی۔ ❶

ان لوگوں نے پوری زندگی ایسی گزاری کہ ایک دن بھی اِن سے یہ گناہ سرزدنہیں ہوا، ہماری پوری زندگی کا کوئی ایک دن بھی ایسانہیں کہ جس میں ہم نے کسی کی غیبت نہ کی ہو، ہماری زندگی کا کوئی ایک دن ایسانہیں ہے، جب کہ اِن لوگوں کی پوری پوری زندگیاں ایسے گزر گئیں، اس لئے اگر ہم چاہیں کہ اللہ رب العزت ہم سے بھی دین کا بڑا کام لے،اور ہم اللہ کے محبوب بن جائیں تو اِس گناہ سے بچیں،اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنی مجلس میں کسی دوسرے کا تذکرہ ہی نہ کریں۔ جب بھی کریں تو خیر اور بھلائی کے ساتھ کریں۔

74......قطع کلامی سے بچیں

پیارے بچو! قطع کلامی سے بچیں،اس کا مطلب یہ ہے استاذ بات کرر ہا ہو، یا والدین میں سے کوئی ایک بات کرر ہا ہو، یا کوئی بڑا بات کرر ہا ہو تو ان کی بات کو ہرگز نہ کاٹیں، اُن کی بات کے درمیان اپنی بات شروع نہ کریں، عموماً یہ ہوتا ہے کہ استاذ بات کرر ہا ہے اور طالب علم درمیان میں شروع ہو گیا، والد کی بات کے دوران قطع کلامی کر کے اپنی بات شروع کردی، یعنی بات ختم ہونے کا انتظار نہیں کرتے، آج دیکھیں ایک ماحول ایسا بن گیا تین ساتھی کھڑے ہیں تو تینوں کے تینوں لگے ہیں، ہر ایک بات کرر ہا ہے، سن کوئی نہیں رہا، تینوں بول رہے ہیں، یہ بھی بول رہا ہے وہ بھی بول رہا ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے کان دو دیے اور زبان ایک دی، سنو زیادہ اور بولو کم، جو زیادہ سنتا ہے وہ غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے اور جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

❶ بستان المحدثین مترجم: صحیح مسلم اور صحیح البخاری کا موازنہ،ص ۲۸۰

﴿أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ،وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ﴾(البلد: ۸، ۹)

ترجمہ: کیا ہم نے اسے دوآنکھیں نہیں دیں؟ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے۔

دوآنکھ ایک زبان پیدا کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آنکھ کا دیکھنا عام ہے، یا خیر اور شر ہر ایک کو دیکھتی ہے، مگر قول خاص ہی رہنا چاہیے، صرف خیر کا کلمہ منہ سے نکالنا چاہیے، بری بات منہ سے نہ نکالے، زبان دو ہونٹوں اور دانتوں کے درمیان پہرے میں ہے کہ اِس کا غلط استعمال نہ ہو، زبان کی ہر وقت حفاظت رکھیں اور سوچ سمجھ کر گفتگو کریں، ایک شاعر کا قول ہے کہ زبان سانپ ہے اس کا ٹھکانہ منہ ہے:

اِحْفَظْ لِسَانَکَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ...... لَايَلْدَغَنَّکَ إِنَّهُ ثُعْبَانُ. ❶

ترجمہ: اے انسان! اپنی زبان کو حفاظت سے رکھ، یہ سانپ ہے کہیں تجھے ڈس نہ لے۔

حفظ لسان کے لیے ترکِ لایعنی ضروری ہے اور اگر یہ بات مشکل ہو تو پھر زبان کی حفاظت کے لیے جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے:

طویل خاموشی!

بولنا جرم تو نہیں، لیکن خاموشی میں بھی جان ہوتی ہے
سارے گلشن کی آبرو ہو کر بھی کلیاں بے زبان ہوتی ہیں

تو بحر حال استاذ بات کر رہا ہو یا والدین میں سے کوئی بات کر رہا ہو ان کی بات کو نہ کاٹیں، دوسرے کے کلام کو کاٹنا اُس سے عزت اور وقار کم ہو جاتا ہے، دوسرے کی بات کو توجہ سے سننا اِس سے عزت بڑھتی ہے، آپ کسی سے بات کرو اور وہ آپ کی بات توجہ سے سنے، اس سے آپ کے دل میں اُس سے محبت آئی گی، دیکھو میں نے بات کی اور اس نے میری بات توجہ سے سنی، اب استاذ بات کر رہا ہے آپ توجہ نہیں دے رہے ہیں،

❶ مرقاة المفاتيح: كتاب الإيمان، ج ۱ ص ۱۰۶

دائیں بائیں دیکھ رہے ہیں، یا استاذ بات کر رہا ہے درمیان میں کاٹ کر اپنی بات کر رہے ہیں تو یہ بے ادبی ہے، تو گفتگو کے درمیان بات نہ کریں، دوسرے کی بات مکمل ہونے کا انتظار کریں، پھر اپنی باری آنے پر موقع کی مناسب سے مختصر گفتگو کریں۔

75......مسنون طریقے پر غسل کریں

پیارے بچو! ہر دو دن بعد نہایا کرو، خصوصاً جمعہ والے دن غسل کرو، صاف ستھرے کپڑے اور خوشبو لگا کر مسجد آیا کرو، حدیث میں آتا ہے جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اور اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھا کپڑا پہنے، اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس کو بھی لگائے، پھر جمعہ کے لئے (مسجد میں آئے) اور لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلاندے، پھر جس قدر اللہ نے اس کی قسمت میں لکھا ہو اس قدر نماز پڑھے، اور جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو خاموشی اختیار کرے، یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے "**كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا**" تو یہ نماز کفارہ ہو جائے گی پہلے جمعہ سے لے کر اس موجودہ جمعہ تک کے گناہوں کے لئے۔ [1]

پیارے بچو! غسل کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ گٹے تک دونوں ہاتھ دھوئیں، پھر نماز کی طرح مکمل وضو کریں، پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالیں، پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالیں، اس طرح سے کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔ پھر اور غسل کے وقت پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیں تب پانی بہائیں تا کہ سب جگہ پانی اچھی طرح پہنچ جائے کہیں خشک نہ رہے۔

یہ طریقہ سنت کے موافق ہے، اس میں سے بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر غسل

---

[1] سنن أبي داود: كتاب الطهارة، باب في الغسل يوم الجمعة، رقم الحديث: ۳۴۳

درست نہیں ہوتا تو آدمی ناپاک ہی رہتا ہے، اور بعض چیزیں سنت ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے۔ غسل میں فرض صرف تین چیزیں ہیں:

(۱) اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

(۲) ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک ناک کی نرم ہڈی ہے۔

(۳) سارے بدن پر پانی پہنچانا۔

76......گالیاں نہ دیں

پیارے بچو! کسی کو گالی نہ دیں، اِس سے آپ کی عزت، وقار اور اہمیت ختم ہو جائے گی، آپ والدین، اساتذہ اور معاشرے کی نگاہوں میں گر جاؤ گے۔ بعض بچوں میں یہ بہت بری عادت ہے کہ وہ بات بات پر گالی دے رہے ہوتے ہیں اور بعض نادان سڑکوں پر اور اسی طرح میدانوں میں اتنی زور سے گالی دیتے ہیں کہ گھروں میں آواز آ رہی ہوتی ہے، آٹھ دس سال کا بچے ایسی گالیاں دے رہے ہیں کہ الامان والحفیظ، بیان نہیں کرسکتا، اس لئے کبھی گالی نہ دیں، جو گالی دینے کا عادی ہو جاتا ہے اُس کی زندگی پریشانیوں اور تکلیفوں میں گزرتی ہے، یہ بہت بڑا گناہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. ❶

ترجمہ: مسلمان کو گالی دینا فسق و فجور ہے، اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا: کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے، صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ تو کسی شخص سے ممکن ہی نہیں

❶ صحیح البخاری: کتاب الأدب، باب ماینهی عن السباب، واللعن، رقم الحدیث: ۶۰۴۴

کہ اپنے ماں باپ کو گالی دے، فرمایا کہ ہاں انسان خود تو ان کو گالی نہیں دیتا، لیکن جب وہ کسی دوسرے شخص کے ماں باپ کو گالی دے اور اس کے نتیجہ میں وہ دوسرا اس کے ماں باپ کو گالی دے، تو اس گالی دلوانے کا سبب یہ بیٹا بنا، تو یہ بھی ایسا ہی ہے جیسے اس نے خود گالی دی۔ ❶

پیارے بچو! حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گالی دینے والے نے اپنی ماں یا اپنے باپ کو تو گالی نہ دی، لیکن چونکہ دوسرے سے گالی دلوانے کا ذریعہ بن گیا اس لیے خود گالی دینے والوں میں شمار ہو گیا۔

جو گالی دینے میں پہل کرتا ہے سب گناہ اِس پر ہوتا ہے، حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دیں سب کا وبال اسی پر ہوگا جس نے گالی دینے میں پہل کی ہے۔ ❷

پیارے بچو! آپ کو کوئی گالی دے تو آپ اُسے گالی نہ دیں، صبر کریں اس پر اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے گا۔

مفتی اعظم ہند مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک جگہ تقریر کر رہا تھا۔ ایک صاحب نے جو اپنے ہی تھے پرچی دی، جس میں لکھا تھا کہ جب یہ مدمقابل کے لوگ گالی دے رہے ہیں تو آپ گالی کیوں نہیں دیتے؟ کیا آپ کے منہ میں زبان نہیں؟ میں نے کہا: ہاں بھائی! میرے منہ میں زبان نہیں۔ زبان حق تعالیٰ شانہ کی نعمت ہے، اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اچھے کاموں میں مشغول رکھا جائے۔ ذکر کریں، تلاوت کریں، وعظ کہیں، غلط جگہ اس کو استعمال کرنا ناشکری ہے۔ بتایئے اگر

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، رقم الحديث: ۹۰

❷ صحيح مسلم: كتاب البر والصلة، باب النهي عن السباب، رقم الحديث: ۲۵۸۷

کسی شخص کے پاس طرح طرح کے عطر ہوں، خوشبوئیں ہوں اور کوئی آ کر اس سے کہے کہ آپ کے پاس گوبر تو ہے ہی نہیں، تو وہ کہنے والا بے وقوف ہے، اسی طرح زبان کو سمجھ لو۔

اس لئے میں تو گالی والی زبان سے محروم ہوں۔ ❶

77......لغو اور بیکار امور سے اجتناب کریں

پیارے بچو! ہر وہ عمل جس کا دینی یا دنیاوی کوئی فائدہ نہ ہو اس سے اجتناب کریں، دیکھنے میں آتا ہے، استاذ تھوڑی دیر کے لیے کلاس سے باہر چلا جائے تو بچے کھیل کود اور شور شرابے میں مشغول ہو جاتے ہیں، لایعنی گفتگو میں لگ جاتے ہیں، یہ آپ کا انتہائی قیمتی وقت ہے، اس کو ضائع نہ کریں، آپ جس مقصد کے لئے آئیں اُس میں اپنا وقت لگائیں، لایعنی اور بے فائدہ امور میں مشغول ہو کر اپنی قیمت وقت ضائع نہ کریں۔

امام مالک رحمہ اللہ کی مجلس میں ہر وقت ایک جماعت ایسے افراد کی موجود رہتی تھی جو امام مالک رحمہ اللہ سے علم حاصل کرتے تھے۔ پس امام مالک رحمہ اللہ کی مجلس جاری تھی کہ اچانک شور کی آواز سنی کہ مدینہ میں ہاتھی آیا ہے۔ پس مجلس کے تمام لوگ ہاتھی کو دیکھنے کے لیے چلے گئے لیکن یحییٰ بن یحییٰ لیثی اندلسی رحمہ اللہ نہیں گئے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ آپ اس عجیب وغریب جانور کو دیکھنے کے لیے کیوں نہیں گئے حالانکہ آپ کے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا۔ یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ میں اپنے ملک سے صرف اس لیے آیا ہوں کہ آپ کی زیارت کروں اور آپ سے علم حاصل کروں، ہاتھی دیکھنے کے لیے نہیں آیا۔ پس امام مالک رحمہ اللہ یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ کا جواب سن کر متعجب ہوئے اور آپ نے اس کا (یعنی یحییٰ بن یحییٰ رحمہ

❶ ملفوظات فقیہ الامت، ج ۲ قسط ۷، ص ۱۱۲، ۱۱۳

اللہ کا) نام ’’عاقل اہل اندلس‘‘ رکھا دیا۔ پھر تعلیم کے حصول کے بعد یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ اندلس کی طرف واپس ہوئے تو ان کے وہاں پہنچنے سے قبل ہی ان کے علم وکمالات کی شہرت پھیل چکی تھی۔

تو کیا کہا میں اندلس سے مدینہ لایعنی کاموں کے لئے نہیں آیا، نہ ہاتھی دیکھنے کے لئے آیا، میں تو علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں۔ [1]

فضول باتوں لغو اور بیکار امور سے پرہیز کرنا کامیاب مؤمن اور باوقار شخص کی نشانی ہے۔ قرآن مجید میں مؤمنین کی ایک صفت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (المؤمنون: ۳)

ترجمہ: اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

78......دوسروں کے عیوب تلاش نہ کریں

پیارے بچو! اساتذہ کے عیوب تلاش نہ کیا کرو، اساتذہ کے پیچھے باتیں نہ کیا کرو، فلاں استاذ ایسا ہے فلاں ایسا ہے، فلاں بچہ یہ کر رہا ہے، ناظم صاحب یہ کر رہا ہے، مہتمم یہ کر رہا ہے، ہر ایک کے پیچھے پڑنا، اور ہر بات کی کرید لگانا، یہ اچھی بات نہیں ہے، اگر کسی میں کوئی عیب ہے بھی تو انسان ہے، کوئی خامی ہوسکتی ہے، تو ہمیں دوسروں کی خوبیوں پر اور اپنی خامیوں پر نظر رکھنی چاہیے، اپنی خامیوں پر نظر رکھو اور دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھو۔

دیکھیں! شہد کی مکھی بنو، عام مکھی نہ بنو، شہد کی مکھی کا کیا کام ہے؟ وہ پورے باغ میں جا کر پھولوں پر بیٹھتی ہے اور اچھے اچھے پھولوں سے رس چوستی ہے اور پھر اس سے شہد بنتا ہے اور جس شہد میں اللہ نے شفا رکھی ہے، یہ اپنے آپ کو پاکیزہ رکھتی ہے، صاف

[1] حياة الحيوان: الفيل، الأمثال، ج ۲ ص ۳۱۸

ستھری رہتی ہے، اچھے ماحول میں جاتی ہے، اچھے پھولوں پر بیٹھتی ہے، اچھے پھولوں کا رس لیتی ہے، تو اللہ نے اس میں شفا رکھی ہے، دوسری طرف عام مکھی ہے وہ گندگی پر بیٹھتی ہے، صاف جگہ پر نہیں بیٹھتی نجس جگہ پر بیٹھتی ہے، تو دیکھیں اِس کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اس لئے جو دوسروں کی خوبیاں اور اچھائیاں تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے معاشرے میں عزت دیتا ہے اور جو دوسروں کی خامیوں پر نگاہ رکھتا ہے ایک وقت آتا ہے اللہ پھر اس کی خامیوں کو بھی عام کر دیتا ہے، اس لئے حدیث میں ہے تم دوسروں کے عیوب تلاش نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے عیوب کو تلاش کرے گا اور تمہیں گھر کے اندر اللہ رسوا کر دے گا۔ ❶

اس لئے اگر کسی میں کوئی عیب ہے، ممکن ہے آپ نے اس کو خطا کرتے دیکھا ہو گا لیکن توبہ کرتے نہیں دیکھا ہو گا، ہوسکتا ہے اُس نے توبہ کر لی ہو اور اُس کا درجہ بلند ہو گیا ہو، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے بہت پسند ہیں۔

اس لئے کوئی خامی کسی میں نظر آئے تو فوراً اپنی نگاہ اُس سے ہٹا لیں اور ان میں خوبیاں دیکھ کر اُن خوبیوں کی پیروی کریں۔

79...... بڑوں سے بات چیت کے وقت آداب کالحاظ رکھیں

پیارے بچو! بڑوں سے بات چیت کے وقت آداب کالحاظ رکھیں، یعنی والدین، اساتذہ، بڑے بہن بھائیوں سے بات چیت کریں تو آداب کالحاظ رکھیں۔

۱...... بڑوں کا نام تعظیم سے لینا چاہیے، والدمحترم، استاذِ محترم کہنا چاہیے بہتر ہے نام نہ لیا جائے۔

۲...... جب تک والدین یا اساتذہ میں کوئی بات کر رہا ہو تو اپنی بات پیش نہیں کرنی

❶ سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب في الغيبة، رقم الحديث: ۴۸۸۰

چاہیے بلکہ ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

۳...... بات ہمیشہ صاف اور بے تکلف کہنی چاہیے۔

۵...... بات اس قدر بلند آواز سے کی جائے کہ سامنے والے کو آواز پہنچ جائے۔

۶...... ادھوری بات نہیں کرنی چاہیے، بات ہمیشہ پوری اور اطمینان سے کرنی چاہیے۔

۷...... بات سامنے بیٹھ کر کرنی چاہیے، پشت کے پیچھے نہیں بیٹھنا چاہیے۔

۸...... دورانِ گفتگو کھنکھنارا نہیں چاہیے، بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کھنکھنارتے ہیں تا کہ یہ شخص میری طرف متوجہ ہو اور میری بات سنے، یہ طریقہ اذیت کا سبب ہے۔

80...... بڑوں کو نام کے بجائے القابات سے پکاریں

پیارے بچو! جب بھی کسی بڑے کو پکارو تو اُن کا نام نہ لو، بلکہ القابات اور رشتے کی نسبت سے پکاریں، مثلاً چچا جان، ماموں جان، بھائی جان، مولانا صاحب، قاری صاحب، امام صاحب، اِن القابات سے محبت ہوتی ہے اور دوسروں کے دلوں میں عزت بڑھتی ہے۔ بڑے بہن بھائی ہیں تو ان کو نام لیکر نہ پکارو، آج بہت سے بچے تربیت نہ ہونے کی وجہ سے نام لیکر پکارتے ہیں، اپنا چچا ہے اس کو نام لے کر پکارا جاتا ہے، ماموں ہے اس کو نام لے کر پکارا جاتا ہے، ایسا بچہ بے ادب سمجھا جاتا ہے، کہا جاتا ہے اس کو کسی کا ادب ہی نہیں ہے، اس لیے جب بھی کسی بڑے کو پکارو تو لقب سے پکارو، چچا جان، ماموں جان، ابو جی کہہ کر پکارو، جب سے ہمارے اندر انگریزی رسم و رواج آئی، جو پیارے اور محبت والے القاب اور رشتے تھے وہ ختم ہو گئے، ابو جی، امی جی، چچا جان ، ماموں جان، اب اس کی جگہ انکل آ گیا، مما آ گئی، پاپا آ گیا، ڈیڈی آ گیا، جو محبت اور تعظیم والے الفاظ تھے جس سے عقیدت اور محبت نظر آتی تھی، جس میں اپنایت اور چاشنی تھی وہ ختم ہو گئے، پیارے بچو! ایک تو القابات سے پکارو، دوسرا نام لیتے ہوئے ادب

کوملحوظِ خاطر رکھو، کوئی عالم ہے تو مولانا صاحب، قاری صاحب، حافظ صاحب، ڈاکٹر صاحب، پروفیسر صاحب، آخر میں ''صاحب'' لگاؤ۔ اس طرح آپس میں محبت بڑھتی ہے اور اگر کوئی چھوٹا ہو کر بڑے کو نام سے پکارے تو انسان اس کی نظروں میں گر جاتا ہے۔

81......وعدہ خلافی نہ کریں

پیارے بچو! جس کام کا کسی سے وعدہ کرو کہ یہ کام کرنا ہے پھر اس کام کو ضرور کرو، اس کو نہ کرنا وعدہ خلافی ہے، وعدہ خلافی منافق کی نشانی ہے، مؤمن آدمی کبھی بھی وعدے کے برخلاف نہیں کرتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

منافق کی تین علامتیں ہیں: جو بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ''**وِإذَا وَعَدَ أَخْلَفَ**'' وعدہ کرے تو وعدے کے خلاف ورزی کرے، امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ [1]

تو گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ خلافی کو منافق کی نشانی بیان کیا ہے، اسلئے جس سے وعدہ کریں اُسے حتی الامکان پورا کرنے کی مکمل کوشش کریں۔

82......قرآن اور سپاروں کو باوضو اٹھائیں

پیارے بچو! کلاس میں ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں، قرآن کریم کا ادب انتہائی ضروری ہے، بعض بچے بے وضو قرآن اور سپارے اٹھا لیتے ہیں، یہ قرآن کے ادب اور عظمت کے خلاف ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ (الواقعة:۷۹)

ترجمہ: اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔

راجح تفسیر کے مطابق اس سے مراد فرشتے ہیں، اور کافروں کے اس اشکال کا جواب دیا

[1] صحيح البخاري: كتاب الإيمان، باب علامة المنافق، رقم الحديث: ٣٣

جارہا ہے کہ ہم یہ کیسے یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام کسی کمی زیادتی کے بغیر اپنی اصلی صورت میں ہمارے پاس پہنچ رہا ہے اور کسی شیطان وغیرہ نے اس میں کوئی تصرف نہیں کیا؟ اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ قرآن کریم لوح محفوظ میں درج ہے اور اسے پاک فرشتوں کے سوا کوئی اور چھو بھی نہیں سکتا، اگرچہ یہاں خوب پاک سے مراد فرشتے ہیں، لیکن اس میں ایک اشارہ اس طرف بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عالم بالا میں پاک فرشتے ہی اسے چھوتے ہیں، اسی طرح دنیا میں بھی انہی لوگوں کو چھونا چاہیے جو پاک حالت میں ہوں، چنانچہ احادیث میں قرآن کریم کو بغیر وضو کے چھونے سے ممانعت آئی ہے۔❶

قرآن مجید کا ایک ادب یہ ہے کہ تعوذ پڑھ کر تلاوت کی جائے، چنانچہ ارشادِ تعالی ہے:

﴿فَإِذا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيمِ﴾ (النحل: ۹۸)

ترجمہ: چنانچہ جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

83......قرآن اور قاعدے کو ٹیک لگا کر نہ پڑھیں

پیارے بچو! قرآن اور قاعدے اور سپاروں کو ٹیک لگا کر نہ پڑھا کرو، چاہے کلاس میں ہوں، گھر میں ہوں، جہاں کہیں ہوں، ٹیک لگا کر پڑھنا بے ادبی ہے، اسی طرح چوکڑی مار کر بھی نہ بیٹھیں، دیوار سے ٹیک لگا کر نہ بیٹھیں، اسی طرح قرآن کی طرف ٹانگیں نہ پھیلائیں، قرآن مجید پر تکیہ اور سہارا نہ لگائیں، قرآن کریم، قاعدے، سپاروں کا نہایت ظاہراً اور باطناً ادب ملحوظ رکھنا چاہیے، کسی نقل وحرکت سے بے ادبی ظاہر نہ ہو۔ ہمارے اکابر کتابو کا بڑا ادب واحترام کرتے تھے، بغیر وضو کے کتاب کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے، اور باادب بیٹھ کر کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے، کتاب کو اپنا تابع نہیں کرتے تھے،

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص ۱۱۳۸

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) خود ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ میں کتاب کو اپنے تابع نہیں کرتا، بلکہ خود ہی ہمیشہ کتاب کے تابع ہو کر مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ سفر وحضر میں کبھی نہیں دیکھا گیا کہ لیٹ کر مطالعہ کر رہے ہوں، بلکہ کتاب کو سامنے رکھ کر مؤدب انداز سے بیٹھتے، گویا شیخ کے آگے بیٹھے ہوئے استفادہ کر رہے ہوں۔

یہ بھی خود ارشاد فرمایا: میں نے سات سال کی عمر کے بعد دین کی کسی کتاب کو وضو کے بغیر ہاتھ نہیں لگایا۔ ❶

ایک عالم نے اپنے دو طالب علموں کو دو حال میں پایا، ایک تکیہ کا سہارا لئے مطالعہ کر رہا تھا اور دوسرا مستعد بیٹھا کتاب دیکھنے میں مشغول تھا اور کچھ لکھتا بھی جاتا تھا، جوہر شناس استاذ نے یہ ماجرا دیکھ کر اول کی نسبت فرمایا:

إِنَّهُ لَا يَبْلُغُ دَرَجَةَ الْفَضْلِ.

ترجمہ: یہ فضیلت کے درجہ کو نہ پہنچے گا۔

اور دوسرے کے متعلق فرمایا:

سَيَحْصُلُ الْفَضْلُ وَيَكُوْنُ لَهُ شَأْنٌ فِي الْعِلْمِ. ❷

ترجمہ: یہ عنقریب فضل حاصل کرے گا اور اس کی علم میں ایک بڑی شان ہوگی۔

جو بڑے مرتبے تک پہنچا ہے وہ ادب اور تعظیم کی وجہ سے پہنچا ہے:

مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ إِلَّا بِالْحُرْمَةِ وَمَاسَقَطَ مَنْ سَقَطَ إِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ. ❸

❶ نقشِ دوام: کتاب کا احترام، ص ۱۱۵

❷ تعليم المتعلم: فصل فی تعظيم العلم وأهله، ص ۲۷

❸ تعليم المتعلم: فصل فی تعظيم العلم وأهله، ص ۲۱

ترجمہ: جو بھی بلندیوں تک پہنچا حسنِ ادب کی وجہ سے پہنچا اور بلندیوں سے جو بھی گرا ترکِ ادب کی وجہ سے گرا۔

معلوم ہوا حسن ادب ہی اصل چیز ہے جس کی وجہ سے طالب علم کے علم میں نور پیدا ہوتا ہے، اسی بناء پر وہ بلندیوں کا سفر طے کرتا ہے، جہاں ہر کس و ناکس کی رسائی ممکن نہیں۔

محض پڑھنے پڑھانے سے علم تو حاصل ہو جاتا ہے مگر علم کا نور حاصل نہیں ہوتا، علم کا نور تو اساتذہ اور کتابوں کے ادب سے حاصل ہوتا ہے۔

84......قرآن کریم کو تجوید اور ترتیل کے ساتھ پڑھیں

پیارے بچو! قرآن کریم کو تجوید اور ترتیل کے ساتھ پڑھو، خصوصاً یہاں جو حفظ کے بچے ہیں، وہ قرآن کریم کو تجوید اور ترتیل کے ساتھ پڑھیں، عموماً دیکھنے میں آتا ہے بعض حفظ کے بچے بہت جلدی جلدی پڑھتے ہیں، جلدی جلدی پڑھنے سے حروف کی ادائیگی بھی صحیح نہیں ہوتی، اگر حروف کی ادائیگی صحیح نہ ہوئی تو ثواب کے بجائے گناہ ہوگا، افسوس ہے کہ بہت سے حفاظ کرام رمضان شریف میں بڑی تیز رفتاری سے قرآن کریم نمازِ تراویح میں پڑھتے ہیں، پارہ ختم کرنے کی دھن ہوتی ہے، اس قدر تیز پڑھتے ہیں کہ تجوید تو کیا صحیح ہوتی حروف بھی صحیح نہیں ادا ہوتے۔ بعض دفعہ سامعین کو سمجھنا تو کیا سنائی بھی نہیں دیتا کہ کیا پڑھا جارہا ہے۔

دیکھیں عربی کے اندر اگر ایک لفظ ہے اور آپ نے اس کو تجوید سے نہ پڑھا مخارج کی رعایت نہ رکھی تو معنی بدل جائے گا، اب ''قلب'' کا معنی ہے ''دل'' ہے، موٹے ''ق'' کے ساتھ، اور اگر آپ باریک ''ک'' کے ساتھ پڑھو ''کلب'' تو اس کا معنی ''کتا'' ہے۔

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (الإخلاص: ١)

ترجمہ: کہو کہ اللہ ایک ہے۔

اوراگراس کو باریک ''ک'' کے ساتھ پڑھو ''كُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ''، تو معنی ہے ''کھاؤ کہ اللہ ایک ہے''، تو دیکھیں معنی بالکل تبدیل ہوگیا، اگر ایک آدمی مخرج کی رعایت نہیں رکھتا، تجوید کے ساتھ نہیں پڑھتا تو معنی کے اندر تبدیلی آجاتی ہے، اس لیے قرآن کو آہستہ آہستہ اور تجوید وترتیل کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کریں۔

85...... مستقل قرآنِ کریم دہرانے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! مستقل قرآنِ کریم دہرانے کا اہتمام کرو، خصوصاً حفظ کے طلباء، اِس معاملے میں سستی بالکل نہ کریں، اگر لاپرواہی اور سستی ہو تو قرآن کریم بہت جلد ذہن سے نکل جاتا ہے، بہت کم ایسا ہوتا ہے حافظ قرآن کچھ عرصے کے لیے قرآن دہرانا چھوڑ دے اور اس کے ذہن سے نہ نکلے، اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَامَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ. [1]

ترجمہ: صاحب قرآن (قرآن پڑھنے والے) کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی سی ہے، اگر وہ اس اونٹ کی خبر گیری کرتا ہے تو وہ بندھا اور رکا رہتا ہے اور اگر اُسے چھوڑ دیتا ہے تو وہ جاتا رہتا ہے، (اسی طرح اگر کوئی شخص قرآنِ کریم برابر نہ پڑھے اور یاد نہ کرتا رہے تو قرآن اس کے سینہ سے نکل جاتا ہے۔)

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر اِس کی تاکید بیان کی:

تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْإِبِلِ فِي

[1] صحيح البخاري: كتاب فضائل القرآن، باب إستذكار القرآن وتعاهده، رقم الحديث: ۵۰۳۱

عُقُلِهَا. ❶

ترجمہ: قرآن ہمیشہ پڑھتے رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قرآن لوگوں کے سینہ سے بندھے ہوئے اونٹ سے زیادہ جلد نکل بھاگنے والا ہے۔

اس لیے پیارے بچو! آپ قرآن پاک ہمیشہ دہراتے رہو، حافظ بننے کے بعد روزانہ دوسپاروں کی تلاوت کا معمول بنائیں، اس سے آپ کے قرآن میں پختگی آئے گی، اور تلاوت کا نور زندگی میں نظر آئے گا۔

86...... مستقل قرآنِ کریم سنانے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! آپ میں جو قرآن کے حافظ ہیں وہ ہر سال مستقل سنانے کا اہتمام کریں، ناغہ نہ کریں، ہر سال تراویح میں قرآنِ کریم سنائیں، اور کسی پختہ حافظ کو اپنا سامع بنائیں، اپنے حفظ پر اعتماد کر کے نہ بیٹھ جائیں کہ مجھے تو یاد ہے، مجھے سنانے کی ضرورت نہیں، بسا اوقات انسان یاد کرتے وقت غلط یاد کر لیتا ہے، پھر دہراتے ہوئے لاپرواہی میں دہرالیتا ہے، الفاظ کی طرف توجہ نہیں دیتا، اس طرح سے وہ غلطی پکی ہوجاتی ہے، پھر ہر موقع پر اس غلطی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جب سنانے کا اہتمام ہوگا تو ہر طرح کی چھوٹی بڑی غلطی معلوم ہوجائے گی، ساتھ ساتھ غلطیوں کی نشاندہی کی جائے اور پھر بعد میں انہیں دہرانے اور دیکھنے کا اہتمام کریں، اس طرح آپ کا حفظ مضبوط تر ہوجائے گا، اور جن کا حفظ مکمل نہیں ہوا وہ نوافل میں قرآن سنانے کا اہتمام کریں، اس سے آپ کا حفظ مضبوط ہوگا اور تراویح پڑھانے میں دشواری نہیں رہے گی۔

❶ صحيح البخاري: كتاب فضائل القرآن، باب إستذكار القرآن وتعاهده، رقم الحديث: ۵۰۳۳

87......مجلس یا سبق کے اختتام پر مسنون دُعا کا اہتمام کریں

پیارے بچو! جب سبق ختم ہوجائے، یا مجلس ختم ہوجائے، اسباق پورے ہوجائیں، یا چھٹی ہوجائے تو مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیا کریں، اگر مجلس میں کوئی لایعنی بات یا بیہودہ گفتگو ہوئی ہوگی تو اللہ رب العزت اِس دعا کے طفیل مجلس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا پھر اس میں اس کی بے جا باتیں بہت ہوگئیں اور اس نے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ'' (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں) تو جو کچھ اس نے مجلس میں کہا ہے وہ بخش دیا جائے گا۔ ❶

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا، زندگی کے آخری ایام میں جب کوئی مجلس طویل ہو جاتی تو آخر میں اٹھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے: ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوبُ إِلَیْکَ'' ایک مرتبہ ہم میں سے کسی نے عرض کیا کہ یہ جملہ ہم نے آپ سے پہلے کبھی نہیں سنا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجلس میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ❷

88......بازار میں چوتھا کلمہ پڑھنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! اول تو بلاضرورت بازاروں میں نہ جائیں، ہاں اگر ضرورت پڑ جائے بازار

---

❶ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب مایقول إذا قام من مجلسه، رقم الحديث: ۳۴۳۳

❷ سنن أبی داود: كتاب الأدب، باب فی كفارة المجلس، رقم الحديث: ۴۸۵۹

جانے کی ،تو راستے کے ایک جانب سے چلیں ،نگاہیں جھکائیں اور اِس مسنون دُعا کا اہتمام کریں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص بازار میں پہنچ کر یہ کلمات پڑھتا ہے:

لَاإِلَـهَ إِلَّااللَّـهُ وَحْـدَهُ لَاشَـرِيكَ لَـهُ،لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُـمِيـتُ، وَهُـوَحَـيٌّ لَا يَـمُـوتُ، بِيَدِهِ الخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَـبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ. ❶

ترجمہ: جوشخص بازار میں پہنچ کر یہ کلمات پڑھتا ہے،تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے،اس سے دس لاکھ برائیاں دور کرتا ہے،اس کے لئے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے،اوراس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے،اوروہ کلمات یہ ہیں" **لَا إِلَـهَ إِلَّا اللَّـهُ وَحْـدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ،وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**" (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور اس کے لئے تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے، اس کے لئے موت نہیں ہے۔اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے،اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

حضراتِ سلف میں ایسے لوگ بھی گزرے کہ صرف اِس نیت سے بازار جاتے تھے کہ راستے میں جو بھی ملے گا تو اُسے سلام کریں گے، یوں نیک اعمال میں خوب اضافہ ہوگا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اکثر بازار میں صرف اس لئے جایا کرتے تھے کہ جو مسلمان ملے اس کو سلام کر کے عبادت کا ثواب حاصل کریں، کچھ خریدنا یا فروخت کرنا

❶سنن الترمذی:أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا دخل السوق، رقم الحديث:۳۴۲۸

مقصود نہ ہوتا تھا۔ ❶

اسلاف امت میں نیک اعمال کی بڑی حرص تھی، اگر انہیں کسی عمل کا پتہ چل جاتا تو فوراً اِس پر عمل کرتے تھے، محمد بن واسع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ آیا وہاں میری ملاقات میرے بھائی سالم بن عبداللہ سے ہوئی، انہوں نے مجھے اپنے والد کے حوالے سے اور انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بتایا: جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ پڑھے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہی ہے، اور حمد اس کے لئے مخصوص ہے، وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، اور وہ خود زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے دستِ قدرت میں بھلائی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کردے گا اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں جب میں خراسان آیا اور میری ملاقات قتیبہ بن مسلم رحمہ اللہ سے ہوئی، تو میں نے کہا: "إِنِّي أَتَيْتُكَ بِهَدِيَّةٍ" میں آپ کے پاس ایک تحفہ لے کر آیا ہوں، تو اسے میں نے یہ حدیث سنائی، تو وہ اپنی سواری پر سوار ہو کر بازار میں آیا، وہاں کھڑے ہو کر اس نے یہ دعا پڑھی اور واپس آیا۔ ❷

دیکھیں صرف اِس حدیث اور اُس کی فضیلت کے حصول کے لئے بازار گئے اور کوئی

❶ موطأ مالک: باب جامع السلام، ج۵ ص ۱۴۰۰، رقم الحدیث: ۳۵۳۳

❷ حلیۃ الأولیاء: ترجمۃ: محمد بن واسع، ج۲ ص ۳۵۵/ المستدرک علی الصحیحین: ج۱ ص ۷۲۱، رقم الحدیث: ۱۹۷۴

ضرورت نہیں تھی، بازار پہنچ کر دُعا پڑھی اور واپس تشریف لے آئے، آج ہمیں مال کی حرص ہے اِن حضرات کو ثواب کی حرص تھی۔

89......چیخنے چلانے سے گریز کریں

پیارے بچو! چیخنے چلانے سے گریز کریں، جب بھی کوئی بات کرنی ہو تو نرمی کے ساتھ دھیمی لہجے میں بات کریں، بعض بچوں میں ایک بری عادت ہے جہاں جاتے چلّاتے ہیں، شورشرابا کرتے ہیں، شورشرابا کرنے والے انسان کو کبھی معاشرے میں عزت نہیں ملتی، شورشرابا والے بچے کے والدین کو لوگ برا بھلا کہتے ہیں، انہوں نے بچے کی صحیح تربیت نہیں کی، آپ کے والدین بدنام ہوتے ہیں، عزت اس بچے کو ملتی ہے جو سنجیدہ ہوتا ہے، جس کے مزاج میں نرمی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نرم مزاج شخص کو پسند کرتا ہے، بعض بچے گلیوں میں چیختے ہیں، گھر میں بوڑھے آرام کر رہے ہیں، بچے سو رہے ہوتے ہیں اُن کے آرام میں خلل آتا ہے، گھروں میں مریض ہوتے ہیں، شورشرابا کرنے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے، اُن کے دلوں سے بددعاء نکلتی ہے، جس کے اثرات فوراً سامنے آتے ہیں، پھر کہیں ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے، انسان کہیں گر جاتا ہے، چوٹ لگ جاتی ہے، تو یہ بددعاء کا نتیجہ ہے یا معذور ہو گیا، یا اپاہج ہو گیا یا کسی بیماری میں مبتلا ہو گیا، تو وجہ کیا بنی؟ چیخنا چلانا، دوسروں کو تکلیف پہنچانا۔

90......دورانِ درس سونے سے گریز کریں

پیارے بچو! ناکامی کی ایک بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انسان پر ہمیشہ سستی ہو، ہمیشہ غفلت ہو، دیکھنے میں آتا ہے بعض بچے درسگاہ میں سست وغافل بیٹھے ہوتے ہیں، کبھی ادھر اور کبھی اُدھر گر رہے ہوتے ہیں، ٹیک لگا کر بیٹھے ہوتے ہیں، یہ سستی اور نیند کیوں آتی ہے، اس کی ایک وجہ زیادہ کھانا پینا ہے، جب آدمی زیادہ کھاتا ہے تو اس کو زیادہ پانی پینے کی

حاجت ہوتی ہے اور جب زیادہ پانی پیتا ہے تو اس پر نیند، غنودگی اور غفلت زیادہ آتی ہے، تو اس وجہ سے سستی ہوتی ہے، پھر سبق یاد نہیں ہوتا، سبق تب یاد ہوگا جب آپ کی طبیعت میں نشاط ہوگا، چستی ہوگی، اس لئے کھانا پینا ضرورت کے مطابق ہو۔ دوسری وجہ نیند کی یہ ہوتی ہے کہ آپ کی نیند پوری نہیں ہوئی، رات کو تاخیر سے سوئے، اب کلاس میں نیند آرہی ہے، تو لہذا رات کو جلدی سونے کا اہتمام کریں، عشاء کی نماز کے بعد فوراً سو جائیں، کھیل کود، گپ شپ اور موبائل دیکھنے سے گریز کریں، تاکہ آپ کی نیند پوری رہے اور صبح کلاس میں آپ کو نیند نہ آئے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب کسی کو عشاء کے بعد فضول قصوں میں مشغول دیکھتے تو تنبیہ فرماتے تھے، اور بعض کو سزا بھی دیتے تھے، اور فرماتے کہ جلد سو جاؤ، شاید آخر رات میں تہجد کی توفیق مل جائے۔ ❶

91......بات بات پر قسم کھانے سے بچیں

پیارے بچو! کبھی جھوٹی قسم نہ کھاؤ، بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات بات پر قسم کھاتے ہیں، اللہ کی قسم، قرآن کی قسم، یہ عمل درست نہیں، اس سے بچیں، امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے کبھی اللہ کے نام کی قسم نہیں کھائی، فرمایا حق پر بھی ہوتا ہوں پھر بھی قسم نہیں کھاتا، کسی نے پوچھا کیوں؟ فرمایا: اس لئے نہیں کھاتا کہ میں حقیر دنیا کی خاطر اللہ کے نام کو استعمال کرنا مناسب نہیں سمجھتا، تو حق پر بھی ہوتے تھے لیکن جب قسم کی باری آتی تو اللہ کے نام کی قسم نہیں کھاتے تھے، اپنا حق چھوڑ دیتے تھے، اللہ کے نام کی اتنی اہمیت اور عظمت ان کے دلوں میں تھی، اور ہم چھوٹی چھوٹی چیزوں پر دن رات قسمیں کھاتے رہتے ہیں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی شخص

❶ تفسیر القرطبی: سورة المؤمنين، آیت نمبر ٦٧ کے تحت، ج ١٢ ص ١٣٨

نے اللہ کی قسم کھائی اور اس میں مچھر کے پر کے برابر (ذراسی بات غلط) داخل کردی تو یہ قسم اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ بن جائے گی جو قیامت تک رہے گی۔ ❶

92...... ہر اچھے کام کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کریں

پیارے بچو! جب بھی آپ کوئی اچھا اور نیک کام کریں اس کا آغاز ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے کریں، مثلاً: کھانا کھا رہے ہیں، پانی پی رہے ہیں، سبق یاد کر رہے ہیں، سبق لکھ رہے ہیں، تو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھا کریں، اِس سے اللہ رب العزت اُس کام میں برکتیں ڈال دیتے ہیں، اور پھر وہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے، ادھورا نہیں رہتا اور جس کام کے آغاز میں رب العالمین کا تذکرہ نہیں ہوتا وہ کام ناقص اور آدھورا رہتا ہے، بعض بچے'' ۷۸۶'' لکھ دیتے ہیں، اس سے گریز کیا جائے، اسکولوں میں عام طور پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کی جگہ'' ۷۸۶'' لکھا جاتا ہے، اس سے وہ ثواب نہیں ملے گا جو ثواب ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پر ہے، بسم اللہ میں کل اُنیس حروف ہیں اور ہر ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں، تو جو شخص ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ لیتا ہے تو گویا اس کو ایک سونوے (۱۹۰) نیکیاں ملتی ہیں، اب کوئی اگر اس کی جگہ ''۷۸۶'' لکھے گا تو ایک سونوے (۱۹۰) نیکیوں کا حقدار نہیں ہوگا، یہ جو کہا جاتا ہے کہ جی ہم اس لئے نہیں لکھتے ہیں کہ وہ کاغذ ہم سے کہیں گر نہ جائے، تو کہیں بے ادبی نہ ہو جائے، تو بھئی! کیوں گرے گا، تم مسلمان ہو، اللہ کا نام لکھا ہے تم سے کیوں گرے گا؟ اگر خدانخواستہ گر جائے تو فوراً اٹھالیں، دیکھیں پانچ روپے کا سکہ، دس روپے کا نوٹ آپ سے نہیں گرتا، اور اگر وہ گر جائے تو اٹھاتے ہیں یا نہیں؟ اٹھاتے ہیں، صاف کر کے جیب میں ڈالتے ہیں، اللہ کا نام گرا ہوا ہو اور نہ اٹھائیں تو معلوم ہوا اُس کے

❶ سنن الترمذی: أبواب تفسير القرآن، باب: ومن سورة النساء، رقم الحديث: ۳۰۲۰

دل میں اللہ کے نام کی محبت نہیں ہے، اگر عظمت ہوتی وہ کبھی اس کو گرنے نہ دیتا، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا آپ نے جتنے مشرکین کو خطوط لکھے تو آپ نے ان کے شروع میں ''بسم اللہ'' لکھا، حالانکہ آپ وہ خط غیر مسلم کو لکھ رہے ہیں، آج تو مسلمان عموماً اپنے مسلمان بھائی کو خط لکھتا ہے، اپنی کاپی میں تحریر لکھتا ہے، آپ نے غیر مسلموں کو لکھا تب بھی بسم اللہ لکھا، حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط قرآن میں ہے:

﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ (النمل: ۳۰)

ترجمہ: وہ سلیمان کی طرف سے آیا ہے اور وہ اللہ کے نام سے شروع کیا گیا ہے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

ملکہ بلقیس کو خط لکھ رہے ہیں، حالانکہ اُس وقت وہ مسلمان نہیں تھیں، اور سلیمان علیہ السلام نے آغاز کس سے کیا؟ بسم اللہ سے کیا! تو بحر حال ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے کریں۔

93......دوسروں کی جگہوں پر نہ بیٹھیں

پیارے بچو! جو جگہ استاذ نے آپ کے لیے مقرر کی ہے اسی جگہ پر بیٹھنے کا اہتمام کیا کرو، دوسروں کی جگہوں پر نہیں بیٹھنا چاہیے، بعض بچے گپ شپ کے لیے کبھی ایک جگہ اور کبھی دوسری جگہ، کبھی ایک ساتھی کے پاس، کبھی دوسرے ساتھی کے پاس، خود ایک جگہ سپارہ دوسری جگہ، یہ عمل درست نہیں، یہ سست اور لاپرواہونے کی علامت ہے، ایسے بچے کامیاب نہیں ہوتے، اس سے بچنا چاہیے، اس سے استاذ کو بھی تکلیف ہوتی ہے، جب طالب علم اپنی جگہ پر موجود نہ ہو تو استاذ پوچھتا ہے، بھائی! فلاں کہاں ہے، کیوں نہیں آیا؟ جبکہ وہ آیا ہوتا ہے، اپنی جگہ پر نہ بیٹھنے کی وجہ سے استاذ کو پوچھنا پڑتا ہے۔ اسی طرح بسا اوقات دوسرے کی جگہ سے کوئی چیز آگے پیچھے ہو جائے تو اُس کا الزام بھی لگ جاتا ہے۔

94......مسجد کے آداب کالحاظ رکھیں

پیارے بچو! مسجد کے آداب کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے،کوشش کریں مسجد آتے ہوئے خوشبو استعمال کریں،خوشبو لگا کر آئیں،بدبودار چیزیں جیسے کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئیں،اسی طرح نسوار،گٹکا،پان وغیرہ کھا کر نہ آئیں،اسی طرح پسینہ والے کپڑوں کے ساتھ جن سے پسینہ کی بدبو یا کسی اَور چیز کی بدبو آرہی ہو ایسے کپڑوں کے ساتھ مسجد نہ آئیں،مسجد میں بلند آواز سے ایک دوسرے کو نہ پکاریں،مسجد میں نہ بھاگیں،پاؤں کو قبلے کی طرف پھیلا کر نہ بیٹھیں،مسجد میں کسی کی غیبت نہ کریں،غیبت کرنا تو ویسے بھی کبیرہ گناہ ہے،اللہ کے گھر میں غیبت کرنا اور سخت ہے،لہذا ان امور سے بچنا چاہیے،ہمیں مسجد کی صفائی کا خیال کرنا چاہیے،مسجد اللہ تعالی کا گھر ہے،جیسے ہم اپنے گھروں کی صفائی کا خیال کرتے ہیں،اسی طرح مسجد کی صفائی کا خیال کرنا ہم مسلمانوں کی ذمہ داری ہے،بعض بچے آتے ہیں چھالیا کھا کے مسجد میں پھینک دیتے ہیں،اب وہ چھالیے کے جو دانے ہوتے ہیں اِن پہ کسی کا پاؤں آجائے تو بڑی تکلیف ہوتی ہے،خاص طور پر آدمی سجدے میں جاتا ہے جب پیشانی پر یا گھٹنوں کے نیچے وہ چھالیہ کا دانا آجائے تو سجدہ کرنے والے کو بڑی تکلیف ہوتی ہے،تو اس کے دل سے آپ کے لیے بددعاء نکلے گی،اس لیے اگر چھالیہ وغیرہ ہو تو اُسے کچرا دان میں ڈالیں، مسجد میں کوئی کوڑا کٹ ہو تو،اِسے اٹھا کر جیب میں ڈال دیں بعد میں باہر پھینک دیں، اگر ہر بچہ اس پر عمل کرے تو مسجد صاف رہے گی،اس سے اللہ پاک ہم سے خوش ہوگے اور ہمارے علم وعمل میں برکت ہوگی۔

95......غسل کے وقت دس آداب کی رعایت رکھیں

ا۔غسل خانے میں پہلے بایاں پاؤں داخل کریں۔

۲۔غسل کرنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھولیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ. ❶

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ابتداء میں دونوں ہاتھ دھوتے۔

۳۔اگر جسم پر کوئی ظاہری گندگی لگی ہو تو اُسے دور کریں۔ ❷

۴۔سنت کے مطابق وضو کریں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ إِذَااغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ. ❸

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ابتداء میں دونوں ہاتھ دھوتے، پھر ایسا ہی پورا وضو فرماتے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

۵۔بقدرِ ضرورت پانی استعمال کریں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُجْزِءُ مِنَ الْوُضُوءِ مُدٌّ، وَمِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ. ❹

ترجمہ: وضو میں ایک مُد اور غسل میں ایک صاع کافی ہے۔

۶۔سب سے پہلے سر پر پانی ڈالیں، پھر دائیں طرف اور پھر بائیں طرف جسم پر پانی ڈالیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

❶صحيح البخاری: كتاب الغسل ، باب الوضو قبل الغسل،رقم الحديث: ۲۴۸

❷صحيح البخاری: كتاب الغسل ، باب الوضو قبل الغسل،رقم الحديث: ۲۴۸

❸صحيح البخاری: كتاب الغسل ، باب الوضو قبل الغسل،رقم الحديث: ۲۴۸

❹سنن ابن ماجه: كتاب الطهارة، باب ماجاء فی مقدار الماء للوضوء، رقم الحديث: ۲۷۰

كُنَّا إِذَا أَصَابَتْ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ، أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الأَيْمَنِ، وَبِيَدِهَا الأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الأَيْسَرِ. ❶

ترجمہ: ہم میں سے جب کسی کو جنابت لاحق ہوتی تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا، پھر ہاتھ میں پانی لے کر داہنی طرف اور دوسری مرتبہ پانی لیکر بائیں طرف بہاتا۔

۷۔قبلہ رخ ہو کر غسل نہ کریں۔

۸۔اپنے جسم کو خوب ملیں تاکہ پورے جسم پر پانی پہنچ جائے اور کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

۹۔غسل کے دوران کسی سے بات چیت نہ کریں اور نہ ہی کسی کے سلام کا جواب دیں اور نہ کوئی ذکر یا دعا پڑھیں۔

۱۰۔غسل خانے سے نکلتے وقت پہلے دائیں پاؤں باہر نکالیں۔

96......کپڑے پہنتے وقت آٹھ آداب کی رعایت رکھیں

پیارے بچو! لباس کے آٹھ آداب ہیں، لباس پہنتے وقت ان آداب کی رعایت رکھیں:

۱۔صاف ستھرے کپڑے پہنیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ اپنے کپڑوں کا پاک رکھو۔(المدثر:۴)

۲۔جمعہ کے دن نیا کپڑا یا دُھلا ہوا کپڑا پہنیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا لَبِسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ❷

ترجمہ: جب آپ کو نیا کپڑا میسر ہوتا تو اسے جمعہ کے دن پہنتے۔

❶صحيح البخارى: كتاب الغسل، باب من بدأ بشق رأسه الأيمن فى الغسل، رقم الحديث:۲۷۷

❷شرح السنة للبغوى: كتاب اللباس، باب مايقول إذالبس ثوباجديدا، ج۱۲ ص۴۴ رقم الحديث:۳۱۱۴

۳۔ کپڑوں کو ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکائیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِى النَّارِ❶.

ترجمہ: ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

۴۔ کپڑا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کریں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ.❷

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تو داہنی طرف سے شروع کرتے۔

۵۔ نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا جو نام ہوتا یعنی پگڑی، کرتا، ازار، چادر وغیرہ وہ نام لیتے اور پھر فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.❸

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے کہ تو نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا، اے اللہ میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی کا طلب گار ہوں (کہ یہ کپڑا میرے بدن پر عافیت سے

❶صحيح البخاري: كتاب اللباس، باب ما أسفل من الكعبين فهو فى النار، رقم الحديث: ۵۷۸۷

❷سنن الترمذی: أبواب اللباس، باب ما جاء فى القمص، رقم الحديث: ۱۷۶۶

❸سنن أبى داود: كتاب اللباس، رقم الحديث: ۴۰۲۰

رہے اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے) اور تجھ سے اس چیز کی بھلائی چاہتا ہوں جس کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے (یعنی یہ کہ میں یہ کپڑا پہن کر تیری اطاعت کروں) اور میں اس کپڑے کی برائی اور اس چیز کی برائی کی جس کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے تیری پناہ چاہتا ہوں (یعنی یہ کہ میں کپڑا پہن کر کوئی گناہ نہ کروں۔)

۶۔ عام کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَانِی هٰذَاالثَّوْبَ وَرَزَقَنِیهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی، وَلاقُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❶

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

۷۔ کپڑا اتارتے وقت دائیں طرف سے شروع کریں:

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لنگی پہنتے ہوئے دیکھا کہ ان کی لنگی کے اگلے حصے کا کنارہ پاؤں کی پشت کے قریب تھا اور پیچھے سے کچھ اوپر تھا، تو میں نے پوچھا کہ آپ اس طرح کیوں لنگی پہنتے ہو؟ تو فرمایا:

رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْتَزِرُهَا. ❷

ترجمہ: میں اللہ کے رسول کو اس طرح لنگی پہنتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۔ لباس اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں "**بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ**"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سِتْرٌ بَیْنَ أَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِی آدَمَ أَنْ یَقُولَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ إِذَا

❶ سنن أبي داود: كتاب اللباس، رقم الحديث: ۴۰۲۳

❷ سنن أبى داود: كتان اللباس، باب فى قدر موضع الإزار، رقم الحديث: ۴۰۹۶

أَرَادَ أَنْ يَطْرَحَ ثِيَابَهُ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. ❶

ترجمہ: مسلمان شخص کا کپڑے نکالتے وقت یہ دُعا ''بِسْمِ اللَّهِ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ'' پڑھنا جنات کی آنکھوں اور انسان کے ستر کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے۔

97......معذرت کرنا سیکھیں

پیارے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً معافی مانگو کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، استاذ کی نافرمانی ہوگئی تو فوراً معذرت کرلیں، اور کہیں استاذ جی! آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا، والدہ کی نافرمانی ہوگی تو والدہ سے معافی مانگیں، والد کی نافرمانی کی تو والد سے معافی مانگیں، بڑے بہن بھائیوں کی بات نہیں سنی تو اِن سے معذرت کریں، بچپن ہی سے غلطی پر معذرت کی عادت بنائیں، اس سے عزت کم نہیں ہوگی آپ کی عزت اور بڑھ جائے گی، معافی مانگ کر کبھی کوئی ذلیل نہیں ہوتا، تکبر کرکے کوئی عزت نہیں پاتا، جب بھی انسان معافی مانگتا ہے اللہ تعالی اِس کی عزت کو بڑھا دیتا ہے، اللہ کے ہاں بھی عزت بڑھ جاتی ہے اور مخلوق کے ہاں بھی، اس لیے جب بھی کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً معذرت کرلو، اِس دوران لب ولہجہ میں نرمی ہو، مزاج میں سنجیدگی وعاجزی ہو اور دوبارہ نہ کرنے کا عزم ہو۔

98......کسی سے سوال نہ کریں

پیارے بچو! یہ اپنی عادت بنادو کہ کسی سے کچھ نہیں مانگنا، کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا، آج ہوتا کیا ہے بچہ کبھی چچا سے مانگ رہا ہے، تایا سے مانگ رہا ہے، دادا سے مانگ رہا ہے، نانا سے مانگ رہا ہے، کسی مجلس میں چچا یا دادا کے پاس کھلے پیسے نہیں ہوتے تو

---

❶ عمل اليوم والليلة لإبن النسي: باب مايقول إذاخلع ثوباب الغسل أونوم، ص ۲۴۰، رقم الحديث: ۲۷۳

اب وہ کہتا بھی ہے بیٹا نہیں ہے، بعد میں دے دوں گا، لیکن بچے کہاں بات سمجھتے ہیں، بھری مجلس میں انسان کی رسوائی ہوجاتی ہے، پھر وہ جس جس سے مانگتا ہے تو ان کی نظروں میں وہ گرجاتا ہے، وہ جا کر بتاتے ہیں فلاں کا بچہ تو سب سے مانگتا ہے، تو اس سے انسان کی عزت، اہمیت اور وقار گرجاتا ہے، اور لوگ لعن طعن اس کے ماں باپ کو کرتے ہیں کہ ماں باپ نے تربیت ٹھیک نہیں کی، اگر تربیت اچھی ہوتی تو یہ بچہ کسی سے نہ مانگتا، اِس سے آپ کے والدین اور اساتذہ کی رسوائی ہوگی، اس لئے پیارے بچو! کسی سے کچھ نہیں مانگا کرو، کوئی ضرورت ہو تو صرف اللہ سے مانگو، غیر اللہ کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاؤ، انسان جس سے مانگتا ہے اُس کی نظر میں گرجاتا ہے، آج وہ دے گا کل احسان جتلائے گا، ایک صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، کہا: یا رسول اللہ! ایسا عمل بتاؤ، اللہ بھی مجھ سے محبت کرے، سارے کائنات کے انسان بھی مجھ سے محبت کریں، میں سب کا محبوب بن جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ. [1]

ترجمہ: دنیا سے بے رغبتی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، دنیا والوں کے ہاتھ میں جو پیسہ دولت ہے اس کی طرف توجہ نہ کرو وہ بھی تم سے محبت کریں گے۔

اس لئے انسان چاہے کہ سب اُس سے محبت کریں تو دوسروں کی دولت کی طرف کوئی نگاہ نہیں رکھنی چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو ایک وصیت فرمائی تھی کہ تم کسی سے سوال مت کرو، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اگر سواری پہ ہوتے اور ان کے ہاتھ سے کوڑا اگر جاتا تو سواری سے اترتے کوڑا خود اٹھاتے تھے، کسی کو نہیں کہتے

[1] سنن ابن ماجة: كتاب الزهد، باب الزهد في الدنيا، رقم الحديث: ۴۱۰۲

تھے کہ کوڑا اٹھا کر دو، حضور کی وصیت کی جہ سے ساری زندگی کسی سے سوال نہ کیا۔ ❶

99......سونے سے پہلے سورہ واقعہ پڑھنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! اسورہ ملک کے ساتھ ساتھ سورہ واقعہ پڑھنے کا بھی اہتمام کریں، اور گھر والوں کو بھی بتائیں کہ مغرب کے بعد اس سورت کے پڑھنے سے انسان فقر وفاقہ اور تنگدستی سے محفوظ رہتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔ حضراتِ صحابہ کرام خود بھی اہتمام کرتے تھے، اور اپنی اولاد کو بھی اِس کی وصیت کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مرض وفات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کے لئے تشریف لے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''مَا تَشْتَكِي؟'' آپ کو کیا تکلیف ہے؟ تو فرمایا: ''ذُنُوبِي'' اپنے گناہوں کی تکلیف ہے، پھر پوچھا: ''فَمَا تَشْتَهِي؟'' آپ کی کیا خواہش ہے؟ تو فرمایا: ''رَحْمَةَ رَبِّي'' یعنی اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''أَلَا آمُرُ لَکَ بِطَبِيبٍ؟'' میں آپ کیلئے کسی طبیب کو بلاتا ہوں، تو فرمایا: ''اَلطَّبِيبُ أَمْرَضَنِي'' مجھے طبیب ہی نے بیمار کیا ہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں، تو فرمایا: ''لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ'' مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجیے، وہ آپ کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا، تو فرمایا: ''أَتَخْشَى عَلَى بَنَاتِي الْفَقْرَ؟'' کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے میں یہ فکر ہے کہ وہ فقر وفاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی، مگر مجھے یہ فکر اس لئے نہیں کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورہ واقعہ پڑھا کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

---

❶ صفة الصفوة: ترجمة: أبو بكر الصديق، ج ١ ص ٩٦

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا. ❶

ترجمہ: جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

100......رات کو سوتے وقت کلماتِ استغفار پڑھیں

پیارے بچو! فجر کی نماز کے بعد اور مغرب کے بعد کلماتِ استغفار پڑھنے کا اہتمام کرو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی فجر اور مغرب کے بعد (نماز کی) جگہ سے اٹھنے سے پیشتر اور پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی جس طرح التحیات کے لئے بیٹھنا ہے اسی ہیئت کے ساتھ) ان کلمات کو پڑھے ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ،لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، نہ اس کا کوئی شریک ہے، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور اسی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہی (جسے چاہتا ہے) زندہ رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے موت دے دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ''كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ'' تو اس کے لئے ہر ایک بار کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ''وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ'' اور اس کے دس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں ''وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ'' اور اس کے (مرتبے کے) دس درجے بلند کردیئے جاتے ہیں، ''وَكَانَتْ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ، وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' اور یہ کلمات اس کے لئے ہر بری چیز اور شیطان مردود سے امان کا باعث بن جاتے ہیں (یعنی نہ تو اس پر کسی دینی دنیاوی آفت وبلا کا اثر ہوتا ہے اور نہ مردود شیطان اس پر حاوی ہوتا ہے اور شرک

❶ تاريخ مدينة دمشق لإبن عساكر: ترجمة: عبد اللّٰه بن مسعود، ج۳۳ ص ۱۸۶/ أسد الغابة: ج۳ص ۳۸۱/ تهذيب الأسماء واللغات: ج ۱ ص ۲۹۰/ تفسير ابن كثير: ج۷ص ۵۱۲

کے علاوہ کوئی گناہ (توفیق استغفار اور رحمت پروردگار کی وجہ سے) اسے ہلاکت میں نہیں ڈالتا (یعنی اگر شرک میں مبتلا ہو جائے گا تو پھر اس عظیم عمل کی وجہ سے بھی بخشش نہیں ہوگی) ''وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا، إِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ'' اور وہ آدمی عمل کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا سوائے اس آدمی کے جو اس سے زیادہ افضل عمل کرے گا، یعنی (یہ اس آدمی سے تو افضل نہیں ہو سکتا جس نے یہ کلمات) اس سے زیادہ کہے ہوں۔ ❶

101 ......نیا کپڑا پہنتے وقت مسنون دعا کا اہتمام کریں

پیارے بچو! جب آپ نئے کپڑے پہنیں تو مسنون دعا کا اہتمام کریں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھ لے:

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی كَسَانِی هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّی، وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❷

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

اور کوشش کریں کہ نیا کپڑا جمعہ والے دن پہنیں، جمعہ کا دن سید الایام ہے، اور ساتھ یہ مسنون دعا پڑھیں، یہ کتنی مختصر دعا ہے، اور اتنی فضیلت ہے کہ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

---

❶ مسند أحمد: حديث عبدالرحمن بن غنم الأشعری، ج۲۹ ص ۵۱۲، رقم الحديث: ۱۷۹۹۰/قال الهيثمی رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير شهر بن حوشب وحديثه حسن، انظر: مجمع الزوائد: كتاب الأذكار، باب مايقول بعد صلاة الصبح والمغرب، ج۱۰ ص ۱۰۷، ۱۰۸، رقم الحديث: ۱۶۹۵۶/قال الألبانی: حسن لغيره، انظر: صحيح الترغيب والترهيب: ج ۱ ص ۳۲۳، رقم الحديث: ۴۷۷

❷ سنن أبي داود: كتاب اللباس، رقم الحديث: ۴۰۲۳

102......آتش بازی اور فضول اشیاء کے خریدنے سے گریز کریں

پیارے بچو! آتش بازی اور فضول اشیاء خریدنے سے گریز کریں، بعض بچے شادی بیاہ میں، رسم ورواج میں، شب براءت کی راتوں میں یا اسی طرح نئے سال کی رات یعنی ۳۱ دسمبر گزرنے کے بعد جو یکم جنوری کی رات آتش بازی اور لہو ولعب میں گزار دیتے ہیں، آتش بازی سے بیمار، بچے اور بوڑھوں کے آرام وسکون میں خلل آتا ہے، ان بم اور پٹاخوں کی آواز سے بسا اوقات بچے ڈر جاتے ہیں، بیماروں اور چھوٹوں کے لیے یہ بہت ہی اذیت کا سبب ہے، آپ کو والدین ان کاموں کے لیے پیسے نہیں دیتے کہ ان پیسوں سے آپ لوگوں کو اذیت دیں، ایسا بچہ جو لوگوں کے لیے اذیت کا سبب بنے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا، محلے میں ہر دوسرا ایسے بچے کو بدعاء دیتا ہے، اور یہ بچہ معاشرے میں والدین کے لیے بدنامی کا ذریعہ ہوتا ہے کہ والدین نے اس کی کوئی تربیت نہیں کی، اس کو کچھ پڑھایا نہیں، آج یہ لوگوں کے لیے اذیت کا سبب بنا ہوا ہے۔ جو بچہ بچپن ہی سے ان بم پٹاخوں کو خریدتا ہے اور استعمال کرتا ہے پھر آگے بڑھتے بڑھتے وہ بڑے بڑے آلات اور ایسی چیزوں کا استعمال اپنی زندگی میں لے آتا ہے جو دوسروں کے خون خرابہ کا اور ان کے مال لوٹنے کا اور ان کی جانوں کے ضیاع کا سبب بن جاتا ہے، اس لیے پیارے بچو! آتش بازی سے مکمل طور پر اجتناب کرو، اور جو بچے ان فضول اشیاء کو خریدتے ہیں لوگوں کو اذیت دیتے ہیں ان کے ساتھ دوستی نہ رکھو۔

103......اندھیرے میں رات کو باہر نہ جائیں

پیارے بچو! آپ میں جو کم عمر بچے ہیں وہ تو رات مغرب کے بعد باہر نہ جائیں، اور جو بڑے ہیں وہ بھی عشاء کے بعد بلاضرورت کے باہر نہ جائیں، بعض آوارہ بچے ہوتے

ہیں جو رات دیر تک باہر ہوتے ہیں ایسے بچوں کے ساتھ دوستی نہ رکھیں، بسا اوقات بچوں کا رات دیر تک باہر رہنا بہت سے خطرات کا باعث بن جاتا ہے، بعض بچے خوبصورت ہوتے ہیں وہ نظر بد کا ذریعہ بن جاتے ہیں، یا کسی ایسے راستے سے گزرنے کی وجہ سے وہ سحر، جادو اور مختلف جنات کے ان کے ساتھ لگ جانے کا خطرہ ہوتا ہے، اس لیے پیارے بچو! عشاء کے بعد بلاضرورت باہر نہ جائیں، اگر ضرورت ہو تو مسنون دعائیں پڑھ کر کسی بڑے کے ہمراہ جائیں۔

104......سر کے بالوں سے متعلق چھ آداب

پیارے بچو! نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر سر پر تیل لگالیا کرو، اور پھر کنگھی کرلو، بغیر تیل کے بال بکھرے ہوتے ہیں تیل اور کنگھی سے خوبصورتی اور وقار بڑھ جاتا ہے، بسم اللہ پڑھ کر سر پر تیل لگائیں۔

سر کے بالوں سے متعلق چھ آداب کی رعایت رکھیں:

ا۔سر کے بالوں میں تیل لگائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِه.❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر کثرت سے تیل لگایا کرتے تھے۔

۲۔بالوں کو کنگھی کریں اور داہنی طرف سے ابتداء کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ، فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ،

❶شعب الإيمان: فصل في إكرام الشعر و تدهينه وإصلاحيه، ج ۸ ص ۴۲۸، رقم الحديث: ۶۰۴۴

وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.❶

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اچھی چیز میں دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے، جوتا پہننے، کنگھی کرنے اور پاکی حاصل کرنے میں اور دیگر تمام امورِ خیر میں۔

۳۔ بالوں کی صفائی ستھرائی اور کنگھی کا اہتمام کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ.❷

ترجمہ: جو اپنے بال رکھے تو ان بالوں کا اکرام بھی کرے۔

یعنی بالوں کو اچھی طرح رکھے کہ تیل لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بال بڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روزانہ کنگھی کرنے کی تلقین فرمائی۔

۴۔ سر کے کچھ بال بڑے اور کچھ چھوٹے رکھنا درست نہیں، ہر طرف سے برابر بال رکھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا:

نَهَى عَنِ الْقَزَعِ.❸

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

قزع کیا ہے؟ قزع کہتے ہیں کہ سر کے بعض حصہ کو مونڈا جائے اور بعض حصے کو چھوڑ دیا جائے۔

یہ فساق وفجار اور ناچنے گانے والوں کی علامت ہے، وہ اس طرح کے چھوٹے بڑے بال رکھتے ہیں، یہ اسلامی طریقہ نہیں، بلکہ فاسق وفاجر اور بے دین لوگوں کا طریقہ ہے۔

❶صحيح البخاري: كتاب الوضو، باب التيمن في الوضوء والغسل، رقم الحديث: ۱۶۸

❷سنن أبي داود: كتاب الترجل، باب في إصلاح الشعر، رقم الحديث: ۴۱۶۳

❸صحيح البخاري: كتاب اللباس، باب القزع، رقم الحديث: ۵۹۲۱

۵۔سر کے بال کتروانے یا منڈوانے میں داہنی طرف سے ابتداء کریں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنَ. ❶

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اچھی چیز میں دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے۔

٦۔گرے ہوئے یا کٹے ہوئے بالوں کو دفن کر دیں۔

105......اپنے قریبی رشتہ داروں سے متعارف رہیں

پیارے بچو! جو آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں ان کے پاس آنا جانا رکھیں، ان سے محبت ہو، چھٹی والے دن ان کے پاس جائیں، آج کی نئی نسل قریبی رشتہ داروں سے واقف ہی نہیں، خاص طور پر جو رشتے دار گاؤں میں رہنے والے ہیں، دور کے رہنے والے اُن کو پتہ ہی نہیں ہوتا یہ ہمارا تایا ہے، یہ پھوپھی کا بیٹا ہے، یہ چچا کا بیٹا ہے اور یہ خالہ زاد ہے، یہ ماموں زاد ہے، آج کے بچے رشتوں سے واقف ہی نہیں، صرف اپنا پتہ ہے، ماں باپ کا پتہ ہے، گھر کا پتہ ہے، موبائل کا پتہ ہے، باقی کسی چیز کا نہیں پتا، پیارے بچو! قریبی رشتہ داروں سے واقف رہیں، کوئی گھر پہ مہمان آئے تو والدین سے پوچھیں یہ کون ہے، ہمارا ان کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ پھر اُن سے واقف ہو کر ہر ایک کا اکرام اُن کے درجہ کے مطابق کریں۔

106......کھانے پینے کے آداب کا خیال رکھیں

پیارے بچو! کھانے پینے میں آداب کا خیال رکھیں، جب کھانا کھائیں تو بسم اللہ پڑھ کر، چھوٹے چھوٹے لقمہ بنا کر اپنے سامنے سے کھائیں، دوسروں کے سامنے سے نہ کھائیں اور نہ کچھ اٹھائیں، نہ کھانے کی پلیٹ کو گھمائیں، اور نہ پلیٹ کے درمیان

❶ صحيح البخاري: كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، رقم الحديث: ١٦٨

سے کھائیں، عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ جب کھانے کے لئے بچے بیٹھتے ہیں والدین کے ساتھ، یا کسی دعوت میں تو اپنے سامنے سے نہیں کھاتے دوسروں کے سامنے سے اٹھاتے ہیں، پلیٹ میں اگر بوٹیاں پڑی ہیں تو وہ والدین کے لئے، بزرگوں کے لئے ہیں، تو اُسے فوراً اٹھا لیتے ہیں، اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں، یہ عادت اچھی نہیں ہے، آپ کھانے پینے کے آداب سیکھیں، آداب یہ ہیں کہ دوزانو بیٹھیں، ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھیں، اپنے سامنے سے کھائیں، بڑے بڑے نوالے نہ بنائیں، بڑے بڑے نوالے یہ حرص کی علامت ہے، بڑے بڑے نوالے منہ میں ڈال رہا ہے، چھوٹا سا لقمہ جتنا آپ کا منہ ہے اتنا لقمہ لیں، کھانا ختم نہیں ہوگا، کھانا بہت ہے، اللہ رب العزت کھانے میں برکت ڈال دیتے ہیں، اسی طرح جب کھانے کی طلب ابھی باقی ہو کھانا چھوڑ دیں، بعض بہت زیادہ کھاتے ہیں، پھر وہ کھانا الٹی ہو جاتا ہے، اتنا کھایا کریں کہ ابھی بھوک آپ کی باقی ہو آپ کھانا چھوڑ دیں، اور جب تک بھوک نہ لگے کھانا نہ کھائیں اور کھانے کے اوپر کبھی کھانا نہ کھائیں، ایک دفعہ کھالیا اب اگر کوئی بڑی لذیز چیز بھی لے آئے دوبارہ ہرگز نہ کھائیں، کھانے پر جب آدمی کھانا کھاتا ہے اس کا نقصان ہوتا ہے، وہ کھانا ہضم نہیں ہوتا، اسی سے بیماریاں لگتی ہیں، عموماً جو بیماریاں ہیں یہ زیادہ کھانے اور بے وقت کھانے اور مرچ مصالحے والے باہر کے کھانوں سے لگتی ہیں، اس لئے گھر کا سادہ کھانا کھائیں، اور بھوک جب لگے اُس وقت کھائیں، خوب چبا کر کھائیں ، جب کھانا کھا چکیں تو انگلیاں چاٹ کر ہاتھ دھولیں اور تولیہ سے پونچھ لیں، یہ آداب ہیں۔

107...... مستحب طریقہ پر ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹیں

پیارے بچو! جب ناخن کچھ بڑھ جائیں تو فوراً کاٹ لیں، ورنہ ان میں میل کچیل جمع

ہوجاتی ہے، ناخن کاٹنے کا مسنون وقت تو جمعہ کا مبارک دن ہے، جب کہ ہفتے میں کسی بھی دن ناخن کاٹے جاسکتے ہیں، اور ناخن چالیس دن تک نہ کاٹنا مکروہ تحریمی ہے، اور ناخن پورے کے پورے کاٹنے چاہیے، کچھ کاٹ کر باقی کو چھوڑ دینا درست نہیں ہے۔ ناخن کاٹ کر گندی جگہ پر نہ پھینکیں، اور مستحب طریقہ پر ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹیں:

مستحب طریقہ یہ ہے سب سے پہلے دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی تک کاٹے، اس کے بعد بائیں ہاتھ میں چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے تک ناخن کاٹیں، آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹیں اور پاؤں میں دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں، یہ مستحب عمل ہے۔

108......سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے ''اللہ اکبر'' اور اترتے ہوئے ''سبحان اللہ'' کہیں

پیارے بچو! جہاں کہیں بھی ہو اور آپ کو سیڑھیوں پر، پہاڑ پر یا بلندی پر چڑھنا پڑے تو ''اللہ اکبر'' پڑھیں، اور جب نیچے اترنا ہو تو ''سبحان اللہ'' کہا کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا وہ سفر پر جانا چاہ رہا تھا، کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.[1]

[1] سنن ابن ماجه: كتاب الجهاد، باب فضل الحرس والتكبير فى سبيل اللّٰه، رقم الحديث: ٢٧٧١

ترجمہ: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی اور ہر بلندی پر تکبیر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. ❶

ترجمہ: جب ہم بلندی پر چڑھتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے اور جب اترتے تو ''سبحان اللہ'' کہتے۔

109......استاذ سے کوئی چیز لینے دینے کے آداب کا لحاظ رکھیں

پیارے بچو! استاذ اگر کوئی چیز پکڑا دے تو دائیں ہاتھ سے پکڑیں، اگر استاذ کوئی چیز دے تو دایاں ہاتھ سے لیں، قاعدہ، سپارہ یا کوئی کتاب ہو تو کھول کر استاذ کی خدمت میں پیش کریں، ہاتھ سے استاذ کی طرف اشارہ بھی نہ کریں اور نہ ہی اتنا قریب ہوں کہ بدن کا کوئی حصہ لگ جائے، استاذ کو اگر قلم پکڑائیں تو قلم کا ڈھکنا کھول کر دیں، اگر نماز کے لئے مصلی وغیرہ پیش کرنا ہو تو کھول کر پیش کریں۔

استاذ کی موجودگی میں جائے نماز پر نہ بیٹھیں، اور نہ اس پر نماز پڑھیں، اگر استاذ اٹھے تو تمام لوگوں سے پہل کرتے ہوئے جائیں اور جائے نماز کو اٹھا لیں، جب استاذ جانے لگے تو جوتے ان کے سامنے پہننے کے لئے تیار کر کے رکھ دیں۔ ایسے طلباء کے لئے اساتذہ کے دل دعائیں کرتے ہیں، طلباء کو کہنا نہیں پڑتا، اساتذہ خود ان کے حق میں دعا گو رہتے ہیں۔

110......چھٹی کے وقت گھر کے کاموں میں والدین کے ساتھ ہاتھ بٹائیں

پیارے بچو! آپ کو چاہیے کہ چھٹی کے بعد یا چھٹی والے دن میں گھر کے کاموں میں بچے والد اور بھائیوں کے ساتھ اور بچیاں والدہ اور بہنوں کے ساتھ ہاتھ بٹائیں،

❶ صحيح البخاري: كتاب الجهاد السير، باب التسبيح إذا هبط واديا، رقم الحديث: ٢٩٩٣

یعنی گھر کے جو افراد ہیں بہن بھائی، والدین ان کے ساتھ ہاتھ بٹائیں، ان کے ساتھ کام کریں، باوجود ضرورت کے والد کے ساتھ، بھائی کے ساتھ کام میں ہاتھ نہ بٹانا، گھر کے کاموں کو نظر انداز کر دینا یہ عمل درست نہیں، کام میں ہاتھ بٹائیں اس سے والدین خوش ہوگے، آپ کو دعائیں دیں گے، والدین سے دعائیں لینے کی کوشش کریں، دعائیں لی جاتی ہیں زبردستی کروائی نہیں جاتی، یعنی آپ اِس انداز اور حسن سلوک سے پیش آئیں، اس قدر خدمت کریں کہ والدین دعائیں دینے پر مجبور ہو جائیں، یہ دعائیں آپ کو اس مقام تک پہنچا سکتی ہیں جہاں انسان محنت اور مال دولت سے نہیں پہنچ سکتا۔

محمد زاہد مخدومی منصورہ کے قریب ایجوکیشن ٹاؤن میں رہتے ہیں، ریٹائرڈ انجینئر ہیں، انہوں نے بتایا کہ ناظم آباد کراچی میں ان کی بیگم کے تین قریبی رشتہ دار بھائی رہتے ہیں، ان کے چھوٹے چھوٹے کاروبار تھے اور انہیں بہت آسودگی حاصل نہ تھی، سوء اتفاق کہ چند سال پہلے ان کی والدہ فالج کے عارضے میں مبتلا ہو کر صاحبِ فراش ہوگئی، تینوں بھائی چونکہ کاروباری آدمی تھے اور بہت مصروف رہتے تھے، اس لئے چھ چھ ہزار روپے تنخواہ دے کر انہوں نے دو نرسوں کا انتظام کیا جو سارا دن ان کی والدہ کی خبر گیری کرتی تھیں، وہ خود بھی والدہ کا بہت خیال رکھتے اور ان کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کرتے تھے۔

والدہ کی بیماری اور علاج معالجے کا سلسلہ ڈھائی تین سال تک جاری رہا، نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی مالیات پر شدید بوجھ پڑا، کاروبار تباہ ہو گیا، وہ مقروض ہو گئے حتی کہ جس مکان میں رہتے تھے، وہ بھی گروی رکھنا پڑا۔

لیکن پھر اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور سال ڈیڑھ سال میں حالات میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہوگئی، کاروبار میں برکت شروع ہوگئی اور پھر ان پر پیسہ بارش کی طرح برسا،

اب صورتِ حال یہ ہے کہ تینوں بہت خوش حال ہیں، تینوں کے الگ الگ مکان ہیں اور مجھے یقین ہے یہ سارا انقلاب اس لئے رونما ہوا کہ انہوں نے اپنی بیمار والدہ کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی اور اس سلسلے میں انہوں نے ایک وقت میں اپنی معیشت کو بھی خطرے میں ڈالنے سے دریغ نہیں کیا تھا۔ ❶

111......دائیں ہاتھ سے قرآن اور بائیں ہاتھ سے جوتے اٹھائیں

پیارے بچو! دائیں ہاتھ سے قرآنِ کریم اٹھائیں اور بائیں ہاتھ سے جوتے اٹھائیں، بعض بچے اِس ادب کا لحاظ نہیں رکھتے ،اور بائیں ہاتھ میں قرآن ،قاعدہ ،سپارہ اور دائیں ہاتھ میں جوتے لے کر چلتے ہیں، یہ نہایت نا مناسب ہے،اور بےادبی ہے۔ ہر اچھا کام دائیں ہاتھ سے کیا جاتا ہے، قرآن کریم کو دائیں ہاتھ میں رکھیں، سپارہ دائیں ہاتھ میں پکڑیں، جوتا بائیں ہاتھ میں ہو، قرآن کریم سینے کے ساتھ لگا ہو، جوتے کو نیچے لٹکا کے پکڑیں، بعض نے قرآن ،قاعدے اور جوتا کو ایک ہی ہاتھ میں پکڑا ہوتا ہے، اُسی ہاتھ میں سپارہ ہے اُسی میں جوتا ہے، یہ بےادبی کی بات ہے، دین انسان کو آداب سکھاتا ہے، چھوٹے چھوٹے آداب کا بھی لحاظ رکھیں، اِس سے علم میں برکت ہوتی ہے، حافظہ تیز ہوتا ہے اور معاشرے میں عزت ووقار میں اضافہ ہوتا ہے، اور باادب طالب علم کے لیے علم کی راہیں کھلتی ہیں، اور دین کا فیض پھیلتا ہے۔

112......دماغی صحت کے لیے تین چیزوں کا اہتمام کریں

پیارے بچو! دماغی صحت کا خیال کرنا انتہائی ضروری ہے، اپنے دماغ کی صلاحیتیں بڑھانے کے لیے تین چیزوں کا اہتمام کریں:

(۱) بادام کا (۲) سر کی مالش (۳) رات سوتے وقت نیم گرم دودھ۔

❶ مکافاتِ عمل: ص۳۴

بادام رات کو سات آٹھ دانے پانی میں ڈالیں صبح نہار منہ چھلکا اتار کے کھالیں۔اسی طرح ہر دوسرے تیسرے دن سر کی مالش کروائیں، منقع کا استعمال کریں، نیم گرم دودھ کا استعمال کریں، کھجور اور شہد کا استعمال کریں، خشک میوہ جات انسان کے دماغ کے لئے نہایت مفید ہیں، اسی طرح روزانہ کم از کم ایک اخروٹ کھائیں، دماغی صلاحیتوں میں اضافہ کے لئے مچھلی، ساگ اور پالک کا استعمال کریں، اس سے آپ کے معدہ اور دماغ دونوں کو فائدہ ہوگا۔

قوتِ حافظہ کے لئے سب سے اہم چیز گناہوں سے اپنے آپ کو بچانا ہے، علم کے لئے آفت نسیان ہے اور نسیان کا سبب معصیت ہے، جو گناہوں سے اور بدنظری سے بچتا ہے اُس کا حافظہ قوی رہتا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) امام وکیع رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) کے شاگرد ہیں، انہوں نے حضرت وکیع رحمہ اللہ کے سامنے حافظے کی شکایت کی، تو حضرت وکیع رحمہ اللہ نے ان کو وصیت فرمائی کہ گناہ چھوڑ دو، امام شافعی رحمہ اللہ اس واقعے کو اپنے شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

شَكَوْتُ إِلَى وَكِيعٍ سُوْءَ حِفْظِي   فَأَرْشَدَنِي إِلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي

وَأَخْبَرَنِي بِأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ   وَنُورُ اللّٰهِ لا يُهْدَى لِعَاصِي[1]

ترجمہ: میں نے امام وکیع رحمہ اللہ کے سامنے اپنے حافظے کی شکایت کی، تو آپ میری رہنمائی ترک گناہ کی طرف کی، اور مجھے بتلایا کہ علم نور ہے، اور اللہ کے نور کی طرف کسی گناہ گار کی رہنمائی نہیں کی جاتی۔

113......متشابہ آیات کی طرف خصوصی توجہ دیں

پیارے بچو! آپ میں جو حفظ کے بچے ہیں وہ متشابہ آیات کی طرف خصوصی توجہ دیں،

[1] ديوان الإمام الشافعي: العلم نور، ص ۵۴

ہر ہر متشابہ آیت کو ذہن میں رکھیں، اور آپس میں ایک دوسرے کو سنائیں، ایک دوسرے سے پوچھیں، یہ آیت اور کس کس مقام پر آئی ہے؟ اس طرح پوچھنے سے، دہرانے اور سنانے سے متشابہ آیات ذہین نشین رہیں گی، اور ساتھ ساتھ ان آیاتوں کی نشاندہی بھی کرتے ہیں اور فرق کو بھی یاد رکھیں، اس طرح توجہ دینے سے آپ کا حفظ بہت پختہ ہو جائے گا۔

114......کسی کا مذاق نہ اڑائیں

پیارے بچو! کسی کا مذاق نہ اڑائیں، عموماً بچوں میں دیکھا گیا کہ اگر کوئی بچہ چھوٹے قد والا ہو، کوئی بچہ موٹا ہو، کوئی بچہ نابینا ہو، کوئی لمبا ہو، ٹھگنا ہو، یا کوئی عضو زیادہ چھوٹا یا بڑا ہو تو دوسرے بچے عموماً اس کا مذاق اڑاتے ہیں، یا کوئی سادہ سا ہو اس کو سب تنگ کرتے رہتے ہیں، ایسا ہرگز نہ کریں، اس کو بھی اللہ تعالی نے پیدا کیا، اللہ تعالی کی تخلیق پر اعتراض نہ کریں، اس کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں، اور اللہ تعالی نے جو آپ کو متوازن اور صحت مند بنایا اِس پر اللہ کا شکرادا کریں، اللہ نہ کرے اگر آپ اندھے، بہرے، گونگے یا لنگڑے ہوتے تو پھر کیا کرتے؟ اگر اس وقت آپ کا کوئی مذاق اڑاتا تو آپ کو کتنی تکلیف ہوتی، اسی طرح دوسرے ساتھی کو بھی ہوتی ہے، ہم اللہ تعالی کا شکرادا کریں کہ اللہ نے ہمیں آنکھوں کی نعمت دی، کانوں کی نعمت دی، زبان کی نعمت دی، چلنے کے لئے اللہ نے قدم دیئے، اگر اللہ تعالی نے کسی کو معذور بنایا تو اِس میں بھی حکمت ہے، اس کا کبھی مذاق نہ اڑائیں، جو بچے اس طرح دوسروں کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ تعالی بسا اوقات اُن کو بھی اس تکلیف اور بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے، قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے اس سے منع کیا ہے کہ تم کسی کا مزاق اڑاؤ، کسی پر مت ہنسو، ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ کے ہاں تم سے کئی گنا بہتر ہو، سورۂ حجرات میں ہے:

﴿يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوالَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُواخَيْرًامِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًامِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُواأَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾(الحجرات: ۱۱)

ترجمہ:اے ایمان والو! نہ تو مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہے ہیں) خود ان سے بہتر ہوں، اور نہ دوسری عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہی ہیں) خود ان سے بہتر ہوں۔ اورتم ایک دوسرے کوطعنہ نہ دیا کرو، اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بہت بری بات ہے۔ اور جولوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں تو وہ ظالم لوگ ہیں۔

پیارے بچو! کسی کی چال ڈھال اور گفتگو میں نقل نہ اتاریں، یہ بہت نازیبا حرکت ہے،بعض بچے دوسروں کی ہنسی کی خاطر یا بسکٹ، کیک یا چھالیہ وغیرہ کی خاطر دوسرے اپنے بھائی کی نقل اتارتے ہیں، ایسا ہرگز نہ کریں، اگر تمہیں کوئی بہت بڑی رقم اور لالچ بھی دے تب بھی ایسی نازیبا حرکت نہ کریں، اصل اعتبار صورت کا نہیں سیرت کا ہے، اللہ تعالی کے ہاں معزز انسان وہ نہیں جو خوبصورت ہو، بلکہ وہ ہے جو متقی اور پرہیز گار ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا.[1]

ترجمہ: میں اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میں کسی شخص کی نقل اتاروں اگر چہ میرے

[1] سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق ،باب صفةأوانی الحوض،باب، رقم الحديث: ۲۵۰۳

لئے ایسا، ایسا ہی کیوں نہ ہو۔ (یعنی اگر کوئی مجھے بے حساب مال وزر اور کتنا ہی زیادہ روپیہ پیسہ بھی دے، تو بھی میں کسی کی نقل ہرگز نہیں اتاروں گا۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے (ایک مرتبہ کسی موقع پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کردیا کہ صفیہ بس اتنی سی ہے (یعنی اس کے حسن وغیرہ کی کوئی مزید خامی بتانے کی ضرورت نہیں ہے پستہ قد ہونا ہی کافی ہے) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ. ❶

ترجمہ: تونے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو سمندر کو بھی کڑوا کردے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی نقل اتارنا گناہ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ناپسند ہے۔

115......کسی کا جوتا بغیر اجازت نہ اٹھائیں

پیارے بچو! کسی کی جوتیں نہ اٹھاؤ، عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے بچے چھٹی کے وقت ایک دوسرے کی جوتیاں اٹھا لیتے ہیں، اب کسی کی جوتی لے کر چلے گئے وہ تلاش کرتا رہا نہیں مل رہی، کبھی بڑوں کی جوتیاں پہن کر چلے جاتے ہیں اور کبھی دوسرے کی جوتی اِدھر اُدھر ایک دوسرے کو مارتے ہیں، پھینک دیتے ہیں، تو اب وہ دوسرا تلاش کرتا رہتا ہے، جس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے، تو اِس کے دل سے بددعا نکلتی ہے، اس لیے اس بات کی پابندی کریں کہ کسی کی جوتی نہ اٹھائیں، اگر آپ کا جوتا گم بھی ہوگیا آپ ننگے پاؤں گھر چلے جائیں، اللہ سے مانگیں اللہ تعالی اگلے دن آپ کا جوتا ان شاء اللہ لوٹا

❶ سنن أبی داود: کتاب الأدب ، باب فی الغیبة، رقم الحدیث: ۴۸۷۵

دیں گے، لیکن اگر آپ نے دوسرے کا جوتا اٹھایا تو گویا آپ نے خود بھی چوری کا گناہ کیا، تو آپ میں اور اُس میں کیا فرق ہوا، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل معاشرے میں لوگ کہیں کہ یہ تو چور تھا، اِس نے تو فلاں کے جوتے اٹھائے تھے، تو زندگی بھر کے لئے آپ کے اوپر ایک چوری کا دھبہ لگ جائے گا کہ یہ چور ہے، پھر یہ منفی بات بسا اوقات ایسی پھیل جاتی ہے کہ آپ مستقبل میں بڑے ہو جائیں اور کل کوئی حاسد آپ کو یہ طعنہ دے کہ اِس نے تو زمانہ طالب علم میں چوری کی تھی، اسلئے مالی نقصان برداشت کرلیں لیکن اپنی عزت نفس پر کوئی آنچ نہ آنے دیں۔

116......بال کٹوانے میں غیر مسلموں کی مشابہت سے گریز کریں

پیارے بچو! بال کٹوانے میں غیر مسلموں کی مشابہت سے گریز کریں، بعض بچوں کے بال اسلامی طریقہ پر نہیں ہوتے، سر کے اگلے حصہ کے بال بڑے ہوتے ہیں اور دائیں بائیں اور پیچھے بالکل چھوٹے ہوتے ہیں، یا درمیان میں بڑے ہوتے ہیں باقی چھوٹے ہوتے ہیں، اس طرح کے بال رکھنا مکروہ ہے، یہ اسلامی طریقہ نہیں ہے، اسلامی طریقہ پر بال کٹوائیں، اسلامی طریقہ یہ ہے کہ چاروں اطراف سے بال برابر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قزع'' سے منع فرمایا:

نَهَى عَنِ القَزَعِ. (1)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

قزع کیا ہے؟ قزع کہتے ہیں کہ سر کے بعض حصہ کو مونڈا جائے اور بعض حصے کو چھوڑ دیا جائے۔

یہ فساق وفجار اور ناچنے گانے والوں کی علامت ہے، اس طرح کے چھوٹے بڑے بال

(1) صحيح البخاری: كتاب اللباس ، باب القزع، رقم الحديث: ۵۹۲۱

رکھنا بے دین لوگوں کا طریقہ ہے، اس طرح کے بال رکھنا طالب علم کے لائق نہیں کہ وہ دین کا طالب ہو کر غیروں کی مشابہت اختیار کرے، لہذا اس سے گریز کیا جائے اور اسلامی طریقہ پر بال کٹوائے جائیں۔اسی طرح بچیاں بھی بالوں میں غیروں کی مشابہت اختیار نہ کریں، عورت کے لیے بال چھوٹے کرانا یا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں۔ چنانچہ امہات المؤمنین اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی مینڈھیاں بنایا کرتی تھی، بال چھوٹے کرانے میں مردوں کے ساتھ مشابہت بھی ہے، اور حدیث میں ایسی عورت پر لعنت وارد ہوئی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں:

أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. ❶

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

اسی طرح ناخن بڑے بڑے رکھنا، یا مصنوعی ناخن لگانا، بھوؤں اور پلکوں کو باریک کرنا، چہرہ گدوانا، دانتوں کو تراشنا اور اِس طرح کے دیگر اعمال وافعال سے اجتناب کریں، کیونکہ اس میں گناہ کا اظہار ہے اور فساق و فجار کے ساتھ مشابہت بھی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. ❷

ترجمہ: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

بسا اوقات غیروں کی مشابہت اور نقالی کا بڑا عبرتناک انجام ہوتا ہے، احمد آباد کے محلّہ جمال پورہ کے متمول مسلمان گھرانہ میں عجیب واقعہ سے احمد آباد لرز گیا۔ لڑکی کے

❶ سنن أبی داود: کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، رقم الحدیث: ۴۰۹۷

❷ سنن أبی داود: کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، رقم الحدیث: ۴۰۳۱

بالوں پر دو کالے کالے ناگ، اور چہرہ پر چھپکلی، ناخنوں پر بچھو بیٹھے ہوئے تھے۔ احمد آباد جیسے صنعتی شہر میں جسے ہندوستان کا ''مانچسٹر'' بھی کہا جاتا ہے، جہاں پر مسلم کاری گروں کی بہت بڑی آبادی ہے، جہاں تاریخ نے کئی انمٹ نقوش چھوڑے ہیں، اسی احمد آباد شہر کے محلّہ جمال پورہ کے ایک مسلم خاندان میں ایک عجیب وغریب اور عبرناک واقعہ رونما ہوا۔

بتایا جاتا ہے کہ مسلم خاندان کی ایک کنواری، غیر شادی شدہ نوجوان لڑکی جس کے فیشن کا بڑا چرچا تھا، مال دار گھرانے کی یہ لڑکی صبح اُٹھ کر بناؤ سنگھار کرتی، نت نئی تراش وضع، فیشن اور ڈیزائن کے لباس زیب تن کرتی تھی۔ ایک روز اچانک مختصر سی علالت کے بعد چل بسی اور شہر کے قبرستان میں اسے دفن کر دیا، مبینہ طور پر اس کے بعد ایک حیرت انگیز بات ہوئی، اس کی والدہ کو مسلسل تین رات تک یہ آواز سنائی دیتی رہی اور خواب میں لگاتار تین رات اپنی جوان لڑکی کی لاش دکھائی دیتی رہی جو کہہ رہی تھی: امی مجھے قبر سے نکالو میں زندہ ہوں۔ اس کی ماں کا بیان ہے کہ میں اس واقعہ سے گھبراہٹ محسوس کر رہی تھی، مجھے خوف واضمحلال لاحق ہو گیا تھا۔ ممتا کے آنسوؤں نے لڑکی کے باپ اور بھائی اور محلّہ داروں کو آگاہ کیا اور چوتھے روز دو پولیس والوں کی موجودگی میں قبر کھودی گئی، لڑکی زندہ تھی لیکن اس عبرتناک حالت میں کہ اس کے بالوں پر دو کالے کالے رنگ، چہرہ پر چھپکلی اور ناخنوں پر جہاں جہاں لالی لگی تھی، وہاں بچھو چپکے ہوئے تھے۔ عصر کے بعد تمام موذی جانور متوفیہ کی لاش سے ہٹ گئے۔ پولیس بے ہوش لڑکی کو قبر سے نکال کر واڑی چیری ٹیبل ہسپتال احمد آباد کے آئی سی وارڈ میں لے گئی جہاں اس کا علاج ہو رہا ہے۔ لڑکی کا ہونٹ غائب ہو گیا ہے، ہوش میں آنے کے بعد کہا جاتا ہے کہ اس نے بتایا کہ میں صرف پندرہ دن کے لیے دوبارہ آئی ہوں، تم لوگ نماز

پڑھو، روزہ رکھو۔ لوگوں کو صرف اتنا سنائی دیا اور اتنا ہی سمجھ میں آیا، اس سے زیادہ کچھ بھی سنائی نہیں دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ تقریباً ۱۲ دنوں سے اس عجیب وغریب دوبارہ زندہ ہونے والی فیشن کی دل دادہ لڑکی کی کنیز فاطمہ نے اسے اپنی آنکھوں سے ہسپتال جا کر دیکھا ہے۔ لوگوں میں بڑا چرچا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک تنبیہ ہے کہ غفلت اور اغیار کی نقالی سے بچ کر سادہ اور مذہب کے اصول کے مطابق لوگ چلیں، خاص کر فیشن ایبل عورتوں کیلیے اس واقعے میں بڑی عبرت کا سامان ہے۔ ❶

117 ...... بلاضرورت بازاروں میں نہ جائیں

پیارے بچو! بلاضرورت وحاجت بازار نہ جائیں، بعض بچے چھٹی کے بعد یا چھٹی والے دن بازاراں کے چکر کاٹ رہے ہوتے ہیں، بازاروں میں گھوم رہے ہوتے ہیں، بلاضرورت بازاروں میں نہ جائیں، کیوں کہ اس سے انسان پر شیطانی اثرات غالب آتے ہیں، بازاروں میں بہت سے گناہ ایک وقت میں جمع ہوتے ہیں، عام طور پر جھوٹ، دغا، مکر وفریب اور چالبازیوں کی کثرت ہوتی ہے، پھر یہ کہ بازاروں کو شیاطین کی سلطنت کہا جاتا ہے، اس لیے کہ بازار شیاطین کا اڈا ہوتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا**" کہ سب سے پاکیزہ اور بہترین جگہیں مساجد ہیں" **وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا**" اور مبغوض ترین جگہیں بازار ہیں۔ ❷

اسلئے پیارے بچو! بلاضرورت بازار نہ جاؤ، اگر جانا ہو تو بازار کی مسنون دعا پڑھ کر ایک جانب سے نظروں کی حفاظت کر کے چلو، اور ضرورت پوری ہوتے ہیں فوراً لوٹ آؤ۔

---

❶ نا قابل یقین سچے واقعات: ص ۱۴۹

❷ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاه بعد الصبح، رقم الحديث: ۱۷۱

118......صبح سویرے جلدی اٹھنے کا اہتمام کریں

پیارے بچو! آپ صبح فجر میں والد کے ساتھ، بڑے بھائی کے ساتھ اٹھنے کا اہتمام کریں، فجر کی نماز مسجد میں پڑھیں، جب آپ صبح نماز کے لیے جائیں گے، صبح کی ہوا صحت اور تندرستی کے لئے انتہائی مفید ہے جسمانی بیماریوں کا سب سے مفید اور بہترین علاج صبح کے وقت پیدل چلنا ہے، یہ ایک مقوی، صحت بخش غذا اور دوا ہے، صبح بیدار ہوکر پیدل چلنا دل ودماغ کو فرحت دیتا ہے، صبح کی چہل قدمی سے آنکھوں کی بینائی تیز ہوتی ہے، صبح کی چہل قدمی سستی کا خاتمہ ہے، اس کی کوشش کریں فجر کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ اور جو بچیاں ہیں وہ اپنی والدہ کے ساتھ فجر کی نماز کے لیے اٹھیں، نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کریں، اس سے آپ کا پورا دن اچھا گزرے گا، آپ کو سبق جلد یاد ہوگا۔

امام شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آپ کو یہ تمام علم کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا کہ میں نے دوسروں پر اعتماد کو چھوڑ دیا تھا:

وَالسَّيْرِ فِي الْبِلَادِ، وَصَبْرٍ كَصَبْرِ الْحِمَارِ، وَبُكُوْرٍ كَبُكُوْرِ الْغُرَابِ. [1]

ترجمہ: شہروں کے سفر کرنے سے، اور گدھے کی طرح مشقت پر صبر کرتا، اور اتنا جلدی اٹھتا تھا جتنا کہ کوا جلدی اٹھتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کامیاب طالب علم بنیں تو صبح کے وقت سے فائدہ اٹھائیں، تو ان شاء اللہ آپ کے پورے دن میں برکت ہوگی، آپ کی صحت بھی اچھی رہے گی اور آپ اپنی پڑھائی میں رفتہ رفتہ ترقی کرتے چلے جائیں گے اور ان شاء اللہ کامیاب طالب علم شمار ہوں گے۔

---

[1] تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: عامربن شراحیل بن عبد، ج۲۵ ص ۳۵۵، رقم الحدیث: ۳۰۴۷

119......تصویر اور سلفیاں بنانے سے گریز کریں

پیارے بچو! تصویر اور سلفیوں میں وقت گزارنے سے اپنے آپ کو بچائیں، پہلے یہ عوام کا مشغلہ تھا، اب بچے بھی اس میں آگے آگے ہیں، اب چھوٹے چھوٹے بچوں سے فیس بک اور وٹس ایپ بھرا پڑا ہے، ہر ہر عمل کو فیس بک اور وٹس ایپ پہ شیئر کیا جا رہا ہے، جہاں کہیں بیٹھے، کھانا کھایا، تفریح کے لئے گئے تو اِس کی سلفیاں بناتے ہیں، یہ گناہ ہے اِس سے اپنے آپکو بچائیں، حدیث میں ہے:

إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ. ❶

ترجمہ: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان کے لئے ہوگا جو تصویر بنانے والے ہوں گے۔

120......کبھی جھوٹ نہ بولیں

پیارے بچو! سچ بولنے کی عادت ڈالیں، جو بچہ سچ بولتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی میں، علم میں، عمل میں برکت ڈالتا ہے، آج کل یہ گناہ بہت بڑھ گیا ہے، استاذ پوچھے گا کیوں نہیں آئے، فوراً جھوٹ بولا جی میں بیمار تھا، میری والدہ بیمار تھی، گھر میں فلاں بیمار تھا، حالانکہ عموماً کوئی بیمار نہیں ہوتا، بھائی کیوں چھٹی لے کر جا رہے ہو، جی میرے امتحانات شروع ہوگئے ہیں، حالانکہ امتحانات ابھی دور ہوتے ہیں، تو یہ مختلف حیلے بہانے بنا کر جھوٹ بولنے سے گریز کریں، اِس سے حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، علم کی برکت چلی جاتی ہے، چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے، استاذ اور والدین کی نظروں سے انسان گر جاتا ہے، اور جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتے دور ہو جاتے ہیں اور شیاطین قریب آجاتے ہیں، اس لئے جب بھی والدین کوئی بات پوچھیں ہمیشہ سچ بولیں،

❶صحیح البخاری: کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة، رقم الحدیث: ۵۹۵۰

اساتذہ پوچھیں سچ بولیں، سچا انسان اللہ کو بڑا پسند ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب کیا تھا" صادق اور امین" سچ بولنے والے اور امانت دار۔ یعنی دشمن بھی کہتے تھے کہ آپ سچے ہیں۔

121......ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ سے بچیں

پیارے بچو! ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولیں، طالب علم درسگاہ میں رہائش گاہ میں ہنسی مذاق کرتے ہیں، اس دوران جھوٹ بولنے میں دریغ نہیں کرتے، فلاں کام ہوا، فلاں کام نہیں ہوا، جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے، آپ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے کو ممنوع فرمایا، بلکہ ایسے شخص کے لیے تین مرتبہ بددُعا فرمائی، فرمایا:

وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ. [1]

ترجمہ: بربادی ہے اُس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، اُس کے لیے بربادی ہے، اُس کے لیے بربادی ہے۔

اسلئے پیارے بچو! کسی حال میں جھوٹ نہ بولو، نہ عام حالت میں اور نہ ہنسی مذاق میں، یہ ایک بری خصلت ہے، آپ دین کے طالب علم ہیں یہ آپ کے ساتھ زیب نہیں دیتا کہ آپ جھوٹ بولیں، اپنی اِس نسبت کی لاج رکھیں۔

جو بچہ سچائی کا عادی ہوتا ہے اللہ رب العزت اُس سے دین کا بڑا کام لیتے ہیں، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جب علم کے سفر کیلئے نکلے تو والدہ نے ایک نصیحت کی تھی، بیٹا! اس سفر میں جھوٹ نہ بولنا، اور درا ہم کو سلائی کر کے اِن کے بغل کے نیچے رکھ دیے، جب یہ قافلہ روانہ ہوتو ایک جنگل سے گزر رہوا، تو اچانک قافلے کو ڈاکوؤں نے دائیں

[1] سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب، رقم الحديث: ۴۹۹۰

بائیں طرف سے گھیر لیا اور کہا: جو کچھ ہے نکالو، جتنا مال تھا سب اِن سے لے لیا۔ جب شیخ سے پوچھا گیا آپ کے پاس بھی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! میرے پاس بھی ہے، انہوں نے اپنا بازو اوپر کیا سلائی کھولی، اور سارے دراہم دیدیئے۔ انہوں نے کہا: اگر آپ چھپا دیتے تو ہمیں پتہ نہ چلتا، کہا: نہیں! میری والدہ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا! سچ بولنا، سچائی کا حکم قرآن وسنت نے دیا اور میری والدہ نے سچائی کی نصیحت کی ہے، بھلا! میں کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں، یہ ڈاکو بڑا متاثر ہوا، اپنے سردار کے پاس انہیں لے کر گیا، ابھی بچہ ہے اور زبان پر ایسی سچائی ہے، سردار نے پوچھا بیٹا! کیوں سچ بولا؟ جھوٹ بولتے اور اپنے پیسوں کو بچا لیتے؟ فرمایا: نہیں! والدہ کی نصیحت تھی، بیٹا! علم کے سفر میں جھوٹ نہ بولنا، وہ بڑا متاثر ہوا کہ یہ شخص علم کے سفر کیلئے نکلا ہے اور عمر بھی اتنی کم ہے، زبان پہ اتنی سچائی کہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا، ہماری زندگی تو نافرمانی میں گزر رہی ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کی توفیق دی، اس کے بعد اِن کی بھی ساری زندگی نیکی اور تقوی میں گزری۔

دیکھیں سچائی میں کتنی برکت ہے کہ سب ڈاکو توبہ تائب ہوگئے، اللہ تعالی نے حضرت شیخ کو اخلاص وتقوی اور سچائی کے سبب اولیا اللہ میں ایک ممتاز مقام عطا فرمایا۔ (1)

122......دوسرے کی کوئی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہ کریں

پیارے بچو! دوسرے کی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہ کیا کرو، بعض بچوں میں عادت ہوتی ہے جہاں کہیں کوئی چیز نظر آئے اُسے اٹھا لیتے ہیں، گھر سے باہر گلی محلے میں کوئی چیز پڑی نظر آئی اٹھا کر گھر لے جاتے ہیں، کہیں دس، بیس روپے نظر آئے اٹھا کر جیب میں ڈال دیتے ہیں، کوئی کھانے کی چیز نظر آئی اٹھا کر کھا لیتے ہیں، یہ عمل درست

---

(1) نفحات الانس: حالات از شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ، ص ۶۴۲

نہیں، چاہے آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر ہوں، آپ دوسرے کی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہ کریں، گھر میں بھی کہیں پیسے نظر آئیں اُسے نہ اٹھائیں، وہ آپ کے نہیں ہیں، والدین کو بتائیں، اگر اٹھالیں تو والدین کو دیں، اسی طرح گھر میں کھانے کی چیز رکھی ہے، مثلاً: پھل فروٹ ہے اس کو بغیر اجازت کے نہ کھائیں، بعض بچے والدین سے چھپ کر کھاتے رہتے ہیں، یہ چوری ہے، اوراس میں دوسرے بھائیوں کا بھی حصہ ہے، اگر دوسرے بھائیوں کا حصہ نہ بھی ہو پھر بھی والدین سے اجازت لیکر کھائیں، اور اسی طرح مسجد، مدرسے میں ایک دوسرے کی چپل پہن کر چلے جاتے ہیں، اب جس کی چپل ہے وہ پوری مسجد و مدرسے میں تلاش کرتا پھرتا ہے، آپ کے اس فعل کی وجہ سے اُسے کتنی تکلیف ہوئی، مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، اِس لئے دوسروں کی کوئی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہ کریں۔

بعض بچوں میں چوری کی عادت ہوتی ہے، جہاں کوئی چیز نظر آئے جیب میں ڈال دیتے ہیں، بعض چوری کرنے کا موقع تلاش کرتے ہیں، دوسروں کے گھروں میں جاتے ہیں، کمرے میں کوئی چیز نظر آئی، پیسے نظر آئے، موبائل نظر آیا اٹھا کر لے جاتے ہیں، یہ عادت پھر ختم نہیں ہوتی، آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہے، پھر یہ ہی بچہ سو سے ہزاروں روپے پر آتا ہے، ہزاروں روپے کی چوریاں کرتا ہے، پھر بڑا ہوکر ایک بڑا چوراورڈکیت بن جاتا ہے۔

پیارے بچو! چوری تو دور کی بات جہاں چوری کا شبہ ہو وہاں بھی نہ جاؤ، اگر وہاں سے کوئی چیز گم ہوجائے یا کوئی چوری کرلے تو چوری کرنے کا الزام آپ پر آئے گا، جس سے آپ کے والدین اور خاندان کی بے عزتی ہوگی۔

ہمارے اسلاف ایسے گزریں ہیں کہ اپنی عزت نفس کی حفاظت کی خاطر اپنی ذاتی رقم

سمندر میں ڈال دیتے کہ پس کسی کو غلط فہمی یا شبہ نہ ہو کہ انہوں نے یہ چیز اٹھائی ہے، چنانچہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ دریائی سفر کر رہے تھے اور ایک ہزار اشرفیاں ان کے ساتھ تھیں، ایک شخص نے کمال نیاز مندی کا طریقہ اختیار کیا اور امام بخاری رحمہ اللہ کو اس پر اعتماد ہو گیا، اپنے احوال سے اس کو مطلع کیا، یہ بھی بتا دیا کہ میرے پاس ایک ہزار اشرفیاں ہیں۔ ایک صبح کو جب وہ شخص اٹھا تو اس نے چیخنا چلانا شروع کیا اور کہنے لگا کہ میری ایک ہزار اشرفی کی تھیلی غائب ہے، چنانچہ کشتی والوں کی تلاشی شروع ہوئی، امام بخاری رحمہ اللہ نے موقعہ پا کر چپکے سے وہ تھیلی دریا میں ڈال دی، تلاشی کے باوجود تھیلی دستیاب نہ ہو سکی تو لوگوں نے اس کو ملامت کیا، سفر کے اختتام پر وہ شخص امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھتا ہے کہ آپ کی وہ اشرفیاں کہاں گئیں؟ امام نے فرمایا کہ میں نے ان کو دریا میں ڈال دیا، کہنے لگا کہ اتنی بڑی رقم کو آپ نے ضائع کر دیا؟ فرمایا کہ میری زندگی کی اصل کمائی تو ثقاہت کی دولت ہے، چند اشرفیوں کے عوض میں اس کو کیسے تباہ کر سکتا تھا؟ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ کی کمال احتیاط کا اندازہ کیجیے کہ آپ نے صرف اس لیے ایک ہزار اشرفیاں دریا میں ڈال دیں کہ اگر یہ مجھ سے برآمد ہو گئیں تو لوگوں کے ذہنوں میں یہ شکوک وشبہات آ سکتے ہیں کہ کہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے چوری نہ کیے ہوں، آپ نے محض ان شبہات سے بچنے کے لیے اتنی بڑی رقم سمندر میں ڈال دی اور اپنے دامن کو الی یوم القیامہ ہر قسم کے شکوک وشبہات سے مبرا کر دیا۔

123......کھانے پینے میں حرام اور مشتبہ چیزوں سے بچیں

پیارے بچو! کھانے پینے میں احتیاط برتیں، دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بچے ہر گری پڑی

❶ امداد الباری: ج ا ص ۴۶۱/ فضل الباری: ج ا ص ۵۵

چیز اٹھا کر کھا لیتے ہیں، کہیں پیسے نظر آئے اٹھا لیے، اس طرح بغیر اجازت کے کسی کی چیز اٹھانا اور استعمال کرنا جائز نہیں، قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے حلال اور پاکیزہ رزق کھانے کا حکم دیا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾ (المؤمنون: ۵۱)

ترجمہ: اے انبیاء کی جماعت! حلال اور پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

اس آیت میں حلال کھانے کے ساتھ عمل صالح کا حکم فرما کر اشارہ کر دیا ہے کہ اعمال صالحہ کا صدور جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ انسان کا کھانا پینا حلال ہو، بغیر حلال روزی کے عمل صالح نہیں ہو سکتا۔

حضراتِ صحابہ کرام کھانے پینے کی چیزوں میں بہت احتیاط کرتے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بیمار ہوئے، ان کے لیے علاج میں شہد تجویز کیا گیا اور اس وقت شہد بیت المال میں موجود تھا، (انہوں نے خود اس شہد کو نہ لیا بلکہ) مسجد جا کر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے علاج کے لیے شہد کی ضرورت ہے، اور شہد بیت المال میں موجود ہے، اگر آپ لوگ اجازت دیں تو میں اس میں سے لے لوں، ورنہ وہ میرے لیے حرام ہے، چنانچہ لوگوں نے خوشی سے آپ کو اجازت دی تو آپ نے استعمال کیا۔[1]

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں شبہ کی وجہ سے ایک درہم چھوڑ دوں "أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ أَلْفٍ وَمِائَةٍ" یہ مجھے پسند ہے اس سے کہ میں ایک لاکھ اور ایک سو درہم اللہ کے راستے میں صدقہ کروں،

ایک لاکھ ایک سو درہم صدقہ کروں اس سے بہتر ہے کہ میں شبہ کے ایک درہم سے

[1] تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزی، ج۴۴ ص ۳۰۱ رقم الترجمة: ۵۲۰۶

اپنے آپ کو بچاؤں۔ ❶

حرام کھانے والوں کی عبادت انہیں نفع نہیں دیتی، حضرت وہیب بن ورد رحمہ اللہ بڑے اللہ والے بزرگ گزرے ہیں، یہ فرمایا کرتے تھے: "**مَانَفَعَکَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَایدْخُلُ بَطْنَکَ أَحَلَالٌ أَمْ حَرَامٌ**" تمہیں نفع نہیں ہوگا یہاں تک تم یہ دیکھ نہ لو کہ جو تمہارے پیٹ میں جارہا ہے وہ حلال کا ہے یا حرام کا۔

اگر تم ایک ستون کی طرح ساری رات قیام کرو تو یہ تمہیں فائدہ نہیں دے گا، یہاں تک کہ تم یہ نہ دیکھ لو کہ جو تمہارے پیٹ میں جارہا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے، ستون کی طرح کھڑے ہو کر ساری رات عبادت کرو یہ تمہیں فائدہ نہیں دے گا، جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ تمہارے پیٹ میں جو جارہا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔ ❷

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کے ایک غلام نے کھانے کی کوئی چیز ان کی خدمت میں پیش کی، آپ نے اس چیز میں سے کچھ کھالیا، اس کے بعد غلام نے بتایا کہ مجھے یہ چیز اس طرح حاصل ہوئی تھی کہ اسلام کے دور سے پہلے جاہلیت کے دور میں ایک آدمی کو میں نے اپنے آپ کو کاہن ظاہر کر کے کچھ بتلایا تھا، جیسے نجومی کاہن لوگ ہوتے ہیں، لوگوں کو مستقبل کے احوال وغیرہ بتلاتے رہتے ہیں، شریعت نے ان چیزوں سے سخت منع کیا ہے، ایسے لوگوں کے پاس جانا بھی جائز نہیں، چہ جائیکہ ان سے مستقبل کے احوال پوچھے جائیں یا ان پر یقین کیا جائے، شریعت میں اس کی سخت ممانعت ہے۔ بہرحال! غلام نے کہا کہ اس کہانت کے بدلہ میں اس شخص نے مجھے یہ

❶ نصفة الصفوة: ترجمة: عبداللّٰه بن مبارک، ج ۲ ص ۳۲۶/الکبائر: الثامنة والعشرون أکل الحرام، ج ۱ ص ۱۱۹

❷ صفة الصفوة: ترجمة: وهيب بن الوردبن أبی الورد، ج ۱ ص ۴۲۲

چیز دی تھی جو میں نے آپ کو کھانے کے لیے دی۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے:

فَاَدْخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَه فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ. (1)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے فوراً حلق میں انگلی ڈال کر جو کچھ پیٹ میں تھا قے کر دی۔

دیکھئے! یہ لاعلمی میں جو کھالیا یہ حرام نہیں تھا، مگر یہ ان حضرات کا تقویٰ تھا کہ جیسے ہی اشتباہ پیدا ہو گیا تو انہوں نے فوراً اپنے پیٹ سے اس چیز کو نکال دیا۔

124......بغیر بلائے کسی دعوت اور ختم میں نہ جائیں

پیارے بچو! بغیر بلائے کسی دعوت اور ختم میں نہ جایا کرو، دیکھنے میں آتا ہے جہاں شادی ہے، ختم قرآن ہے، کوئی پروگرام ہے، یا کوئی ضیافت کی مجلس ہے، محلے کے بچے وہاں جمع ہو جاتے ہیں، جبکہ انہیں دعوت نہیں دی گئی ہوتی، یہ انتہائی نامناسب ہے، اور اگر صرف آپ کے والدین کو دعوت دی گئی ہے تو اپنے ساتھ دیگر بچوں کو لیکر مت جائیں، یہ انتہائی نامناسب ہے۔ پیارے بچو! جب آپ کو بلایا ہو تب جایا کریں، اِس سے آپ کی بھی عزت ہوگی اور آپ کے والدین کی بھی۔

125......مجلس میں شرکت کے اٹھارہ آداب

پیارے بچو! جب آپ کو کسی وعظ ونصیحت کی مجلس میں جانا ہو، جیسے جمعہ کا بیان ہے، یا دیگر علاقہ میں کوئی مجلس قائم ہے، جہاں کہیں دینی یا دنیاوی مجلس قائم ہو تو آپ مجلس کے آداب کا لحاظ رکھیں، جب آپ مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا لحاظ رکھیں گے تو آپ کا شمار معاشرے کے معزز اور تربیت یافتہ بچوں میں ہوگا، میں کچھ آداب ذکر کرتا ہوں، مجلس میں اِن کی رعایت رکھیں۔

(1) صحيح البخاری: كتاب المناقب: باب أيام الجاهلية، رقم الحديث: ۳۸۴۲

۱۔ پیارے بچو! جہاں نیک لوگوں کی مجلس ہو علماء صلحاء بیان کریں وہاں شرکت کیا کریں۔ ❶

۲۔ اگر مجلس میں حاضرین کسی کام میں مشغول نہ ہو تو اُن کو سلام کریں۔ ❷

۳۔ مجلس میں آنے والے دوسرے ساتھی کے لیے جگہ بنائیں۔ (المجادلة: ١١)

۴۔ مجلس میں جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائیں، آگے جانے کی کوشش نہ کریں۔ ❸

۵۔ مجلس میں دو آدمیوں کے درمیان بغیر اجازت کے نہ بیٹھیں۔ ❹

۶۔ مجلس میں دوسرے کو اُس کی جگہ سے اٹھا کر اُس کی جگہ پر خود نہ بیٹھیں۔ ❺

۷۔ مجلس میں کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں، کوشش کریں دوزانوں بیٹھیں۔ ❻

۸۔ مجلس میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر، دورد شریف اور استغفار کریں۔

۱۴۔ اگر مجلس میں دیگر اور ساتھی بھی موجود ہوں تو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ ❼

---

❶صحيح البخارى: كتاب الذبائح والصيد، باب المسک، رقم الحديث: ۵۵۳۴

❷سنن أبى داود: كتاب الأدب، باب فى السلام إذا قام من المجلس، رقم الحديث: ۵۲۰۸

❸المعجم الكبير للطبرانى: باب الشين، شيبة بن عثمان بن طلحة، ج۷ ص ۳۰۰، رقم الحديث: ۷۱۹۷

❹سنن أبى داود: كتاب الأدب، باب فى الرجل يجلس بين الرجلين بغير إذنهما، رقم الحديث: ۴۸۴۴

❺صحيح مسلم: كتاب الأدب. باب تحريم إقامة الإنسان من موضعه المباح الذى سبق إليه، رقم الحديث: ۲۱۷۷

❻سنن الترمذى: أبواب صفة القيامة والرقاق والورع، باب ما جاء فى صفة أوانى الحوض، باب، رقم الحديث: ۲۴۹۰

❼صحيح البخارى: كتاب الإستئذان، باب إذا كان أكثر من ثلاثة فلابأس بالمسارة، رقم الحديث: ۶۲۹۰

۹۔مجلس میں شور شرابا نہ کریں۔

۱۰۔مجلس میں جو بات کہی جائے اُسے پوری توجہ سے سنیں۔

۱۱۔مجلس میں جو بات کہی گئی ہے اس پر عمل کریں۔

۱۲۔مجلس میں ہنسی مزاق نہ کریں۔

۱۳۔مجلس میں موجود لوگوں میں سے کسی کو بھی حقیر نہ سمجھیں۔

۱۴۔اہلِ مجلس کے سامنے اپنی بڑائی نہ جتلائیں۔

۱۵۔دوران مجلس اپنے کپڑوں کے ساتھ نہ کھیلیں۔

۱۶۔دوران مجلس موبائل استعمال نہ کریں۔

۱۷۔مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو ''صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھیں، اگر کسی صحابی کا نام آئے تو ''رضی اللہ عنہ'' پڑھیں اور اگر کسی صحابیہ کا نام آئے تو ''رضی اللہ عنہا'' پڑھیں۔

۱۸۔مجلس کے اختتام پر یہ دعا پڑھیں:

سُبُحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ ،أَشْهَدُأَنْ لَّااِلَهَ أَنْتَ،أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوبُ اِلَيْکَ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں اپنے گناہوں پر استغفار کرتا ہوں۔

جو شخص مجلس کے آخر میں یہ دُعا پڑھے گا تو جو مجلس میں کمی کوتاہی اور لغزشیں ہوئیں ہیں وہ سب معاف ہو جائیں گی۔

❶ سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب فی کفارۃ المجلس، رقم الحدیث: ۴۸۵۹

126......اپنا کام خود کرنے کی عادت ڈالیں

پیارے بچو! اپنا کام خود کرنے کی عادت بناؤ، کھانے کے دوران پانی لینا ہوتو خود اُٹھ کر پانی لیں، والدہ کو نہ کہیں، والد کو نہ کہیں، دسترخوان خود اٹھ کے ڈالیں، کھانے کے دوران کوئی بھی چیز ضرورت ہے خود اٹھ کر جائیں، صبح اسکول جاتے وقت اسکول کا یونیفارم، شوز آپ خود تلاشی کر کے پہنیں، اسکول سے واپسی میں یونیفارم، شوز، بیگ اتار کر اپنی اپنی جگہ پر رکھیں، اوراسی طرح مدرسے آتے ہوئے قرآن کریم خود لیں، واپسی میں اپنی جگہ پر رکھیں۔ پیارے بچو! اپنے حصے کا کام خود کریں، والدین کو کہنا نہ پڑے، آج ہوتا کیا ہے اسکول، مدرسہ جاتے ہوئے بھی بچے والدین کو پریشان کرتے ہیں، اور واپسی میں شوز ایک کونے میں، بیگ دوسرے کونے میں، یونیفارم ایک جگہ، قاعدہ دوسری جگہ، یہ بری عادت ہے، ان تمام چیزوں کو اپنے جگہ سے اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھنا آپ کا کام ہے، جب آپ اپنا کام خود کریں گے، اس سے والدین خوش ہوگے، آپ کی کامیابی کے لیے دعائیں کریں گے، اور ایسا بچہ معاشرے میں باادب اور ہونہار سمجھا جاتا ہے۔

127......نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں

پیارے بچو! ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی دعوت دیا کرو، ایک بچہ ہے کہ وہ نماز کے بعد نفل پڑھتا ہے، نماز سے پہلے سنتوں کا اہتمام کرتا ہے، استاذوں کی خدمت کرتا ہے، وہ دوسرے بچوں کو بھی اس کی دعوت دے، اگر وہ اس کی دعوت کی وجہ سے اس نیکی پر آ گئے، تو اِس بچے کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اُس شخص کا ثواب ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا

اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾(المآئدة: ۲)

ترجمہ:اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ. ❶

ترجمہ: جو خیر کی طرف رہنمائی کرے اس کا اتنا ہی اجر ہے جتنا کہ کرنے والے کا اجر ہے۔

128......رات کوسونے سے پہلے دس آیات تلاوت کریں

پیارے بچو! جب رات سونے لگیں تو کم از کم دس آیات قرآن کریم کی پڑھ لیا کریں، جو انسان رات کو سونے سے پہلے دس آیتیں تلاوت کرے گا، تو اُسے غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ،لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❷

129......صاف ستھرا لباس پہنیں

پیارے بچو! صاف ستھرا لباس پہننے کا اہتمام کرو، جب بھی مسجد یا مدرسہ آئیں تو وضو کر کے صاف ستھرے کپڑے پہن کر آئیں، عموماً یہ دیکھا گیا کہ بچے اور بچیاں جب پڑھنے کے لئے مسجد آتے ہیں تو عموماً اِن کا لباس صاف نہیں ہوتا، اور جب اسکول جاتے ہیں تو بڑا اہتمام ہوتا ہے، وردی بالکل صاف ستھری ہوتی ہے، اور اگر وردی پہ کوئی داغ دھبہ میل کچیل ہو تو نہیں پہن کر جاتے اور اسکول والے بھی باہر نکال دیتے ہیں کہ وردی صاف نہیں ہے، تو جب وہاں اتنا اہتمام ہے تو مسجد میں جب نماز کے

❶صحيح مسلم: كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازى في سبيل اللّٰه بمركوب وغيره، رقم الحديث:۱۸۹۳

❷سنن الدارمي: كتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرأ عشر آيات ، رقم الحديث:۳۴۸۷

لئے آئیں، مدرسہ میں پڑھنے کے لئے آئیں تو اہتمام زیادہ ہونا چاہیے، سر کے بال برابر ہوں، ناخن کٹے ہوئے ہوں، پائنچے ٹخنوں سے اوپر ہوں، دانتوں کی صفائی کا اہتمام ہو، اپنے جسم اور لباس کی صفائی ستھرائی کا خوب اہتمام ہو، ہو سکے تو خوشبو لگا کر آئیں۔

قرآن کریم میں بھی اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾(الأعراف: ۳۱)

ترجمہ: اے بنو آدم! جب تم (عبادت کے لئے) مسجد آؤ تو زینت اختیار کر کے آؤ۔

اللہ تعالی کو صفائی ستھرائی بہت زیادہ پسند ہے۔ اسلئے حدیث میں ہے کہ صفائی نصفِ ایمان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ.❶

ترجمہ: پاکیزگی ایمان کا نصف ہے۔

130......سپارے اور ڈیسک پر لکھنے سے گریز کریں

پیارے بچو! سپاروں، قاعدوں، اور ڈیسکوں پر لکھنے سے گریز کریں، اکثر بچوں کے سپاروں پر پین پنسل کے نشانات لگے ہوتے ہیں، بچیاں سپاروں پر پھول بناتی ہیں، اِس طرح بعض بچے سپاروں پر اسٹیکر لگاتے ہیں، جس ڈیسک پر بیٹھے ہوتے ہیں اس پر اپنے مختلف ڈیزائنوں سے نام اور مختلف شکلیں، تصویریں بنائی ہوتی ہیں، جس دیوار کے قریب ہوتے ہیں اس دیوار پر پین پنسل کے نشانات لگے ہوتے ہیں، یہ انتہائی برا عمل ہے، قرآن پہ لکھنا، قرآن کی بے ادبی ہے، ڈیسک پہ لکھنا، ڈیسک کی بے ادبی ہے، جو بچہ قرآن، آلات علم کا ادب نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہوتا، ایسے بچے سے اللہ تعالی

❶صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، رقم الحدیث: ۲۲۳

دین کا کام نہیں لیتا، اس لیے ہر بچے کو چاہیے کہ قرآن کو ادب سے اٹھائیں، ادب سے رکھیں، صاف ستھرا رکھیں، ڈیسک کو صاف ستھرا رکھیں، جب آپ آلات علم کا ادب کرو گے تو اللہ تبارک وتعالی آپ کو علم اور حافظہ عطا فرمائیں گے۔ بسا اوقات کتابوں کا ادب واحترام انسان کی مغفرت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

امام اسماعیل بن الفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن الشاذ کونی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی، میں نے مغفرت کا سبب پوچھا، تو فرمایا: میں ایک دن اصبہان کے راستہ میں چلا جارہا تھا کہ بارش شروع ہوگئی، میرے پاس کتابیں تھیں میں کسی چھت کے نیچے بھی نہیں کھڑا تھا، میں اپنی کتابوں پر جھک گیا (تاکہ وہ بھیگنے سے محفوظ رہیں) یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پس اللہ تعالیٰ نے اس بات پر میری مغفرت فرمادی۔ [1]

131......قاعدہ اور قرآنِ کریم کو سینے سے لگائیں

پیارے بچو! جب بھی مدرسہ آئیں تو قاعدہ اور قرآنِ کریم، آسان نماز کو سینے سے لگا کر رکھیں اور دائیں ہاتھ میں پکڑیں، دیکھنے میں آتا ہے بعض بچے قرآن یوں پکڑ کے لا رہے ہوتے ہیں جس طرح انگلش کی کوئی کتاب ہوتی ہے، جس طرح سامان پکڑا ہوتا ہے، تو قرآنِ کریم کو اہتمام سے غلاف میں بند کریں، اسی طرح گھر کے اندر بچے قاعدہ کو زمین پر رکھ کر پڑھ رہے ہوتے ہیں، ایسا ہرگز نہ کریں۔

آسان نماز کے ورق راستے میں گرے ہوئے نظر آتے ہیں، اس طرح نہیں ہونا چاہیے، جب بھی آپ آئیں قرآن کریم کو سینے سے لگا کر لائیں، عم سپارہ، نورانی قاعدہ کو سینے

[1] سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو أيوب سليمان بن داود الشاذ كوني، ج۱۰ ص ۶۸۲

سے لگائیں، تو اللہ تعالی آپ کو علم دے گا، جب آپ کے دل میں قرآن کی محبت نہیں ہوگی تو قرآن آپ کے دل میں کیسے محفوظ ہوگا ؟ تو جب بھی آئیں تو سینے سے لگا کر لائیں اور مدرسہ پہنچیں تو ادب سے تپائی پر رکھیں، قرآن کریم کو چومیں، بوسہ دیں، جتنی محبت ہوگی اِتنا قرآن کا علم آپ کے سینے میں آئے گا، آج پانچ پانچ سال بچے حفظ پہ لگا رہے ہیں، پھر بھی قرآن یاد نہیں، اس کی ایک وجہ قرآن کریم کا ادب نہیں ہے، اور قرآن سے تعلق اور شغف نہیں، اسلاف میں ایسے لوگ گزرے ہیں جنہیں قرآن سے بڑی عقیدت اور محبت تھی، انہوں نے چند دنوں اور مہینوں میں قرآن حفظ کرلیا، چنانچہ ابوالمنذر ہشام بن محمد السائب الکلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا ہمیشہ مجھے قرآن مجید یاد نہ کرنے پر ملامت کیا کرتے تھے، ایک دن مجھے بڑی غیرت آئی میں ایک گھر میں بیٹھ گیا اور قسم کھائی کہ جب تک کلامِ باری تعالی حفظ نہ کرلوں اس گھر سے باہر نہ نکلوں گا۔ چنانچہ میں نے پورے تین دن میں قرآن کریم کو مکمل حفظ کرلیا۔ [1]

132 ......ٹھنڈا اور گرم پانی احتیاط سے استعمال کریں

پیارے بچو! ٹھنڈا اور گرم پانی احتیاط سے استعمال کریں، ٹھنڈے پانی کی قدر کرنی چاہیے، ٹھنڈے پانی سے ہاتھ دھونا، منہ دھونا، زیادہ پانی لے کر تھوڑا پی کر باقی گرادینا یہ پانی کی ناقدری ہے، بلکہ ضرورت کے مطابق پانی لینا چاہیے، بہرحال ٹھنڈا پانی اللہ تعالی کی نعمت ہے، اس کی قدر کرنی چاہیے، احادیث میں یہ کہیں ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر کسی خاص کھانے کا اہتمام فرمایا ہو، لیکن ٹھنڈے پانی کا اتنا اہتمام تھا کہ پینے کے لئے ٹھنڈا پانی آپ کے لئے بئرِ عریس سے لایا جاتا تھا، جو مسجد نبوی سے تقریباً دو یا ڈھائی میل دور تھا، اس لئے کہ اس کا پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہوتا تھا۔

[1] وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، ترجمة: هشام ابن الكلبى، ج ٦ ص ٨٢

133......اپنی جگہ اور کلاس کی صفائی کا خیال رکھیں

پیارے بچو! اپنی کلاس اور جگہ کی صفائی کا خصوصی خیال رکھیں، درس گاہ میں اگر کہیں کچرا نظر آئے تو فوراً اُٹھالیں، کلاس کو صاف ستھرا رکھیں، اِسی طرح اپنی جگہ اور ڈیسک کو بھی صاف کریں، پھر اپنی جگہ جھاڑ کر بیٹھیں، جگہ اور کلاس کا صاف ہونا نظافت اور سلیم الفطرت ہونے کی علامت ہے، بعض بچوں کو جو پیپر، کچرا، کاغذ، چیزوں کے شوپر اور گندگی نظر آتی ہے قالین کے نیچے یا دری کے نیچے رکھ دیتے ہیں، یہ عمل درست نہیں، اس سے کلاس میں بدبو پھیل جاتی ہے، آپ کو چاہیے کہ جو کچرا نظر آئے اُسے کچرا دان میں ڈالیں، اگر کلاس میں کچرا دان نہ ہو تو اس کو جیب میں رکھیں اور بعد میں متعینہ جگہ پر ڈال دیں، اسی طرح اگر اپنے ڈیسک پر قرآن یا قاعدہ نظر آئے تو اسے دوسرے ساتھی کے ڈیسک پر نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اُسے اس کی جگہ میں الماری میں رکھنا چاہیے ہے۔

134......نمازی کے آگے سے نہ گزریں

پیارے بچو! جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو چاہے گھر میں ہو یا مسجد میں ہو تو اس کے آگے سے نہ گزریں، جب تک وہ نماز ختم نہ کردے اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں، نمازی کے آگے سے گزرنے والا بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَی الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ أَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ. ❶

ترجمہ: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتا ہو کہ اس کی سزا کیا ہے، تو وہ چالیس (سال یا مہینے وہاں) کھڑا انتظار کرتا یہ اس کے لیے نمازی کے آگے سے

❶ سنن الترمذی: أبواب الصلاة، باب ما جاء فی کراھیة المرور بین یدی المصلی، رقم الحدیث: ۳۳۶

گزرنے سے بہتر ہوتا۔

135......اپنی اشیاء کی خود حفاظت کریں

پیارے بچو! اپنی اشیاء کی خود حفاظت کریں، اپنی اشیاء کی حفاظت انسان کو خود کرنی چاہیے، بعض بچے اپنی چپلوں کی حفاظت نہیں کرتے، اپنے قاعدے اور سپارے کی حفاظت نہیں کرتے، کلاس میں آتے ہوئے جلدی میں چپلیں دائیں بائیں اتار دیتے ہیں، پھر چھٹی کے وقت ڈھونڈتے رہتے اور اسی طرح اپنا قاعدہ، سپارہ مخصوص جگہ پہ نہیں رکھتے پھر تلاش کرتے رہتے ہیں، اپنی چپل کی حفاظت نہ کرنا یہ عمل درست نہیں ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی چپل شاپڑ میں ڈال کر رکھیں، آپ اپنی ہر ہر چیز کی خود حفاظت کریں، لاپرواہی اور سستی کی وجہ سے بسا اوقات آپ کو بڑی تکلیف ہوگی، اور گھنٹوں اپنی چپل یا سامان کی تلاش میں وقت لگ جائے گا، اور بسا اوقات نہ ملنے پر مالی نقصان ہوگا اور کسی پر الزام لگانے سے بدگمانی کا گناہ بھی ہوگا، راستے میں شرمندگی بھی ہوگی، تھوڑی سے غفلت اور لاپرواہی کا کتنا نقصان ہوا، اسلئے اپنی اشیاء کی حفاظت کا خود اہتمام وانتظام کریں۔

136......گفتگو کرتے وقت آٹھ باتوں کی رعایت رکھیں

پیارے بچو! ہر وقت بولتے رہنے سے بندہ اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے، جو بچے لایعنی گفتگو کرتے ہیں، بے ہودہ گفتگو کرتے ہیں، ایسے بچے کامیاب نہیں ہوتے، معاشرے میں ان کی عزت نہیں ہوتی، اس لیے ہمیں سنجیدہ رہنا چاہیے اور موقع محل کے مطابق بات کرنی چاہیے، ذیل میں گفتگو کرنے سے متعلق آداب ذکر کئے جائیں گے، ان پر عمل کرنے سے ہماری گفتگو ایک مہذب ہوگی اور ہماری شخصیت باوقار ہوگی۔

ا۔ پیارے بچو! گفتگو ضرورت کے مطابق کریں، بغیر ضرورت کے اور ضرورت سے

زیادہ گفتگو نہ کریں۔❶

۲۔لایعنی گفتگو نہ کریں،اچھی بات کریں،ورنہ خاموش رہیں۔❷

۳۔جب کسی سے بات کریں تو پورے طور پر متوجہ ہوکر بات کریں۔❸

۴۔گفتگو جلدی جلدی نہ کریں بلکہ واضح اور صاف گفتگو کریں۔❹

۵۔دوران گفتگو ہاتھ سے بکثرت اشارے نہ کریں۔

۶۔متکبرین کے انداز میں حروف کاٹ کاٹ کر بات نہ کریں۔❺

۷۔بات کرتے ہوئے ہمیشہ سچ بولیں جھوٹ سے مکمل احتراز کریں۔❻

۸۔سخت گفتگو نہ کریں،دوران گفتگو کسی کا مزاق نہ اڑائیں،کسی کو مجلس میں ذلیل ورسواء نہ کریں۔❼

137......مجلس میں کسی کی بات نہ کاٹیں

پیارے بچو! گھر میں کسی مجلس میں بڑے بیٹھیں،ہوں اساتذہ ہوں،والدین ہوں، بڑے بہن بھائی،ماموں چچا وغیرہ ہوں،غرض کوئی بھی اِس دوران دوسروں کی بات نہ کاٹیں،جب تک اُن کی بات مکمل نہ ہو آپ بات نہ کریں،آج کل دیکھنے میں آتا ہے بڑوں کی مجلس ہوتی ہے بچے آجاتے ہیں اور مجلس کے دوران کوئی بڑا بات کر رہا

❶شرح السنة للبغوی : کتاب الفضائل،باب جامع صفاته صلی اللّٰه علیه وسلم ، ج۱۳ ص ۲۷۱

❷صحیح البخاری: کتاب الأدب ، باب إکرام الضیف وخدمته إیاه بنفسه، رقم الحدیث:۶۱۳۶

❸الأدب المفرد : باب الجفاء، ج ا ص ۴۰۷،رقم الحدیث:۱۳۱۵

❹سنن الترمذی:أبواب المناقب ،باب فی کلام النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ، رقم الحدیث: ۳۶۳۹

❺المعجم الکبیر:باب الهاء، من إسمه هند بن أبی هالة التمیمی، ج۲۲ ص۱۵۵ ، رقم الحدیث:۴۱۴

❻سنن الترمذی : أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی الصدق والکذب ، رقم الحدیث: ۱۹۷۱

❼المعجم الکبیر:باب الهاء، من إسمه هند بن أبی هالة التمیمی، ج۲۲ ص۱۵۵ ، رقم الحدیث:۴۱۴

ہوتا ہے بچہ اس کو ٹوک رہا ہوتا ہے، اُس کی بات کاٹ رہا ہوتا ہے، بات کے دوران اپنی بات شروع کردیتا ہے، جس سے دوسروں کے دل میں محبت کم ہوجاتی ہے، اور یہ بچہ بے ادب سمجھا جاتا ہے، تو یہ مجلس کے آداب میں سے ہے جب تک پہلے کی بات مکمل نہ ہو انسان اپنی بات کا آغاز نہ کرے۔ جب بڑے خاموش ہوجائیں اور آپ سے پوچھیں تو بقدرِ ضرورت مجلس کے مطابق آہستہ آواز میں نرمی سے بات کریں۔

138......ایک ہی مدرسے میں اپنی تعلیم مکمل کریں

پیارے بچو! ایک ہی مدرسے میں رہ کر تعلیم حاصل کریں، یہ اچھی بات نہیں کہ قاعدہ ایک جگہ پڑھا، ناظرہ دوسری جگہ، حفظ کے لیے تیسری جگہ، بعض بچے ایک قاعدے کو علاقے کی سب مسجدوں میں پڑھتے ہیں، ایک مہینے یہاں، ایک مہینے وہاں، ایسا بچہ عموماً نہیں پڑھ سکتا، ایسے بچے کے قاعدے پر سالہ سال لگ جاتے ہیں، مدرسہ تبدیل کرنے پر پھر ابتداء سے قاعدہ شروع کرایا جاتا ہے، اس سے پڑھائی میں پختگی نہیں رہتی، ذہن تشویش زدہ رہتا ہے، استاذ کا مزاج معلوم نہیں ہوتا، استاذ سے مناسبت اور تعلق پیدا نہیں ہوتا، انسان استاذ کی دعاؤں سے مستفید نہیں ہوتا، ایسا بچہ استاذ کی نظروں میں نہیں رہتا، ہاں اگر مدرسے کی تبدیلی کسی معیاری مدرسے کی طرف ہو تو کوئی حرج نہیں، محض چھوٹی چھوٹی باتوں پر مدرسہ تبدیل نہ کریں۔

139......ہم عمر اور ہم کلاس ساتھیوں سے میل جول رکھیں

پیارے بچو! ہم کلاس ساتھیوں سے میل جول رکھیں، ہم کلاس ساتھیوں سے دوستی رکھیں، دوسری کلاس کے بچوں کے ساتھ یا اپنے سے بڑے بچوں کے ساتھ دوستی نہ رکھیں، یا اسی طرح گلی محلوں میں بڑے بچوں کے ساتھ دوستی نہ رکھیں، ان کے ساتھ دائیں بائیں نہ جائیں، ان کی محفلوں میں نہ بیٹھیں، اپنے ہم عمر ہم عصر جو بچے ہیں انہیں کے ساتھ

کھیلیں، اور کھیلنے کے لیے دور کبھی نہ جائیں، اپنی گلی محلے میں کھیلیں، کہیں گلی محلے سے باہر جانا ہو تو والدین کو بتا کر جائیں، بغیر بتائے دور نہ جائیں، اس سے والدین ذہنی اذیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

140......وضوخانوں کی صفائی کا خیال رکھیں

پیارے بچو! وضوخانوں کی صفائی کا خیال رکھیں یعنی دورانِ وضو، وضوخانوں میں کوئی گندگی یا کچرا نظر آئے اُسے اٹھا کر کچرادان میں ڈال دیں، اسی طرح مسجد کے بیت الخلاء ہمارے ضرورت کے لیے بنائے گئے ہیں، ان کی صفائی ستھرائی ہماری ذمہ داری بنتی ہے، چہ جائیکہ ہم اپنی ضرورت پوری کر کے گندی حالت میں چھوڑ آئیں، جب بھی استنجاء سے فارغ ہوں، خوب پانی بہائیں، دائیں بائیں ڈبلیوسی دھو کر پھر اٹھیں، یہ صفائی ستھرائی دین کا ایک اہم شعبہ ہے۔

اللہ تعالی کو صفائی وستھرائی والے لوگ پسند ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴾(البقرة: ۲۲۲)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالی ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف کثرت سے رجوع کریں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہیں۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے، ”اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ“ پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اسلئے وضوخانے، استنجاءخانے، مسجد اور درس گاہ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ [1]

141......اپنی زندگی میں سچائی کو اختیار کریں

پیارے بچو! اپنی زندگی میں سچائی کو اختیار کرو، یعنی ہر موقع پر سچ بولو، چاہے نقصان ہو جائے، چاہے مار کھانا پڑ جائے، چاہے بظاہر ذلت ہو، لیکن سچائی کے دامن کو نہ چھوڑیں،

[1] صحیح مسلم، کتاب الطهارة ،باب فضل الوضوء،رقم الحديث: ۲۲۳

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِیْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِی إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا. ❶

ترجمہ: سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ ہمیشہ اور پابندی کے ساتھ سچ بولنا نیکو کاری کی طرف لیجاتا ہے یعنی سچ بولنے کی خاصیت یہ ہے کہ نیکی کرنے کی توفیق ہوتی ہے اور نیکوکاری نیکوکار کو جنت کے اعلیٰ درجات تک پہنچاتی ہے اور یاد رکھو! جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ہمیشہ سچ بولنے کی سعی کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

سچائی کی وجہ سے اللہ رب العزت نے حضرت لقمان حکیم کو نہایت اونچا مقام عطا فرمایا، ایک مرتبہ حضرت لقمان حکیم سے یہ پوچھا گیا ہے کہ جس مرتبہ (یعنی فضیلت کے جس مقام) پر ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں اس تک آپ کو کسی چیز نے پہنچایا ہے؟ لقمان حکیم نے فرمایا: ''**صِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَالَايَعْنِيْنِیْ.**'' سچ بولنے نے، (کہ میں نے سچائی کا دامن، کبھی نہیں چھوڑا، خواہ میں نے خود کوئی بات کہی ہو یا کسی کی کوئی بات نقل کی ہو ہمیشہ سچ بولنے پر عامل رہا) امانت کی ادائیگی سے اور لایعنی چیزوں کو ترک کرنے سے۔ ❷

اس روایت سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اصل حکمت و دانائی، راست گفتاری و نیک کرداری ہے۔ چنانچہ انسانی زندگی کے یہی وہ اعلیٰ جوہر ہے جن کو اختیار کر کے لقمان حکیم کے اپنے عظیم مرتبہ تک پہنچ گئے۔

❶ صحيح مسلم: كتاب البر والصلة ،باب قبح الكذب وحسن الصدق، رقم الحديث: ٢٦٠٧

❷ موطأ مالك : كتاب الكلام، باب ماجاء فی الصدق والكذب، ج ٢ ص ٩٩٠، رقم الحديث : ٣٦٢٨

142......اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں

پیارے بچو! اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ، کلاس میں ایک دوسرے کو مارنا، ڈیسک کھینچنا، باہر گلی محلے میں ایک دوسرے کو مار کر بھاگ جانا، ایک دوسرے کی چیز اٹھالینا، اس سے دوسرے بچے کو تکلیف ہوتی ہے، حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.[1]

ترجمہ: کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی ایذاء) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اس حدیث میں ہاتھ اور زبان کی تخصیص اس لئے ہے کہ عام طور پر ایذاء رسانی کے یہی دو ذریعے ہیں، ورنہ یہاں ہر وہ چیز مراد ہے جس سے تکلیف پہنچ سکتی ہے، خواہ وہ ہاتھ ہو یا زبان یا کوئی دوسری چیز۔ اگر کسی دوسرے کی طرف سے تکلیف پہنچے آپ صبر کریں اس پر اللہ پاک آپ کو نہایت اجر وثواب عطا کریں گے۔

حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمہ اللہ ایک روز جنگل کی طرف گئے، وہاں انہیں ایک سپاہی ملا، سپاہی نے ان سے پوچھا کہ کیا تو بندہ (غلام) ہے، انہوں نے جواب دیا: ہاں، اس نے آبادی کا پتا دریافت کیا، آپ نے قبرستان کا راستہ بتلا دیا، اس نے غصہ سے کہا کہ میں آبادی کا پتا معلوم کر رہا ہوں اور تم قبرستان کا پتا بتلا رہے ہو، فرمایا: قبرستان ہی آبادی ہے، یہ سن کر سپاہی بہت زیادہ مشتعل ہوا اور اس نے کوڑے سے اتنا مارا کہ سر سے خون بہنے لگا، اسی حالت میں وہ انہیں پکڑ کر شہر میں لے آیا، لوگوں کے دریافت کرنے پر سپاہی نے تمام واقعہ بتلایا، لوگوں نے کہا: یہ تو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ

[1] صحيح البخاري: كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون، رقم الحديث: ١٠

اللہ ہیں۔ سپاہی یہ سن کر گھوڑے سے اتر پڑا اور ابراہیم ابن ادہم رحمہ اللہ کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا اور معافی مانگنے لگا، بعد میں لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ نے سپاہی کو دریافت کرنے پر یہ کیوں کہا تھا کہ میں بندہ ہوں، فرمایا: اس نے یہ نہیں معلوم کیا تھا کہ تو کس کا بندہ ہے، بلکہ یہ پوچھا تھا کہ کیا تو بندہ ہے اور کیوں کہ میں واقعی بندہ ہوں، اس لیے میں نے اعتراف کرلیا، جب اس نے مجھے زدوکوب کیا تو میں نے اس کے لیے جنت کی دعا مانگی۔ لوگوں نے کہا: اس نے آپ پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا: مجھے یقین تھا کہ اگر میں نے اس کے ظلم پر صبر کیا تو مجھے ثواب ملے گا، میں نے سوچا یہ بات کچھ اچھی نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے مجھے تو ثواب ملے اور اسے عذاب ہو۔ [1]

عربی زبان میں ''عبد'' کا اطلاق بندے اور غلام دونوں پر ہوتا ہے، سپاہی نے سمجھا شاید یہ کسی کے غلام ہیں، اور اِن کی مراد تھی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، دیکھیں کتنی تکلیف اور آزمائش آئی لیکن انہوں نے صبر کیا، اس کے لئے بددعا نہیں کی بلکہ اُس کے حق میں بھی جنت کی دعا کرتے رہے۔

143......وقت کی پابندی کریں

پیارے بچو! وقت کی پابندی کریں، جو بھی وقت مقرر ہے اس کی پابندی کریں، نماز کا وقت ہے، کلاس کا وقت ہے، اسکول کا وقت ہے اِس کی پابندی کریں، وقتِ مقرر سے پہلے آنے کی کوشش کریں، گھر سے جلدی نکلنے کی کوشش کریں تاکہ مقررہ وقت پر آپ اپنے اسکول، مدرسہ پہنچ سکیں، عموماً بچے آنے میں تاخیر کرتے ہیں اور چھٹی کے لئے بے تاب رہتے ہیں، ہمارے اسلاف وقت کے بڑے پابند تھے، اُن کے پورے

[1] إحياء علوم الدين: كتاب رياضة النفس وتهذيب الأخلاق، ج٣ص ٧٠، ٧١

دن کا نظام الاوقات ہوتا تھا اور وہ اس کی بڑی پابندی کرتے تھے، اپنے معمولات میں تاخیر اور ناغہ حتی الامکان نہیں کرتے تھے۔

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) کے متعلق ان کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ہر کام کے لیے ایک وقت طے کیا ہوا تھا، صبح سویرے اٹھتے، نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر حلقہ درس میں آتے، حدیث پڑھاتے، دن کافی چڑھ جاتا تو حلقہ سے اٹھ کر گھر آتے، ظہر تک آرام کرتے، نماز ظہر کے لئے اٹھتے، نماز پڑھنے کے بعد اس سڑک کی طرف چلنے کا معمول تھا جدھر سے پانی بھرنے والے پانی بھر بھر کر شہر کی طرف لاتے تھے، وہاں ہر ایک سے دریافت کرتے کہ قرآن اس کو کتنا یاد ہے، جسے یاد نہ ہوتا اس کو قرآن کی اتنی سورتیں یاد کراتے جو نماز پڑھنے کے لئے کافی ہوں، عصر تک یہی کام کرتے، نماز عصر اپنی مسجد میں پڑھتے نماز کے بعد درس قرآن دیتے، وقت اگر کچھ بچتا تو اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاتے، نماز مغرب کے بعد گھر تشریف لاتے تب افطار کا کھانا حاضر کیا جاتا، دس رطل سے کم مقدار مجموعی طور پر کھانے کی ہوتی، کھانے کے بعد نبیذ کا قرابہ پیش ہوتا، اِس کی مقدار بھی دس رطل کے قریب ہوتی، سر دست جتنا جی چاہتا نوش فرما لیتے، جو بچ جاتا اس کو سامنے رکھ کر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور رات کے معمولات شروع کرتے، نماز کی دو یا دو سے زیادہ رکعتوں سے فارغ ہوتے تو سامنے رکھے ہوئے نبیذ کے قرابہ سے پیتے، جب نماز پڑھتے پڑھتے پورا قرابہ ختم کر ڈالتے تو پھر سو جاتے۔ [1]

[1] تاریخ بغداد: ترجمة: وکیع بن الجراح بن ملیح، ج۱۳ ص۴۷۶، رقم الترجمة: ۷۳۳۲

144......سبق میں ناغہ نہ کریں

پیارے بچو! سبق سے چھٹی نہ کیا کرو، چھٹی کا بہت نقصان ہوتا ہے، چھٹی سے انسان بہت پیچھے رہ جاتا ہے، اس سے بے برکتی ہوتی ہے، دل اکھڑ جاتا ہے، پڑھا ہوا بھی بھول جاتا ہے، شوق میں کمی آجاتی ہے، بار بار چھٹی کرنے سے پڑھائی سے مناسبت پیدا نہیں ہوتی، علم کی اور استاذ کی ناقدری ہوتی ہے، جس کے سبب بسا اوقات آدمی علم سے محروم ہوجاتا ہے۔

ایک عربی شاعر کہتا ہے:

دَاوِمْ عَلَى الدَّرْسِ لَا تُفَارِقْهُ　　　فَالْعِلْمُ بِالدَّرْسِ قَامَ وَارْتَفَعَا

ترجمہ: اسباق کی بلاناغہ پابندی اور مداومت کرو کہ علم میں پختگی اور سرفرازی اسی سے آتی ہے۔

آج کل معمولی معمولی بہانے بنا کر کبھی یہاں جانا ہے کبھی وہاں جانا ہے، کبھی سر میں درد ہے اور کبھی پیٹ میں درد ہے، اس طرح چھٹی کرنے سے آپ بہت پیچھے رہ جائیں گے، ایسا بچہ کامیاب نہیں ہوتا۔

فقیہ العصر علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں حضرت استاذی مولانا مملوک علی صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پڑھتا تھا، میرے تمام بدن پر خارش نکل آئی، میں ہاتھوں میں دستانہ پہن کر سبق پڑھنے کے لئے حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوتا، ان ایام میں بھی ایک دن سبق ناغہ نہیں کیا، ایک روز مجھ کو زیادہ خارش میں مبتلا دیکھ کر حضرت استاذی رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارا تو وہ حال ہوگیا:

یک تن وخیل آرزو دل بچہ مدعا دہم　　　تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم۔ ❶

❶ تذکرۃ الرشید: جلد دوم، ص ۲۷۶

صاحبِ ہدایہ علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا، اللہ تعالی نے آپ کو سارے ساتھیوں پر فوقیت دی، دین کا آپ سے بہت بڑا کام لیا اور سارے ساتھیوں میں اللہ نے آپ کو بڑی عزت دی اِس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میں نے کبھی بھی درس میں ناغہ نہیں کیا، اس وجہ سے اللہ نے مجھے عزت دی۔ اس لئے کبھی سبق میں بلا عذر ناغہ نہ کریں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۰ھ) فرماتے ہیں کہ میں بصرہ میں آیا، میں نے خیال کیا کہ مجھ سے جس چیز کے متعلق بھی سوال کیا جائے تو میں اس کا جواب دے دوں گا، تو لوگوں نے مجھ سے بعض چیزوں کے متعلق پوچھا جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا:

فَجَعَلْتُ عَلَى نَفْسِي أَلَّا أُفَارِقَ حَمَّاداً حَتَّى يَمُوتَ، فَصَحِبْتُهُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَنَةً. ❶

ترجمہ: میں نے اپنے اوپر لازم کر دیا کہ میں امام حماد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ سے کبھی بھی جدا نہیں ہوں گا حتی کہ ان کا انتقال ہو جائے، چنانچہ میں ان کی صحبت میں اٹھارہ (۱۸) سال رہا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ) سے اللہ تعالی نے دین کا بہت بڑا کام لیا ہے، آپ دیکھیں فقہ میں جا بجا جہاں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی آراء آتی ہیں تو وہیں عموماً امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا تذکرہ بھی آتا ہے، اللہ تعالی نے آپ کو یہ بلند مقام اور فقاہت عطا فرمائی اِس کی ایک اہم وجہ کہ آپ نے درس میں کبھی ناغہ نہیں کیا، امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے بیٹے کا انتقال ہو گیا، تو انہوں نے اپنے عزیز و اقارب سے کہا کہ تم اِنہیں غسل دے دو اور تجہیز و تکفین کر لو اس لیے کہ میرے استاذ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا درس

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو حنيفة النعمان بن ثابت التيمي، ج٦ ص٣٩٨

شروع ہونے والا ہے اور میں چاہتا ہوں درس میں مجھ سے ناغہ نہ ہو، تو درس میں شرکت کی خاطر بیٹے کے جنازے میں شریک نہ ہوئے ،اس قدر درس کی اہمیت ان کے دل میں تھی، کبھی انہوں نے درس میں ناغہ نہیں کیا۔ (۱)

اللہ رب العزت نے اِس کی برکت سے اِن سے دین کا بہت بڑا کام لیا، آج کل بچے اپنے لئے عذر تلاش کر لیتے ہیں آج پیٹ میں درد ہے، آج کزن کی شادی ہے، آج ہمارا چچازاد گاؤں سے آرہا ہے، آج میرے چچا کا بیٹا بیمار ہے، اُس کی عیادت کے لئے جانا ہے، تو یہ چھوٹے چھوٹے عذر تلاش کر کے ناغہ کرتے ہیں، اس لئے ہم سبق سے رہ جاتے ہیں، الحمدللہ تحدیث بالنعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں میں نے متوسطہ سوم سے لے کر دورہ حدیث تک پڑھا، یہ کل نو سال کا عرصہ بنتا ہے، اِس نو سال میں میری ایک چھٹی نہیں ہے، اور نہ ہی رخصت ہے، نہ کسی ایک گھنٹے میں رخصت یا غیر حاضری ہے، الحمدللہ! نو سال صاحب ترتیب رہا ہوں ،اب یہ بات نہیں کہ بیمار نہیں ہوتا تھا یا اعذار نہیں تھے، مصائب اور مشاغل بھی پیش آتے ،تکالیف اور پریشانیاں بھی آتیں، غم اور خوشی کے مواقع بھی آتے ،لیکن میری کبھی چھٹی نہیں ہوئی، اور بفضل اللہ تعالی سابعہ تک ہر امتحان میں کوئی نہ کوئی پوزیشن بھی آتی رہی اور اللہ رب العزت کی توفیق تھی اولیٰ سے دورہ حدیث تک ہر کتاب کا تکرار بھی کرایا، تو یہ سب تب ہوتا ہے جب انسان درس میں شرکت کرتا ہے، اس لئے ناغہ کبھی نہ کریں، کوئی بھی عذر ہو جائے کوشش کریں پہنچیں، الا یہ کہ بہت زیادہ بیماری ہو، چھوٹے موٹے امراض، یہ نزلہ، زکام، بخار یہ تو زندگی کا حصہ ہیں، یہ تو ہر دن آئیں گے جائیں گے، موسم بدلے گا کبھی بخار ہوگا، کبھی نزلہ ہوگا، تو اِن کی وجہ سے آپ نے اپنے سبق میں ناغہ نہیں کرنا، آپ خود کوشش

(۱) مناقب أبي حنيفة للموفق: ج ۱ ص ۲۷۴

کریں کہ ناغہ نہ ہوتو اللہ رب العزت کی غیبی مدد بھی آپ کے ساتھ شامل ہوگی، ان شاءاللہ ناغہ کی بے برکتی سے آپ محفوظ رہیں گے۔

145......مناسب روشنی میں پڑھیں

پیارے بچو! جب گھر میں سبق یاد کرنا ہوں یا لکھنا ہوں، چاہے مدرسے کا ہو اسکول کا ہو، اندھیرے میں یاد نہ کریں، لیٹ کر یاد نہ کریں، بلکہ بیٹھ کر روشنی میں یاد کیا کریں اور اگر رات کا وقت ہے تو مناسب روشنی میں پڑھیں، کم روشنی سے بینائی اور دماغ کو نقصان پہنچتا ہے، بنائی کمزور ہوتی ہے، جتنی مناسب روشنی ہوگی اُتنی آپ کی آنکھوں کی بینائی ٹھیک رہے گی اور آپ کے دماغ پر زیادہ بوجھ نہیں پڑے گا، دن میں تین سے چار مرتبہ ٹھنڈا پانی لے کر آنکھوں پر مارا کریں اس سے پڑھنے کے بعد آنکھوں میں تھکاوٹ کی کیفیت ہوتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے اور آنکھیں تازہ دم ہو جاتی ہیں، غنودگی اور سستی دور ہو جاتی ہے۔

146......فجر کی نماز کے بعد سونے سے گریز کریں

پیارے بچو! فجر کی نماز کے بعد کا وقت بڑا قیمتی وقت ہے، اللہ پاک نے اس وقت کی قسم کھائی ہے:

﴿وَالْفَجْرِ﴾ (الفجر: ١)

ترجمہ: قسم ہے فجر کے وقت کی۔

فجر کا وقت دنیا کی ہر چیز میں ایک نیا انقلاب لے کر نمودار ہوتا ہے، اس لئے اس کی قسم کھائی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا. [1]

---

[1] سنن أبی داود: كتاب الجهاد، باب فی الإبتكار فی السفر، رقم الحديث: ٢٦٠٦

ترجمہ: یا اللہ میری امت کے لئے صبح کے وقت میں برکت ڈال دے۔

صبح کے وقت انسان کا ذہن بڑا ترو تازہ ہوتا ہے، رات بھر آرام کرنے کی وجہ سے طبیعت میں بڑی بشاشت اور چستی ہوتی ہے، اگر آپ فجر کے بعد سونے کی عادت ڈالیں گے سارا دن سستی میں گزرے گا، اس لئے جو فجر کے بعد سوتا ہے پھر وہ عموماً کلاس میں بھی سوتا ہے، سارا دن غافل رہتا ہے اور جو آدمی اُس وقت نہیں سوتا تو اس کے جسم میں چستی ہوتی ہیں اور اس کا دن بڑا اچھا گزرتا ہے، اگر آپ چاہیں اللہ آپ سے دین کا کام لے، آپ کا حافظہ طاقتور ہو تو آپ فجر کے بعد سے لے کر اشراق تک کا وقت کوشش کریں مسجد میں گزاریں، اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کریں، اگر آپ کی آج یہ ترتیب بنی تو ساری زندگی یہ ترتیب رہے گی، ورنہ وہی ہوگا کہ آپ نو بجے، کبھی دس بجے، کبھی گیارہ بجے اٹھیں گے، تو پھر سارا دن آپ کا اچھا نہیں گزرے گا، تو زیادہ سونا مضر صحت ہے، اور سب سے بڑی چیز وقت کا ضیاع ہے، اس لیے کوشش ہو رات آدمی جلد سوئے تا کہ نیند پوری ہو جائے، فجر کی نماز کے بعد نہ سوئیں، چند دن طبیعت پر گراں ہوگا پھر آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی، دیکھیں! جسم کو جس طرح آپ بناؤ گے اُس طرح بن جائے گا، اگر آپ اس کو زیادہ سونے کا عادی بنائیں تو زیادہ سوئے گا، کھانے کا بناؤ اُس کا عادی بن جائے گا، گپ شپ اور موبائل کا عادی بنائیں تو اُس کا عادی بن جائے گا، اس لئے کوشش کریں کہ فجر کے بعد کا وقت تلاوت اور اذکار میں گزرے، اور پھر اشراق پڑھ کر اپنے معمولات کا آغاز کریں تو ان شاء اللہ آپ کا پورا دن بہت اچھا گزرے گا۔

147......نماز میں جسم اور کپڑوں کے ساتھ کھیلنے سے گریز کریں

پیارے بچو! نماز میں مکمل توجہ اللہ رب العزت کی طرف ہو، کسی بھی چیز کے ساتھ اپنے

آپ کو مشغول نہ کریں، بعض بچے نماز میں کپڑوں سے کھیلتے نظر آتے ہیں، ایک دوسرے کو نماز میں پاؤں مار رہے ہوتے ہیں، اور کوئی نماز میں کان کی صفائی کر رہا ہوتا ہے اور کوئی ناک کی صفائی کر رہا ہوتا ہے، اس طرح ایک رُکن میں بار بار ہاتھ حرکت کرنے سے بسا اوقات نماز ٹوٹ جاتی ہے، آپ دین کے طالب علم ہو، یہ عمل آپ کی شایانِ شان نہیں، نماز اللہ تعالی سے ہم کلامی کا نام ہے، نماز توجہ سے پڑھی جائے، جب امام صاحب نماز میں قرأت کریں تو اُسے توجہ سے سنیں، نماز میں حرکت نہ کریں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے، جب بیت اللہ میں نماز پڑھا کرتے تھے تو حرم شریف کے کبوتر یہ خیال کر کے کہ یہ سوکھا ہوا درخت کھڑا ہے، آپ کے اوپر بیٹھ جاتے کیوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر وخوف، ہیبت وعظمت کی وجہ سے سوکھے درخت کی طرح بالکل بے حس اور بے حرکت کھڑے رہتے تھے:

كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَاقَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ عُودٌ مِنَ الْخُشُوعِ. (1)

حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے، ایک دن نماز میں مشغول تھے کہ اچانک ایک شامی (ڈاکو) گھر میں داخل ہوا اور گھر والے گھبرا گئے، جب گھر والے شامی کے آس پاس سے ہٹ گئے، تو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی اہلیہ ان سے کہنے لگیں: یہ ڈاکو گھر میں داخل ہوئے ہم لوگ گھبرا گئے، آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگی، فرمانے لگے: ''مَاشَعَرْتُ'' مجھے تو کچھ پتہ ہی نہیں چلا۔ (یعنی نماز میں اِس قدر خشوع وخضوع تھا کہ انہیں ڈاکو کے آنے کا پتہ ہی نہ چلا۔)

میمون بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز میں کبھی التفات کرتے نہیں دیکھا، نہ کم نہ زیادہ، بخدا! ایک مرتبہ مسجد کی دیوار منہدم ہوگئی

(1) مصنف ابن أبي شيبة: كتاب الصلاة، باب من كان يقول في الصلاة: لا تتحرك ج۲ ص ۱۲۵، رقم الحديث: ۷۲۴۵

جس سے بازار والوں میں کھلبلی مچ گئی، مگر حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ نماز میں اس قدر منہمک تھے کہ مسجد میں کھڑے نماز پڑھتے رہے انھیں کچھ پتہ نہ چلا:

سَقَطَ حَائِطُ الْمَسْجِدِ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ قَائِمٌ يُصَلِّي فَمَا عَلِمَ بِهِ. [1]

مسلم بن یسار رحمہ اللہ ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے اتفاقاً ایک دن ان کے پڑوس میں آگ لگ گئی انہیں شور شرابے کا ذرا پتہ نہ چلا یہاں تک کہ آگ بجھا دی گئی۔

پیارے بچو! یہ سلف کی نماز تھی کہ نماز میں آگ لگ رہی ہے، دیوار گر رہی ہے لیکن انہیں کچھ پتہ ہی نہ چلا، ہم بھی نماز ایسی پڑھیں کہ ہماری توجہ نماز کی طرف ہو، جسم یا کپڑوں کی طرف بالکل نہ ہو، مکمل یکسوئی کے ساتھ نماز پڑھیں۔

148......استاذ محترم کی نشست گاہ کی صفائی اور ادب کا لحاظ رکھیں

پیارے بچو! جو استاذ کی نشست گاہ ہے اس کی صفائی اور ادب کا لحاظ رکھیں، یعنی استاذِ محترم کی جگہ کو ہمیشہ صاف رکھیں اور استاذ کی چیزوں کو ترتیب سے رکھیں، استاذ کے آنے سے پہلے جائے نماز یا چادر ہو تو اُسے جھاڑ کر، صاف کر کے استاذ کی جگہ پر بچھا دیں، استاذ کے لیے پہلے سے اُن کی ضرورت کی اشیاء کاغذ، قلم اور پانی وغیرہ رکھ دیں اور اُسے اوپر سے ڈھک دیں، استاذ کو کہنا نہ پڑے، اور چھٹی کے بعد استاذ کی اشیاء اور جائے نماز کو محفوظ جگہ پر رکھیں، پابندی سے ان امور کا اہتمام کیا جائے، اگر چہ استاذ رخصت پر کیوں نہ ہو، اسی طرح استاذ کی مسند کا احترام کریں، نہ وہاں بیٹھیں، اور نہ ہی اس طرف پیر پھیلائیں۔

149......استاذ کے سامان کو بغیر اجازت استعمال نہ کریں

پیارے بچو! استاذ کے سامان کو بغیر اجازت استعمال نہ کریں، بعض اساتذہ اپنا سامان

---

[1] حلیة الأولیاء: الطبقة الأولی من التابعین، ترجمة: مسلم بن یسار، ج ۲ ص ۲۹۰

ڈیسک میں رکھتے ہیں، استاذ کی کوئی کتاب ہے، کوئی ڈائری ہے، اس کو نہ پڑھا جائے، یا اسی طرح استاذ باہر چلے گئے، اب استاذ کے موبائل کو استعمال کرنا، اس کو کھولنے کی کوشش کرنا، یہ عمل درست نہیں، اگر استاذ موبائل یا قیمتی سامان درس گاہ میں بھول کر چلے جائیں، اُسے استعمال نہ کیا جائے، بلکہ استاذ کو اطلاع کی جائے، اور اُن کا سامان اُن تک حفاظت کے ساتھ پہنچائیں۔

150 ......کسی کام میں جلد بازی نہ کریں

پیارے بچو! کسی کام میں جلدی نہ کریں، ہر کام اطمینان اور فکرمندی کے ساتھ کریں، عموماً بچوں میں جلد بازی بہت ہوتی ہے، وضو کرنے جائیں گے تو دوڑتے ہوئے جائیں گے، وضو کر کے آتے ہیں تو دوڑتے ہوئے آتے ہیں، اب خدانہ کرے اگر ماربل پر پاؤں پھسل جائے تو بسا اوقات کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے، جسم پر چوٹ لگ جاتی ہے، سیڑھوں سے بھاگتے ہوئے اترتے ہیں، اب اگر خدانخواستہ گر گئے تو چوٹ لگ جاتی ہے، اس لیے ہر کام بڑے اطمینان کے ساتھ کریں، کسی کام میں جلد بازی نہ کریں۔ کہیں تھوڑی سے جلد بازی عمر بھر کی محتاجی کا سبب نہ بن جائے۔ پانچ منٹ تاخیر سے پہنچیں یہ بہتر ہے کہیں معذور یا مفلوج ہو جائیں۔

151 ......چادر ڈال کر سوئیں

پیارے بچو! جب رات سونے لگو تو اپنے اوپر کمبل یا چادر ڈال دو، اور اپنے جسم کو ڈھک دو، بعض بچوں اور بچیوں میں یہ عادت اچھی نہیں ہے وہ سوتے ہیں تو اپنے اوپر کوئی چادر وغیرہ نہیں ڈالتے، انسان جب سویا ہوا ہوتا ہے تو ایک کروٹ پہ نہیں ہوتا، معلوم نہیں وہ کس حالت پہ ہے، تو جب بھی سوئیں تو موسم کے مطابق چادر اوڑھ لیں، اِس سے آپ کا ستر محفوظ ہوگا اور عیوب پر پردہ ہوگا، خاص طور پر بچیاں اس کا اہتمام

کریں، تو چادر ڈال کر سویا کریں تا کہ نیند کے دوران آپ کے والد یا بھائی کی آپ پر اِیسی حالت میں نگاہ نہ پڑے جو اِن کے لئے تکلیف دہ ہو۔

152......لایعنی گفتگو سے بہتر ہے کہ خاموش رہیں

پیارے بچو! زیادہ بولنے کی عادت نہ بناؤ، بعض بچوں کی زیادہ بولنے کی عادت ہوتی ہے، دوسرے بچوں کی شکایتیں اور ہر وقت کوئی نہ کوئی مسئلہ انہیں درپیش ہوتا ہے، یہ وہ بچے ہوتے ہیں جنہیں زیادہ بولنے کی عادت ہوتی ہے، زیادہ بولنا اچھا وصف نہیں ہے، جہاں بات کرنے کی ضرورت ہو وہاں بات کریں، بات کرنے سے پہلے سوچ لیں، آیا اِس بات کی جو میں کرنا چاہ رہا ہوں ضرورت ہے، اگر ضرورت ہو تو کرلیں، اگر ضرورت نہ ہو تو چھوڑ دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. ❶

ترجمہ: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

زیادہ باتیں کرنے والا زیادہ غلطیاں کرتا تھا اور خاموش رہنے والا نجات پاتا ہے، اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَمَتَ نَجَا. ❷

ترجمہ: جو شخص خاموش رہا اُس نے نجات پائی۔

---

❶صحیح البخاری: کتاب الأدب، باب: من كان يؤمن باللّٰه واليوم الآخر فلايؤذجاره، رقم الحديث: ٦٠١٨

❷سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة، باب ماجاء فی صفة أوانی الحوض، باب، رقم الحديث: ٢٥٠١

153......غریبوں پرخرچ کریں

پیارے بچو! اپنے خرچے میں سے تنگدست ساتھیوں پرخرچ کریں، اللہ تعالی نے اگر آپ کو کچھ دیا ہو، آپ کے والدین نے آپ کو دیا ہوتو تھوڑا بہت غریبوں کو دیا کریں، بعض بچوں کو دن کا بیس روپے خرچہ ملتا، بعض کو تیس اور بعض کو پچاس روپے ملتا ہے، کوئی راستے میں فقیر نظر آئے دو روپے، پانچ روپے دیدیں، کوئی مستحق نظر آئے اس کو دے دیا کریں، یا کلاس میں کوئی ساتھی مستحق ہوتو اِس پرخرچ کریں، یا آپ کے اڑوس پڑوس میں کوئی غریب ہے تو اس پرخرچ کریں، اِس سے آپ کے علم وعمل اور عمر میں برکتیں ہوں گی، انسان جو بلندیوں پر پہنچتا ہے وہ صرف اپنی محنت سے نہیں پہنچتا، اس میں دوسروں کی دعاؤں کا بھی بڑا کردار ہوتا ہے، اس لیے کوئی غریب، یتیم، مستحق ونادار ہوتو اُس کے ساتھ تعاون کریں، لیکن تعاون سب کے سامنے نہ ہو چھپ کے ہو، خفیہ طور پر ہو، اور صرف اللہ کی رضا کے لئے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّکَ لَنْ تُنفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا. [1]

ترجمہ: ہرگز تم کوئی چیز اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ہو لیکن اگر تم یہ چاہو کہ اللہ کی رضا مجھے مل جائے تو اللہ تمہیں اس پر اجر عطا فرماتا ہے۔

تو انسان جب اللہ کی رضا کے لیے کوئی کام کرتا ہے، تو کام چاہے مختصر کیوں نہ ہو، تعاون تھوڑا سا ہی کیوں نہ ہو، کوئی حرج کی بات نہیں، اسلئے کہ شریعت میں اصل مدار اخلاص پر ہے۔

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الإيمان، باب ما جاإن الأعمال بالنية والحسبة، رقم الحديث: ٥٦

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةٌ لَخَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ. ❶

ترجمہ: اگر کوئی شخص کسی ایسے بڑے پتھر کے اندر بھی کوئی نیک کام کرے کہ جس میں نہ تو کوئی دروازہ ہو، اور نہ کوئی روشن دان، تو اس کا وہ عمل لوگوں میں مشہور ہو جائے گا، خواہ وہ عمل کسی طرح کا ہو۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ کوئی شخص پتھر کے اندر بھی گھس کر کوئی نیک کام کرے کہ جس میں نہ کوئی دروازہ ہوتا ہے اور نہ کوئی روشن دان اور اس طرح اس پتھر کے اندر نہ تو داخل ہو کر اور نہ باہر سے جھانک کر دیکھا جا سکتا ہے کہ اندر کون شخص کیا کام کر رہا ہے، تو اس صورت میں بھی وہ شخص اپنے اس نیک کام کے ساتھ لوگوں میں بہت مشہور ہو جاتا ہے۔

تو بحر حال ہم ان کے ساتھ خفیہ تعاون کریں، اُن کی دعائیں آپ کو وہاں پہنچا سکتی ہیں جہاں آپ اپنی محنت اور اپنی عبادت سے بھی نہیں پہنچ سکتے، دعائیں انسان کو بہت بلند درجہ پر لے جاتی ہیں، دیکھیں! بعض انگوٹھا چھاپ ہوتے ہیں، وہ اپنا دستخط بھی خود نہیں کر سکتے، اپنا نام بھی خود نہیں لکھ سکتے، لیکن دولت اتنی ہے اُن کو خود بھی اُس کا حساب نہیں اور ان کے پاس کام کرنے والے بڑی بڑی ڈگریوں والے ہیں، کسی نے ایم اے کیا ہوا ہے، کسی نے بی اے کیا ہوا ہے، وہ آگے ان کے نوکر ہیں اور خود سیٹھ انگوٹھا چھاپ ہے، تو دولت عقل پر نہیں ملتی، اگر عقل پر دولت ملتی تو یہ جتنے مالدار لوگ ہیں، یہ

---

❶ المستدرک علی الصحیحین: کتاب الرقاق، ج۴ص ۳۴۹، رقم الحدیث: ۷۸۷۷، قال الحاکم: هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبي.

سب سے زیادہ عقل مند ہوتے، حالانکہ ان کے پاس اتنی عقل نہیں ہوتی، اکثر آپ کو ایسے نظر آئیں گے جن کے پاس اتنی ذہانت نہیں ہوگی، اور جو اُن کے ماتحت ہوں گے وہ زیادہ ذہین، ذکی اور پڑھے لکھے لوگ ہوں گے، تو بلندیوں تک آدمی پہنچتا ہے کسی کی دعاؤں سے، اس لئے دنیا میں دعائیں لینے کا اہتمام کریں، اساتذہ سے، والدین سے ساتھیوں سے، تو جب آپ اپنے ساتھیوں سے تعاون کریں گے، وہ آپ کے لیے دعائیں کریں گے، تو اللہ رب العزت آپ کو ایک اونچا مقام عطا فرمائے گا، اس لئے میں نے ایک بات عرض کی اگر کوئی ایسا غریب ہو تو آپ چھپکے سے تعاون کیا کریں، میں ایک بات تحدیث بالنعمت کے طور پر عرض کر رہا ہوں کہ الحمد اللہ والد صاحب مجھے طالب علمی کے دور میں ایک دن کا خرچہ ہزار روپے دیتے تھے، تو ایک دن کا خرچہ ہزار روپے ہو تو مہینے کا تیس ہزار بن گئے، تو تیس ہزار روپے جس کے پاس طالب علمی کے دور میں ہوں، وہ کتنی عیاشی میں زندگی گزارے گا، اتنی بڑی رقم اس کو مل رہی ہے، لیکن الحمد اللہ جو پیسے ملتے تھے تو میں اس میں آدھی رقم سے کتابیں خریدتا تھا اور آدھے پیسے اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا تھا، ہمارے ساتھ جتنے ساتھی ہوتے تھے متوسطہ سوم سے لیکر دورہ حدیث تک، کچھ ساتھی افغانستان کے، کچھ بلوچستان کے، کچھ کوئٹہ کے، کچھ سرحد کے تو کلاس میں معلوم تھا کہ یہ ساتھی ذرا تنگدست ہیں تو جب بھی کچھ ملتا تو خاموشی سے چھپکے سے اُن کے ساتھ تعاون ہوجاتا، وہ دعائیں کرتے۔ آج جو اللہ تعالیٰ نے دو حرف پڑھنے کی اور دو حرف لکھنے کی توفیق دی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ اساتذہ، والدین کی دعاؤں کے بعد اُن ساتھیوں کی دعائیں ہیں، اس لئے ساتھیوں کو تنگ نہ کریں، ان سے جھگڑے نہیں، الجھیں نہیں، اللہ نے جو دیا ہے اُن پر خرچ کریں، خرچ سے مال کم نہیں ہوتا، حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ.[1]

ترجمہ: صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔

اپنے والدین سے کہا کریں کہ میرے لیے دو ہزار کے کپڑے نہ لاؤ، پانچ سو روپے کا سوٹ کافی ہے، یہ پندرہ سو فلاں فلاں غریب کے کام آ جائیں گے جب اِن کے گھروں کے چولہے آپ کے توسط سے چلیں گے تو اِن کی دعائیں آپ کو بلندیوں پر پہنچائیں گی۔

154......راستے میں دائیں طرف ہوکر نظریں جھکا کر چلیں

پیارے بچو! جب چھٹی ہو تو راستے میں بھاگتے ہوئے، کھیلتے ہوئے گھروں کو نہ جائیں، بلکہ راستے کے دائیں طرف ہوکر نظریں جھکا کر چلیں، راستے میں بلند آواز سے باتیں نہ کریں، سنجیدگی کے ساتھ چلیں، اور جو بچیاں وہ بھی راستے کے دائیں طرف ہوکر نظریں جھکا کر چلیں، راستے میں بلند آواز سے باتیں نہ کریں، اور چھٹی کے بعد فوراً گھروں کو جائیں، دائیں بائیں کسی دوست کے گھر، کسی سہیلی کے گھر نہ جائیں، گھر میں والدین آپ کے انتظار میں ہوتے ہیں، آپ کے وقت پر نہ آنے پر وہ پریشان ہو جاتے ہیں، اس لیے چھٹی کے بعد فوراً گھروں کو جائیں، بچے ان امور کا خیال نہیں کرتے جبکہ بہت سی اچھی بری نظریں آپ کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

155......بیماروں کی خدمت کریں

پیارے بچو! اگر گھر میں والدہ بیمار ہے یا والد بیمار ہے یا دادا، نانا وغیرہ بیمار ہیں تو اُن کی خدمت کریں، بیمار آدمی کی دعائیں بڑی قبول ہوتی ہیں، اُن کا کہنا سنیں، والدہ کہتی ہے بیٹا! پانی لاؤ، دوائی کھانی ہے اور بیٹا ٹس سے مس نہیں ہوتا، اپنے ویڈیو گیم میں لگا

[1] صحیح مسلم: کتاب البر والصلة، باب إستحباب العفو والتواضع، رقم الحدیث: ۲۵۸۸

ہوا ہے، تو اِن کا دل آپ سے ٹوٹ جاتا ہے اس لئے بیماروں کی زیادہ خدمت کیا کریں، رشتہ داروں، بہن بھائیوں میں کوئی بیمار ہے ان کے پاس جا کر کچھ دیر بیٹھا کریں، اِن کی عیادت کیا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَعُوْدُوْا الْمَرِيْضَ. ❶

ترجمہ: بیمار کی عیادت کرو۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، ان میں سے ایک "وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ" بیمار کی عیادت کرنا ہے۔ ❷

بیمار کی عیادت پر بڑی فضیلت ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَامِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ. ❸

ترجمہ: کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو شام میں بیمار کی عیادت کرے اور اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نہ نکلیں جو صبح تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص صبح میں بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں اور اس کے لیے شام تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور اس کے لیے جنت میں باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

دیکھیں عمل مختصر ہے اور فضیلت کتنی زیادہ ہے کہ ستر ہزار فرشتے اُس کے حق میں دعا

❶ صحیح البخاری: کتاب المرضی، باب وجوب عیادۃ المریض، رقم الحدیث: ۵۶۴۹

❷ صحیح البخاری: کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز، رقم الحدیث: ۱۲۴۰

❸ سنن أبی داود: کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ علی وضوء، رقم الحدیث: ۳۰۹۸

کررہے ہوتے ہیں، جب عیادت کے لئے جائیں تو یہ مسنون دُعا پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس کے سرہانے بیٹھ جاتے، پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ.

ترجمہ: میں عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔

اِس دعا کے پڑھنے سے اُمید ہے کہ اللہ رب العزت اِس بیمار کو شفاء عطا فرمائیں گے۔

یہ فضائل اور احادیث ایک عام مسلمان کے لیے ہیں کہ ایک عام مسلمان بیمار ہو جائے اُس کی عیادت کی جائے اس کا خیال رکھا جائے، چہ جائیکہ والدین، رشتے دار، بہن بھائیوں میں کوئی بیمار ہو تو اُن کی خدمت اور عیادت تو بطریق اولی ہے، اور اس میں ڈبل اجر ہے۔

156......ایثار پر چلیں

پیارے بچو! ایثار کو اختیار کریں، ایثار کہتے ہیں انسان کو ضرورت بھی ہو لیکن پھر بھی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے، مثلاً کھانے کے لئے آپ دسترخوان پر بیٹھے ہیں آپ کے سامنے گوشت کی بوٹی آئی اور آپ نے اپنے دوسرے ساتھی کو دے دی یہ ایثار ہے، بیٹھیں ہیں جگہ تنگ ہے، آپ نے اپنے ساتھی کے لیے جگہ بنا دی یہ ایثار ہے، لائن میں کھڑے ہیں آپ کا نمبر ہے، آپ نے دوسرے کو آگے کر دیا یہ ایثار ہے، صف میں کھڑے ہیں کوئی بڑی عمر والا آجاتا ہے، آپ اس کو آگے کر دیتے ہیں یہ ایثار ہے، تو اس پر اللہ تعالی بڑے خوش ہوتے ہیں، قرآن کریم میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: ۹)

(1) سنن أبی داود: کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادة، رقم الحدیث: ۳۱۰۶

ترجمہ: اللہ تعالی کو وہ لوگ پسند ہیں جو دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود تنگی اور پریشانی میں کیوں نہ ہوں۔

حضراتِ سلف کی زندگی ایثار و ہمدری میں گزری ہے، حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس حالت میں ہیں، میں نے کہا: جب مجھے رزق دیا جاتا ہے تو میں کھاتا ہوں اور جب مجھ سے رزق کو روک دیا جاتا ہے تو میں صبر کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ہمارے ہاں بلخ کے کتے بھی یہی کرتے ہیں، میں نے آپ سے پوچھا: آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب مجھے رزق دیا جاتا ہے تو میں ایثار کرتا ہوں اور جب مجھ سے رزق کو روک دیا جاتا ہے تو میں شکر کرتا ہوں۔ [1]

پیارے بچو! اسلافِ امت ضرورت مند ہوتے ہوئے بھی دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے، خود ایثار پر عمل کرتے تھے، علامہ واقدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے بڑی مالی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، فاقوں تک نوبت پہنچی، گھر سے اطلاع آئی کہ عید کا موقع ہے اور گھر میں کچھ نہیں، بڑے تو صبر کرلیں گے، لیکن بچے مفلسی کی عید کیسے گزاریں گے؟ یہ سن کر میں اپنے ایک تاجر دوست کے پاس قرض لینے گیا، وہ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گیا اور بارہ سو درہم کی سربمہر ایک تھیلی میرے ہاتھ تھمادی، میں گھر آیا، ابھی بیٹھا ہی تھا کہ میرا ایک ہاشمی دوست آیا، اس کے گھر میں افلاس وغربت نے ڈیرہ ڈالا تھا، وہ قرض رقم چاہتا تھا، میں نے گھر جاکر اہلیہ کو قصہ سنایا، کہنے لگی، کتنی رقم دینے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا، تھیلی کی رقم نصف نصف تقسیم کرلیں گے، اس طرح دونوں کا کام چل جائے گا، کہنے لگی، بڑی عجیب بات ہے، آپ ایک عام آدمی کے پاس گئے، اس نے آپ کو بارہ سو درہم دیے اور آپ اسے ایک عام آدمی کے عطیہ کا نصف دے

[1] وفيات الأعيان: ترجمة: ابراهيم بن أدهم، ج ۱ ص ۳۲

رہے ہیں، آپ اسے پوری تھیلی دے دیں۔ چنانچہ میں نے وہ تھیلی کھولے بغیر سربمہر اس کے حوالہ کردی، وہ تھیلی لے کرگھر پہنچا تو میرا تاجر دوست اس کے پاس گیا، کہا عید کی آمد ہے، گھر میں کچھ نہیں، کچھ رقم قرض چاہیے۔ ہاشمی دوست نے وہی تھیلی سربمہر اس کے حوالہ کردی، اپنی ہی تھیلی اسی طرح سربہ مہر دیکھ کر اسے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ وہ تھیلی ہاشمی دوست کے ہاں چھوڑ کر میرے پاس آیا، میں نے اسے پورا قصہ سنایا، درحقیقت تاجر دوست کے پاس بھی اس تھیلی کے علاوہ کچھ نہیں تھا وہ سارا مجھے دے گیا تھا، اور خود قرض لینے ہاشمی کے پاس چلا، ہاشمی نے جب وہ حوالہ کرنا چاہا تو راز کھل گیا۔

ایثار وہمدردی کے اس انوکھے واقعہ کی اطلاع جب وزیر یحییٰ بن خالد کے پاس پہنچی تو وہ دس ہزار دینار لے کر آئے، کہنے لگے ان میں دو ہزار آپ کے، دو ہزار آپ کے ہاشمی دوست کے، دو ہزار تاجر دوست کے اور چار ہزار آپ کی اہلیہ کے ہیں کیوں کہ وہ تو سب میں زیادہ قابل قدر اور لائق اعزاز ہے۔ ❶

سلف میں ایسے لوگ گزرے کہ اُن میں اِس قدر ایثار ہوتا تھا کہ وہ اپنے حصے کا کھانا جانوروں کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کرتے تھے، یعنی انسان تو انسان، وہ جانورں کی بھی رعایت رکھتے تھے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ جنگل سے گزر رہے تھے راستے میں ایک باغ پر گزر ہوا، وہاں ایک حبشی غلام باغ میں کام کر رہا تھا، اس کی روٹی آئی اور اس کے ساتھ ہی ایک کتا بھی باغ میں چلا آیا اور اس غلام کے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔ اس غلام نے کام کرتے کرتے ایک روٹی اس کتے کے سامنے ڈال دی،

---

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: محمد بن عمر بن واقد أبو عبد اللّٰه الواقدي، ج ٣ ص ٢٢٩، رقم الترجمة: ١٢٥٥

اس کتّے نے اس کو کھالیا اور پھر کھڑا رہا، اس نے دوسری اور پھر تیسری روٹی بھی ڈال دی، کل تین ہی روٹیاں تھیں وہ تینوں کتے کو کھلا دیں، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ غور سے کھڑے دیکھتے رہے، جب وہ تینوں ختم ہوگئیں تو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے پوچھا کہ تمہاری کتنی روٹیاں روزانہ آتی ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ آپ نے ملاحظہ تو فرمالیا تین ہی آیا کرتی ہیں، حضرت نے فرمایا کہ پھر تینوں کا ایثار کیوں کردیا؟ غلام نے کہا: حضرت یہاں کتے رہتے نہیں ہیں یہ غریب بھوکا کہیں دور سے مسافت طے کر کے آیا ہے، اس لیے مجھے اچھا نہ لگا کہ اس کو ویسے ہی واپس کردوں، حضرت نے فرمایا کہ پھر تم آج کیا کھاؤ گے؟ غلام نے کہا ایک دن فاقہ کرلوں گا یہ تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں سوچا کہ لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ تو بہت سخاوت کرتا ہے، یہ غلام تو مجھ سے بڑھ کر سخی ہے، یہ سوچ کر شہر میں واپس تشریف لے گئے اور اس باغ کو اور غلام کو اور جو کچھ سامان باغ میں تھا سب کو اس کے مالک سے خریدا اور خرید کر غلام کو آزاد کردیا اور وہ باغ اس غلام کو ہبہ کردیا۔ [1]

اللہ تعالیٰ کو ایثار والے بڑے پسند ہیں، تو ہمیشہ ایثار کو اپنائیں، آپ کا حق بھی ہو پھر بھی دوسروں کو دیں، اس سے فائدہ یہ ہوگا دوسروں کے دلوں میں آپ کی محبت قائم ہوگی اور وہ ہمیشہ آپ سے اچھا تعلق رکھیں گے، مستقبل میں آپ کو اچھے الفاظ سے یاد کریں گے، اور اگر آپ کی عادت یہ رہی کہ دسترخوان پر ساتھی کا خیال نہ رکھا، روٹی اپنی طرف کردی، سالن اپنی طرف کھینچا تو اس سے انسان دوسروں کی نگاہوں میں گر جاتا ہے۔ کسی آدمی کی شخصیت کو دیکھنا ہو تو مجلس اور دسترخوان پہ دیکھ لیں، تو پتہ چل جائے گا کہ

[1] إحیاء علوم الدین: کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳ ص ۲۵۸

اس کی شخصیت کیسی ہے، تو مجلس میں اپنی زبان کو اور دسترخوان پر اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھیں، تو بہرحال جتنا ایثار کو اپنائیں گے اللہ تعالی آپ کو عزت دے گا۔

157 ...... گفتگو کرتے وقت گیارہ آداب کا لحاظ رکھیں

پیارے بچو! گفتگو کرتے وقت شرعی آداب کا لحاظ رکھیں، انسانی شخصیت کا پہلا اندازہ چہرے کو دیکھنے سے ہوتا ہے اور دوسرا حتمی اندازہ اس کی گفتگو سے ہوتا ہے، بعض حکماء کا قول ہے:

عَقْلُ الْمَرْءِ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ. [1]

ترجمہ: انسان کی عقل اُس کی زبان کے نیچے ہوتی ہے۔

پس انسان اپنی گفتگو ہی سے پہچان لیا جاتا ہے۔

پیارے بچو! گفتگو کے دوران درج ذیل آداب کا لحاظ رکھیں:

ا...... گفتگو ہمیشہ نرمی سے کرنے کی کوشش کریں، بعض حکماء کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے زبان میں اسی لئے کوئی ہڈی نہیں بنائی تا کہ یہ نرم رہے اور اس سے نرمی سے گفتگو کی جائے۔

ایک بزرگ کسی نوجوان سے سخت ناراض ہوئے اور اسے سخت سخت کہنے لگے، اس نے جواب دیا حضرت! آپ میری کوتاہی کے باوجود میرے ساتھ نرمی فرمائیں، نہ میں فرعون سے زیادہ برا ہوں اور نہ ہی آپ حضرت موسی علیہ السلام سے افضل ہیں، جبکہ پروردگار عالم نے حضرت موسی علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ نرمی کے ساتھ باتیں کرو: ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا.﴾ (طٰہٰ: ۴۴)

قرآن مجید کے الفاظ کو شمار کیا جائے تو درمیانی لفظ "وَلْيَتَلَطَّفْ" بنتا ہے، گویا قرآن

[1] أدب الدنيا والدين: الباب الخامس، فصل آداب المواضعة والإصلاح، ج ۱ ص ۲۷۷

مجید کا مرکزی پیغام یہی ہے کہ انسان ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہوئے نرمی کا معاملہ کرے۔

۲......جو بات کہی جائے اچھی ہو،اس میں اپنا یا دوسرے کا نفع ہو،ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا.﴾(البقر: ۸۳)

ترجمہ: لوگوں سے اچھی بات کہو۔

ایسی بات نہ کی جائے جس میں طعن ہو یا جس میں دوسرے کی تحقیر ہو۔

۳...... بات ہمیشہ انصاف پر مبنی اور درست ہونی چاہیے، اگر بیشتر لوگ اس کا خیال رکھیں تو آپس میں لڑائی جھگڑے بہت کم ہوں۔ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ.﴾ (الأحزاب: ۷۰، ۷۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو، اللہ تعالی تمہارے کاموں کو سنوارے گا اور گناہ معاف کرے گا۔

۴......اللہ تعالی کے نزدیک نرم، معقول اور دل جوئی کی باتیں کرنا صدقہ کے برابر ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ یَّتْبَعُھَآ اَذًی.﴾(آل عمران: ۲۶۳)

ترجمہ: نیک بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل آزاری ہو۔

۵......گفتگو عموماً آہستگی اور مناسب آواز کے ساتھ کی جائے، بے موقع چیخ چیخ کر باتیں کرنا حماقت وجہالت کی دلیل ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ.﴾(لقمان: ۱۹)

ترجمہ: اور اپنی آواز کو پست کرو کہ سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔

۶......فضول باتوں سے پرہیز کرنا وقار کی نشانی ہے، قرآن مجید میں مؤمنین کی ایک صفت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ.﴾(المؤمنون:۳)

ترجمہ: اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

انسان جو کچھ منہ سے نکالتا ہے فرشتے اس پر گواہ ہوتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَايَلْفَظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ.﴾(قٓ:۱۸)

ترجمہ: آدمی کوئی لفظ نہیں بولتا مگر ایک نگران اس پر حاضر رہتا ہے۔

حدیث میں ہے:

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.[1]

ترجمہ: جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۷......اگر کبھی کسی جاہل سے سابقہ پڑ جائے تو اس سے بحث وتکرار کے بجائے سلامتی کی بات کر کے الگ ہوجائیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا.﴾(الفرقان:۶۳)

ترجمہ: جب ناسمجھ ان کو خطاب کریں تو وہ جواب میں سلامتی کی بات کریں۔

۸......گفتگو ہمیشہ بامقصد ہونی چاہیے، فضول گفتگو کرنے والوں کی معاشرے میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

۹......مخاطب کو جو بات اچھی طرح سمجھانی ہو اس کو صفائی وسہولت کے ساتھ کہا جائے

[1] صحيح البخاری: كتاب الأدب، باب من كان يؤمن باللّٰه واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، رقم الحديث: ۶۰۱۸

بلکہ اسے دہرا دینا بہتر ہوتا ہے تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ جائے۔ حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے تھے تو تین بار اس کا اعادہ فرماتے تھے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَاحَدَّثَ حَدِيثًا،أَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ترتیل وترسیل پائی جاتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ. ❷

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام واضح ہوتا تھا، ہر سننے والا اس کو سمجھ لیتا تھا۔

۱۰...... بعض اوقات گفتگو سے فخر ومباہات کا اظہار ہوتا ہے، بعض لوگ چبا چبا کر باتیں کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا. ❸

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس بلیغ آدمی کو مبغوض رکھتا ہے جو اپنی زبان کو اس طرح توڑتا موڑتا ہے جس طرح بیل اپنی زبان کو توڑ موڑ کر گھاس کھاتا ہے۔

۱۱...... جب کئی لوگ کلام کے مخاطب ہوں تو توجہ ایک ہی طرف نہ رکھنی چاہیے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر ہر ایک کی طرف منہ کیا جائے تاکہ دوسروں کو عدم التفات کی شکایت نہ ہو۔

❶ سنن أبي داود: كتاب العلم، باب تكرير الحديث، رقم الحديث: ۳۶۵۳

❷ سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب الهدى فى الكلام، رقم الحديث: ۴۸۳۹

❸ سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب ما جاء فى المتشدّق فى الكلام، رقم الحديث: ۵۰۰۵

158 ......مسجد میں کھیل کوداور شور شرابہ نہ کریں

پیارے بچو! مسجد اللہ کا گھر ہے، عبادت کی جگہ ہے، اس کا احترام کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، اس میں کھیل کود اور شور شرابا نہ کریں، ضرورت کی بات ہو تو وہ بھی آہستہ آواز سے کریں، بہتر اور افضل یہ ہے کہ مسجد میں دنیاوی گفتگو نہ کریں۔

قرب قیامت کی علامت ہے کہ مساجد میں دنیاوی گفتگو ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ، فَلَا تُجَالِسُوهُمْ، فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ .❶

ترجمہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں دنیا کی باتیں کریں گے، تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا اللہ تعالی کو ان کی کچھ پرواہ نہیں۔

حضرت سائب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کسی نے مجھے کنکری ماری، دیکھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے اور فرمایا ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لاؤ، میں ان دونوں کو لے آیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے پوچھا کہ کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم طائف کے باشندے ہیں، آپ نے فرمایا:

لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.❷

ترجمہ: اگر تم مدینہ منورہ کے شہری ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کہ تم مسجد رسول میں باآواز بلند بول رہے ہو۔

---

❶شعب الإيمان: كتاب الصلاة،فصل المشي إلى المساجد، ج۴ ص۳۸۷،رقم الحديث: ۲۷۰۱/صحيح الترغيب والترهيب: ج ۱ ص ۲۳۸ ،رقم الحديث: ۲۹۶

❷صحيح البخاري: كتاب الصلاة،باب رفع الصوت فى المساجد،رقم الحديث: ۴۷۰

159......خدمت خلق کا جذبہ رکھیں

پیارے بچو! خدمت خلق کا جذبہ رکھو، یعنی ضرورت مند لوگوں کی خدمت کرو، کوئی معزور، کوئی بوڑھا یا اپاہج ہو تو اُس کی خدمت کریں، گلی محلے میں، پڑوس میں کوئی بڑا کام کا کہے تو اس کا کہنا مانیں، دورانِ سفر کوئی معزور، کوئی بوڑھا شخص کھڑا ہو تو اُسے اپنی سیٹ پر بٹھا دیں، اِس طرح خدمت سے دوسروں کے دلوں سے دُعا نکلتی ہے، اس دوران جو تکلیف اور مصیبت ہوتی ہے تو اس پر نہایت اجروثواب ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَلْمُسْلِمُ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. [1]

ترجمہ: وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا رہتا ہے اور ان کی اذیت پر صبر کرتا ہے، اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہ کسی سے ملتا ہے، نہ کسی کی اذیت برداشت کرتا ہے۔

ہمارے اکابر اور سلف خدمت کا بڑا اہتمام کرتے تھے، وہ صرف اپنے نہیں بلکہ غیروں کے بھی نفع رسانی کا ذریعہ بنتے تھے، مخالفین کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ ڈاکٹر اشرف صاحب اپنے زمانہ کے مشہور کمیونسٹ لیڈر جو عملا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے وابستہ تھے، خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں اور شیخ الاسلام سے دیوبند میں اپنی ملاقات، گفتگو، مہمان نوازی اور حاصل ہونے والی سہولتوں اور اپنے آرام وراحت کی تفصیل کہتے ہوئے ایک واقعہ بتاتے ہیں، یاد رہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف مشہور کمیونسٹ، الحاد کے شکار اور مذہب بیزار شخص تھے، وہ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ دیوبند کے

[1] سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة، باب ماجاء في صفة أواني الحوض، باب، رقم الحديث: ۲۵۰۷

قیام کی غالباً چوتھی شام تھی، میں اپنے بستر پر دراز تھا، رات کے دس بج چکے تھے، گھومنے کی وجہ سے کچھ تھکن زیادہ تھی، چنانچہ لیمپ گل کیا اور سونے لگا، دروازہ کھلا رہتا تھا، مجھے غنودگی سی تھی کہ میں نے ایک ہاتھ اپنے ٹخنے پر محسوس کیا پھر دونوں ہاتھوں سے کسی نے میرے پاؤں دبانے شروع کر دیے، میں چوکنا ہو گیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مولانا نفس نفیس اس گنہگار کے پاؤں دبانے میں مصروف ہیں، میری بدحواسی، حیرانی اور شرمندگی کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں، میں نے پاؤں جلد جلد سکیڑے اور بڑے ادب اور لجاجت سے حضرت کو روکا، مولانا نے اس پر حسرت سے فرمایا کہ آپ مجھے اس ثواب سے کیوں محروم کرتے ہیں، کیا میں اس قابل بھی نہیں ہوں کہ آپ جیسے مہمان کی خدمت کر سکوں، مجھ پر اس ارشاد کے بعد جو گزری میرے لئے اس کا بیان کرنا مشکل ہے، واقعہ یہ ہے کہ میں بارہ برس بعد آج پہلی بار اس واقعہ کا انکشاف کر رہا ہوں اور اگر حضرت زندہ ہوتے تو اس راز کو فاش کرنے کی ضرورت نہ ہوتی، ان کی فراخ دلی اور ان کے اخلاق کا یہ ادنی نمونہ تھا۔ [1]

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں دیوبند میں ایک دن فجر کی نماز کے لئے جا رہا تھا، سامنے ایک بہت ہی ضعیف بڑی بی کو دیکھا جو پانی کا گھڑا کنویں سے بھر کر لا رہی تھیں مگر اٹھانا دوبھر ہو رہا تھا۔ بمشکل چند قدم چل کر زمین پر بیٹھ جاتی تھیں، مجھ سے دیکھا نہ گیا، پاس جا کر کہا: لاؤ ماں یہ گھڑا تمہارے گھر پہنچا دو، یہ کہہ کر میں نے گھڑا اٹھا لیا، وہ جولاہوں کے محلے میں رہتی تھی اور اسی برادری سے تعلق رکھتی تھیں۔ جب میں گھڑا بی بی کے گھر میں رکھ کر باہر نکلا تو وہ نہایت لجاجت اور الحاح کے ساتھ دعائیں دینے لگیں جو مجھے کافی آگے

---

[1] روزنامہ الجمعیت دہلی شیخ الاسلام نمبر: ص ۵۳

تک سنائی دیتی رہیں۔

اگلے دن پھر اسی وقت اسی حالت میں ملیں، میں نے گھڑا اٹھا کر ان کے گھر پہنچا دیا۔ واپسی پر دور تک پھر ان کی دعائیں سنتا رہتا، میں نے یہ سوچ کر کہ یہ سودا تو بڑا سستا ہے کہ چند منٹ کی محنت پر اتنی دعائیں ملتی ہیں، میں نے روز کا یہی معمول بنا لیا۔ بڑی بی بھی اس کی عادی ہوگئیں، اب میں کنویں پر ہی پہنچنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ انھیں ڈول بھی کھینچنا نہ پڑے، بحمد للہ یہ معمول عرصہ دراز تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ بڑی بی نے ہی آنا چھوڑ دیا۔

شاید ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ پھر فرمایا کہ یہ واقعہ بھی آج پہلی بار تم ہی کو بتا رہا ہوں تاکہ کچھ سبق حاصل کرو۔ (۱)

دیکھیں اِس خدمت کی وجہ سے اللہ رب العزت نے ان سے دین کا کتنا بڑا کام لیا، اور ان کی اولاد سے کتنا کام لیا، جب انسان کی زندگی میں اخلاص وتقوی اور خدمت ہو تو رب العالمین خوب نوازتے ہیں، خدمت کے سبب جو دعائیں ملتی ہیں پھر اُن کے اثرات نسلوں میں جاری رہتے ہیں۔

160......راستے سے تکلیف دِہ چیز کو ہٹائیں

پیارے بچو! راستے میں کسی تکلیف دِہ چیز کو دیکھو تو اس کو ایک طرف کردو، راستے میں کوئی پتھر، کانٹا اور کوڑا کرکٹ، کچرا وغیرہ ہو تو اُسے راستے سے ہٹائیں، راستے سے کسی تکلیف دِہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے ستر سے زائد شعبہ ہیں، اُن میں سب سے افضل شعبہ **"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ"** پڑھنا ہے، اور سب سے ادنی شعبہ **"وَأَدْنَاهَا**

(۱) حیات مفتی اعظم: ص ۵۲

إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ.“❶

ترجمہ: راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔

انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ وناپسندیدہ چیزوں کا ہٹانا کوئی عام سا صدقہ نہیں، بلکہ یہ اتنا بڑا عمل خیر ہے جو بسا اوقات انسان کی مغفرت کا ذریعہ بن جاتا ہے:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ.❷

ترجمہ: راستہ چلتے ہوئے ایک شخص کو کانٹوں بھری ٹہنی نظر آئی تو اس نے اسے راستہ سے ہٹا دیا، اللہ رب العزت نے اِس عمل کی قدردانی کرتے ہوئے اِس کی مغفرت فرمادی۔

ایک شخص نے راستے سے تکلیف دہ درخت کو کاٹا، اللہ رب العزت کو یہ عمل پسند آیا اور اس کی مغفرت فرمادی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ، فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ، كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ.❸

ترجمہ: ایک شخص صرف اس بنیاد پر جنت میں چلا گیا کہ اس نے راستہ میں موجود درخت کو کاٹ کر ہٹا دیا تھا جس سے لوگوں کو دشواری ہوتی تھی۔

ایک شخص کی زندگی میں کوئی نیک عمل نہیں تھا، صرف تکلیف دہ کانٹے کو ہٹایا رب العالمین نے اس پر اِس کو جنت میں داخل کردیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب شعب الإيمان، رقم الحديث: ٣٥

❷ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب فضل التهجير إلى الظهر، رقم الحديث: ٦٥٢

❸ صحيح مسلم: كتاب البر والصلة والأداب، باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم، رقم الحديث: ١٩١٤

نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ، وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. ❶

ترجمہ: ایک شخص نے کوئی اچھا کام نہیں کیا سوائے اس کے کہ کانٹوں بھری ٹہنی کو ہٹایا جو راستے پر تھی، یا درخت پر تو اس عمل پر اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔

161 ...... برے ساتھیوں اور دوستوں سے گریز کریں

پیارے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ بسا اوقات بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جنہیں پڑھنے کا شوق نہیں ہوتا، ہر آئے روز چھٹی کرتے ہیں، اکثر غیر حاضر رہتے ہیں، اُن کی صحبتیں اچھی نہیں ہوتیں، غلط دوستوں سے تعلقات ہوتے ہیں، اگر اُن کے ساتھ آپ کا اٹھنا بیٹھنا ہوگا، اُن کی صحبت ہوگی، آپ بھی پڑھائی سے دور ہو جائیں گے، گناہوں کی طرف آپ کا میلان ہوگا، سبق سے بہانے بنا کر چھٹی کر کے اُن کے ساتھ دن گزارنے کا دل چاہے گا، بسا اوقات برے دوست انسان کو نشے اور گناہوں پر لگا لیتے ہیں، اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً. ❷

ترجمہ: اچھے اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے، جیسے مشک والا اور لوہاروں کی بھٹی، مشک والے کے پاس سے تم بغیر فائدے کے واپس نہ ہوں گے، یا تو اسے خریدو گے یا اس کی بو پاؤ گے، اور لوہار کی بھٹی تیرے جسم کو یا تیرے کپڑے کو جلا دے گی، یا تم اس

❶ سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب إماطة الأذی عن الطریق، رقم الحدیث: ۵۲۴۵

❷ صحیح البخاری: کتاب البیوع، باب فی العَطّار وبیع المِسک، رقم الحدیث: ۲۱۰۱

کی بد بوسونگھو گے۔

یعنی نیک صحبت سے اگر کامل نفع نہ ہوا تب بھی تھوڑا بہت نفع تو ہوگا اور بد صحبت سے اگر کامل ضرر نہ ہوا تب بھی کچھ نہ کچھ ضرر تو ہوگا۔

اچھے لوگوں کی صحبت کو تشبیہ دی مشک اور خوشبو سے، تو انسان خوشبو نہ بھی خریدے خوشبو والے کی دکان پر بیٹھا رہتا ہے تو خوشبو اُس کو محسوس ہوتی رہتی ہے، اور برے آدمی کی مثال دی ہے جس طرح کہ لوہار کی بھٹی ہے، آدمی اگر وہاں پہ چلا جاتا ہے کچھ نہ بھی خریدے تو بھی بد بو آتی رہتی ہے، تعفن اور دھواں بھی ہوتا ہے، کوئی چنگاریاں اٹھ کر کپڑے اور جسم پر لگیں تو نقصان بھی ہوتا ہے، اس لئے اپنی دوستی اچھے ساتھیوں سے رکھیں، پڑھنے والے ساتھیوں کو دوست بنائیں، جو بچہ کھیل کود اور موبائل میں اپنا وقت صرف کر رہا ہے اُن سے دور رہیں، اُس کے ساتھ لگیں گے تو آپ بھی پڑھائی سے دور ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ. [1]

ترجمہ: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس ہر ایک دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

یعنی کس دوست کے ساتھ تمہارا وقت گزرتا ہے، بس اگر دوست اچھا ہے تو تم اچھے ہو، اگر وہ برا ہے تو تم بھی برے ہو، آپ چور کے ساتھ رہیں گے تو چوری نہ صحیح، ہیرا پھیری تو کریں گے ہی، آپ جھوٹے کے ساتھ رہیں گے تو جھوٹ نہ صحیح، مبالغہ تو کریں گے ہی، کتنا ہی اپنے آپ کو بچالیں، اس لیے اس بات کو یاد رکھیں کہ ہم کو اچھوں کی صحبت اختیار کرنی ہے اور اچھے لوگوں سے دوستی کرنا ہے۔ اچھے دوست آپ کے تعارف کا

[1] سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس، رقم الحديث: ۴۸۳۳

ذریعہ بنیں گے، انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے، پس اگر کسی شخص کو دیکھنا ہے تو اس کے دوستوں کو دیکھ لیا جائے۔

162 ...... گناہوں سے بچنے کا خوب اہتمام کریں

پیارے بچو! یہ علم، علم وحی ہے اور علم وحی گناہوں کے ساتھ کبھی حاصل نہیں ہوتا، اگر زندگی میں معصیت ہوگی، انسان حافظ تو بن جائے گا، پڑھ تو لے گا لیکن اسے قرآن یاد نہیں رہے گا، قرآن بھول جائے گا، سب سے بڑی آفت نسیان یعنی بھولنے کا مرض ہے، اور نسیان کا سب سے بڑا سبب معصیت ہے، تو گناہوں کی وجہ سے انسان قرآن کریم، احادیث مبارکہ، دین کے علم کو بھول جاتا ہے، دنیا کی باتیں یاد رہتی ہیں دین کا علم محفوظ نہیں رہتا، اس لیے جتنا آپ گناہ سے بچیں گے آپ کا حافظہ اتنا طاقتور ہوگا، اس لئے سلف اس کا بڑا اہتمام کرتے تھے، امام شافعی رحمہ اللہ جب امام مالک کے پاس گئے تو جب انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی ذہانت کا اندازہ لگایا تو انہیں ایک نصیحت فرمائی:

إِنِّی أَرَی اللَّهَ قَدْ أَلْقَی عَلَی قَلْبِکَ نُورًا، فَلَا تُطْفِئْهُ بِظُلْمَةِ الْمَعْصِیَةِ. ❶

ترجمہ: میں دیکھ رہا ہوں اللہ نے تمہارے دل میں علم کا نور ڈالا ہے، تم اس کو گناہوں کی ظلمت کے ساتھ مٹانا نہیں۔

تو امام شافعی رحمہ اللہ ساری زندگی پھر گناہوں سے بڑے بچتے تھے اور اللہ نے پھر ایسی ذہانت دی، آج لوگ اُنہیں ذکی ترین انسان کہتے ہیں اور ان کی ذکاوت کا اندازہ ان کی کتاب "الرسالة" سے اور "کتاب الأم" سے ہوتا ہے، تو بہر حال گناہوں سے جتنا بچیں گے آپ کا حافظہ طاقتور ہوگا۔ دیکھیں ایک ہے طاقتور چیزیں کھانا اور ایک ہے

❶ الجوب الکافی : فصل فی آثار المعاصی، ص ۵۲

پرہیز کرنا، ایک آدمی اگر طاقت ور چیزیں نہیں کھاتا پرہیز کرتا ہے صحت مند رہے گا، ایک آدمی طاقتور چیزیں کھاتا ہے پرہیز نہیں کرتا تو وہ صحت مند نہیں رہے گا، اِس کی مثال یوں ہے کسی کو شوگر کی بیماری ہے اب شوگر والے کے لیے میٹھا نقصان دہ ہے، مگر یہ میٹھا دبا کے کھا رہا ہے اور دوسری طرف سے طاقتور چیزیں بھی مثلاً چھوٹا گوشت بھی کھا رہا ہے، پھل بھی لے رہا ہے، خشک میوہ جات بھی کھا رہا ہے، لیکن یہ طاقتور چیزیں اِس کو نفع نہیں دیں گی، اس لیے کہ یہ پرہیز نہیں کرتا، دوسری طرف ایک آدمی ہے وہ دال، سبزیاں کھا رہا ہے، سادہ غذائیں کھا رہا ہے، لیکن بھرپور پرہیز کر رہا ہے، میٹھا نہیں کھا رہا، تو یہ سادہ غذائیں کھانے والا صحت مند رہے گا اور وہ پندرہ سو روپے کلو بکرے کا گوشت کھا رہا ہے لیکن پرہیز نہیں کر رہا تو وہ بیمار رہے گا، تو معلوم ہوا پرہیز کرنا یہ غذاؤں سے زیادہ فائدہ مند ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو جب پانچ باتوں کی نصیحت فرمائی تو اُس میں ایک بات یہ ارشاد فرمائی:

اِتَّقِ المَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ. [1]

ترجمہ: گناہوں سے بچنا تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

دیکھیں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ زیادہ نوافل پڑھنا، زیادہ اذکار کرنا تم عبادت گزار بن جاوگے، کیا فرمایا؟ گناہوں سے بچنا تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ معلوم ہوا کہ اصل چیز گناہوں سے بچنا ہے اِسی کا نام ''تقوی'' ہے، جسے قرآن وسنت میں بڑی تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

---

[1] سنن الترمذی: أبواب الزهد، باب من اتقى المحارم فهو أعبد الناس، رقم الحديث: ٢٣٠٥

163......اپنا کوئی لمحہ ضائع نہ کریں

پیارے بچو! اپنا کوئی لمحہ ضائع نہ کریں، یعنی ایک منٹ بھی ہے تو آپ کی کوشش ہو کہ یہ میرا وقت ضائع نہ ہو، استاذ کے آنے نہ آنے کا انتظار نہ کریں، آتے ہی سبق یاد کرنا، دعائیں یاد کرنا شروع کر دیں، جو حفظ کے بچے ہیں وہ اپنا سبق یاد کریں، اپنی سبقی، منزل دہرائیں، اپنے لمحات کو ضائع نہ کریں بعد میں آپ کو افسوس ہوگا، جو لمحہ آپ نے ضائع کیا ہوگا وہ لوٹ کر کبھی نہیں آئے گا، ہر چیز لوٹ کر آتی ہے، لیکن وقت لوٹ کر نہیں آتا، دولت، پیسہ مل جائے گا، لیکن گزرا ہوا وقت دوبارہ نہیں ملے گا۔ وقت کی مثال برف کی ہے برف سے فائدہ لے لو ٹھیک ہے ورنہ وہ پگھل جاتی ہے اور کیچڑ بن جاتا ہے اور اگر اس برف کو پانی میں ڈال دیا تو پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اسلافِ امت اپنے وقت کی بڑی قدر کرتے تھے اور اپنا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے تھے، امام عبد الغنی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ ھ) نے اپنے اوقات کار کی ترتیب اس طرح بنائی تھی کہ کوئی لمحہ ضائع نہ ہو، چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ ھ) لکھتے ہیں:

امام عبد الغنی مقدسی رحمہ اللہ نے عمرِ عزیز کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا، فجر کی نماز پڑھتے پھر قرآن شریف کی تلاوت کرتے، کبھی حدیث کا درس دیتے، پھر کھڑے ہو کر وضو کرتے اور ظہر سے پہلے تک تین سو رکعتیں پڑھتے، پھر کچھ دیر آرام کرتے، نماز ظہر کے بعد مغرب تک وہ سننے یا لکھنے میں مشغول ہو جاتے، مغرب میں اگر روزہ ہوتا افطار فرماتے، ورنہ عشاء تک نماز میں مشغول رہتے، بعد نماز عشاء نصف شب تک آرام کرتے، نصف شب کے بعد اُٹھ کر وضو کرتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے۔ [1]

حضراتِ صحابہ کرام اور سلف اُس شخص کو پسند نہیں کرتے تھے جو اپنا وقت ضائع کرتا ہو

[1] تذكرة الحفاظ: ترجمة: عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی، ج ۴ ص ۱۱۳

اور دنیا وآخرت کے کسی کام میں مشغول نہ ہو، حضرت مسیّب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (متوفی ۳۲ھ) نے فرمایا:

إِنِّی لَأَبْغَضُ الرَّجُلَ أَنْ أَرَاهُ فَارِغًا لَیْسَ فِی شَیْءٍ مِنْ عَمَلِ الدُّنْیَا وَلَا عَمَلِ الْآخِرَةِ. ❶

ترجمہ: میں ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو فارغ اور بے کار ہو، نہ دنیا کے کسی کام میں مشغول ہو اور نہ ہی آخرت کے کسی کام میں۔

حضراتِ سلف کے ہاں وقت کی اتنی اہمیت تھی کہ اگر کوئی غیر ضروری بات کے لئے آتا تو فرماتے کہ وقت کی گردش روک لو پھر میں تم سے ہم کلام ہوں گا۔ مشہور تابعی عامر بن عبدالقیس رحمہ اللہ (متوفی ۵۵ھ) اپنے اوقات کے ایک ایک لمحے کی بڑی حفاظت کرتے تھے، ایک مرتبہ کسی نے کوئی بات کرنی چاہی تو وہ فرمانے لگے:

أَمْسِكِ الشَّمْسُ فَأُكَلِّمُكَ. ❷

ترجمہ: سورج کی گردش روک دو تو تم سے بات کرنے کے لئے وقت نکال لوں۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جس شخص کو یقین ہو کہ اس کی عمر معمولی پونجی ہے جسے لے کر وہ جنت کی دائمی زندگی کے حصول کے لئے سفر کر رہا ہے وہ اس کو کبھی ضائع نہیں کرے گا، البتہ جس کا جزا و سزا پر ایمان کمزور ہو اور علم کم ہو اور ہمت پست ہو وہ بے کار رہ کر دنیا کی راحت کو ترجیح دے گا، اور توحید خداوندی پر قانع ہوگا جس سے وہ نجات کا امیدوار ہے، اور اعلیٰ درجات ومقامات کے رہ جانے کی فکر نہیں کرے گا۔ جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے:

---

❶ الزهد لأحمد بن حنبل: فی فضل أبی هريرة، ص ۱۳۱، رقم: ۸۷۴

❷ صيد الخاطر: اغتنام الزمان، ص ۴۹۲

دَعِ الْمَكَارِمَ لَا تَرْحَلْ لِبُغْيَتِهَا

وَاقْعُدْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الطَّاعِمُ الْكَاسِي.❶

ترجمہ: بلندیوں کے حصول کی کوشش نہ کر، بس بیٹھ جا، کیونکہ تو کھانے پینے اور کپڑے پہننے والا ہے۔

164......ہر ایک کو نام کے ساتھ پکاریں

پیارے بچو! اپنے ہر ساتھی کو نام لیکر پکارو، بعض بچے دوسروں کا نام بگاڑتے ہیں، اس سے دوسرے ساتھی کو تکلیف ہوتی ہے، دوسرے مسلمان بھائی کو تکلیف دینا حرام ہے، جب ساتھوں کو پورا نام لے کر پکاریں، تو لفظِ ''محمد'' جو اُن کے نام کا حصہ ہے اُسے بھی ساتھ لگائیں، مثلاً محمد آصف، محمد فیضان، محمد رضوان، بعض ساتھیوں کے نام مرکب اضافی کی صورت میں ہوتے ہے، جیسے عبدالرحمٰن، اسداللہ، انعام اللہ، ان کا نام بھی پورا لیا جائے، صرف رحمان، اسد اور انعام نہ کہا جائے، بلکہ پورا نام عبدالرحمٰن، اسداللہ، انعام اللہ پکارا جائے، اور جو آپ سے بڑے ہیں ان کے نام کے ساتھ لفظ ''بھائی'' لگایا جائے، بھائی محمد آصف، بھائی محمد فیضان، بھائی محمد رضوان۔ پورا نام لینا یہ مسلمان کا حق ہے، دوسرا اس سے آپس میں محبت بڑھے گی، لہذا اس کا اہتمام کیا جائے، اور اسی طرح بڑے بھائی کو ''بھائی جان'' کہہ کر بلائیں، اور بڑی بہن کو ''آپی یا باجی'' کہہ کر بلائیں۔

165......تواضع اور عاجزی اختیار کریں

پیارے بچو! اپنے اندر تواضع اور انکساری پیدا کریں، اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھیں اور دوسرے کو حقیر نہ سمجھیں، یہ تواضع اور انکساری ایک بڑی دولت ہے، یہ ہی علم میں نور اور برکت

❶ حفظ العمر لابن الجوزی: الباب الثالث فی ذکر تضییع العمر، ص۵۷

کا ذریعہ بنتی ہے، یہ دولت اللہ تعالی ہم سب کو نصیب فرمائے، علم سے عموماً دل میں غرور آنا شروع ہوجاتا ہے، یہ تکبر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ“ حق کو ٹھکرادینا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔ پس اپنے کو بڑا سمجھنا اور دوسرے کو حقیر سمجھنا یہ تکبر کی حقیقت ہے۔❶

جب ایسی صورت ہو فوراً ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ پڑھا کریں۔ تواضع اختیار کرنے سے اللہ تعالی انسان کے درجات بلند کرتا ہے، اصل عزت تواضع سے ہے، جتنی تواضع ہوگی اتنی معاشرے میں عزت ہوگی، بلندیوں پر چڑھنے کے لئے جھکنا پڑتا ہے، انسان اکڑ کر پہاڑ نہیں چڑھ سکتا۔ جب درخت پر پھل آتے ہیں تو وہ جھک جاتا ہے، یہ صفت اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.❷

ترجمہ: جو اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالی اُسے بلندی عطا کرتے ہیں۔

تکبر سے اپنے آپ کو بچائیں، اگر انسان کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ.❸

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی

❶ صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، رقم الحديث: ۹۱

❷ صحيح مسلم: كتاب البر والصلة، باب إستحباب العفو والتواضع، رقم الحديث: ۲۵۸۸

❸ سنن أبي داود: كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، رقم الحديث: ۴۰۹۱

تکبر ہوگا، وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِیُ،وَالْعَظَمَةُ إِزَارِی،فَمَنْ نَازَعَنِی وَاحِدًامِّنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ. (1)

ترجمہ: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے، جو شخص ان دونوں میں سے ایک میں میرے ساتھ جھگڑا کرے گا میں اُسے جہنم میں ڈال دوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

جب بندہ تواضع کرتا ہے اللہ اس کی حکمت کو رفعت بخشتا ہے، اور فرماتا ہے بلند ہو اللہ نے تجھے بلندی عطا کی ہے، اور جب تکبر اور تعدی کرتا ہے تو اللہ اسے زمین میں دھنسا دیتا ہے اور فرماتا ہے دور ہو اللہ نے تجھے دور کر دیا ہے:

فَهُوَفِی نَفْسِهِ كَبِيْرٌوَفِیْ أَعْيُنِ النَّاسِ حَقِيْرٌحَتّٰى إِنَّهُ لَأَحْقَرَعِنْدَهُمْ مِنَ الْخِنْزِيرِ. (2)

ترجمہ: وہ اپنی نظر میں بڑا ہے اور لوگوں کی نظروں میں حقیر ہے، یہاں تک کہ وہ اسے خنزیر سے بھی زیادہ حقیر سمجھتے ہیں۔

حضرت فضیل رحمہ اللہ سے کسی شخص نے تواضع کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا:

أَنْ تَخْضَعَ لِلْحَقِّ وَتَنْقَادَ لَهُ وَلَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ صَبِيٍّ قَبِلْتَهُ وَلَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ أَجْهَلِ النَّاسِ قَبِلْتَهُ. (3)

---

(1) سنن أبي داود: كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر،رقم الحديث: ۴۰۹۰

(2) إحياء علوم الدين: كتاب ذم الكبر والعجب، ج۳ص ۳۴۱

(3) إحياء علوم الدين: كتاب ذم الكبر والعجب، ج۳ ص ۳۴۲

ترجمہ: تواضع یہ ہے کہ تو حق کے سامنے سرنگوں ہو اور حق کا مطیع وفرمانبردار ہو، یہاں تک کہ اگر کسی بچہ سے بھی حق بات معلوم ہو قبول کر لے، کسی جاہل سے حق سنے قبول کر لے۔

حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ أُعْطِيَ مَالًا أَوْ جَمَالًا أَوْ ثِيَابًا أَوْ عِلْمًا ثُمَّ لَمْ يَتَوَاضَعْ فِيهِ كَانَ عَلَيْهِ وَبَالًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

ترجمہ: جسے اللہ نے مال یا حسن یا لباس یا علم عطا کیا ہو اور اس نے تواضع نہ کی ہو قیامت کے روز یہ نعمتیں اس کے لئے وبال بن جائیں گی۔

امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) نے فرمایا کہ اہل علم بہت جلد تکبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں، عالم بہت جلد علم کے باعث تکبر کرتا ہے، پہلے اپنے دل میں علم کے کمال وجمال کا احساس کرتا ہے، پھر اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر تصور کرتا ہے، عام لوگوں کو تو خاطر ہی میں نہیں لاتا بلکہ انہیں ایسے دیکھتا ہے جیسے جانوروں کی طرف دیکھا جاتا ہے، انہیں جاہل سمجھتا ہے ان سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اسے سلام کرنے میں ابتداء کریں، اگر اتفاقاً وہ کسی کو سلام کرنے میں پہل کر لیتا ہے یا خندہ پیشانی سے اس کے سلام کا جواب دیتا ہے یا اس کے لئے اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا ہے یا اس کی دعوت قبول کر لیتا ہے تو اسے اپنا احسان سمجھتا ہے اور ایسا احسان تصور کرتا ہے جس پر شکر ادا کرنا ضروری ہے (ایسا ہونا علم حقیقی نہ ہونے کی وجہ سے ہے) ❷

ہمارے اسلاف اور اکابر میں تواضع بہت تھی، اسی وجہ سے اللہ رب العزت نے اُن سے دین کا بڑا کام لیا۔ علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ جس طالب علم کے اندر تکبر دیکھتے، اس

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ذم الكبر والعجب، ج۳ ص ۳۴۲

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ذم الكبر والعجب، ج۳ ص ۳۴۸

سے کبھی بھی جوتے اٹھوایا کرتے اور جس کے اندر تواضع دیکھتے تھے اس کے جوتے خود اٹھالیا کرتے تھے۔ ❶

حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ کسی سفر پر روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا، سفر کے آغاز میں حضرت مولانا نے فرمایا کہ اپنے میں سے کسی کو امیر بنالو ہم نے عرض کیا حضرت امیر تو متعین ہے، فرمانے لگے اگر مجھے امیر بنانا چاہتے ہو تو پھر میری مکمل اطاعت کرنی ہوگی، ہم نے کہا ان شاء اللہ ضرور، لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب سامان اٹھانے کا مرحلہ آتا تو خود مولانا آگے بڑھ کر نہ صرف اپنا بلکہ دوسروں کا بھی سامان اٹھا لیتے، ہم لوگ سامان اٹھانے پر اصرار کرتے تو حضرت مولانا فرماتے میں امیر ہوں میرے حکم کی اطاعت ضروری ہے۔ ❷

حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ ایک مرتبہ حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے کہ بارش لگ گئی سب طلباء کتابیں لے لے کر اندر کو بھاگے مگر حضرت مولانا سب طلباء کی جوتیاں جمع کرنے لگے کہ اٹھا کر لے چلیں لوگوں نے یہ حالت دیکھی تو کٹ گئے۔ ❸

مدرسہ معینیہ اجمیر کے مشہور ومعروف عالم حضرت مولانا معین الدین صاحب معقولات کے مسلم عالم تھے، انہوں نے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہ کی شہرت سن رکھی تھی ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا تو ایک مرتبہ دیوبند تشریف لائے، اور حضرت شیخ الہند کے مکان پر پہنچ گئے، گرمی کا موسم تھا وہاں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو صرف بنیان اور تہبند پہنے ہوئے تھے، مولانا معین الدین نے اپنا تعارف کرایا

❶ ارواح ثلاثہ: ص ۲۰۶

❷ اکابر دیوبند کیا تھے: شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب، ص ۱۰۷

❸ اکابر دیوبند کیا تھے: علم وفضل اور اس کے ساتھ تواضع وللّٰہیت، ص ۱۳۰

اور کہا کہ مجھے مولانا محمود حسن صاحب سے ملنا ہے، وہ صاحب مولانا اجمیری کو اندر لے گئے آرام سے بٹھایا اور کہا کہ ابھی ملاقات ہو جاتی ہے، مولانا اجمیری منتظر رہے اتنے میں شربت لے آئے اور مولانا کو پلائی، اس کے بعد مولانا اجمیری نے کہا حضرت مولانا محمود حسن کو اطلاع دیجئے، ان صاحب نے فرمایا آپ بے فکر رہیں اور آرام سے تشریف رکھیں تھوڑی دیر بعد وہ صاحب کھانا لے آئے اور کھانے پر اصرار کیا، مولانا اجمیری نے کہا کہ میں مولانا محمود حسن صاحب سے ملنے آیا ہوں آپ انہیں اطلاع کر دیجئے، ان صاحب نے فرمایا انہیں اطلاع ہو گئی ہے آپ کھانا تناول فرمائیں ابھی ملاقات ہو جاتی ہے، مولانا اجمیری نے کھانا کھا لیا تو ان صاحب نے انہیں پنکھا جھلنا شروع کر دیا، جب دیر ہو گئی تو مولانا اجمیری برہم ہوئے اور فرمایا کہ آپ میرا وقت ضائع کر رہے ہیں میں مولانا سے ملنے آیا تھا اور اتنی دیر ہو چکی ہے ابھی تک آپ نے ان سے ملاقات نہیں کروائی ہے، اس پر وہ صاحب بولے کہ دراصل بات یہ ہے کہ یہاں مولانا تو کوئی نہیں البتہ محمود خاکسار ہی کا نام ہے، مولانا معین الدین اجمیری ہکا بکا رہ گئے اور پتہ چل گیا کہ ''شیخ الہند'' کیا چیز ہے۔ ❶

یہ ہمارے اکابر اور اسلاف تھے کہ ان میں کس قدر تواضع وعاجزی تھی، کوئی ''شیخ الادب'' ہے، کوئی ''فقیہ النفس'' ہے، کوئی ''شیخ الہند'' ہے، لیکن تواضع اور انکساری میں اِن کی نظیر نہیں تھی، تواضع میں ہی اصل رفعت اور عزت ہے۔

166......قدرت کے باوجود معاف کریں

پیارے بچو! اگر کسی بچے سے کوئی خطا ہو جائے، کوئی غلطی ہو جائے، لغزش ہو جائے، کوئی آپ کو مار کر بھاگ جائے جیسے گلی محلوں میں بدمعاش اور آوارہ قسم کے بچے

❶ اکابر دیوبند کیا تھے: حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب، ص ۹۱

ہوتے ہیں تو آپ ان کو معاف کردیں، بسا اوقات کلاس میں کوئی ڈیسک دائیں بائیں ہلا دیتا ہے، کبھی وہ آپ کی جگہ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے، تو آپ اس کو اللہ کے لئے معاف کردیں، اللہ رب العزت کو یہ صفت بڑی پسند ہے، جب انسان بدلہ لینے پر قادر بھی ہو پھر بھی معاف کرلے تو یہ صفت اللہ تعالی کو پسند ہے، بدلہ لینے سے عزت گھٹتی ہے اور معاف کرنے سے عزت اور بڑھتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نہیں بڑھاتا بندے کے لیے معافی سے مگر اس کی عزت کو۔

یعنی جتنا انسان معاف کرتا ہے اِتنا معاشرے میں اس کی عزت بڑھتی ہے، اس لیے باوجود قدرت کے آپ معاف کریں، ایک تو یہ ہے کہ انسان کی قدرت نہیں ہے، بس نہیں چلتا، اپنے سے بڑا ہے اور وہ کہہ رہا ہے میں معاف کرر ہا ہوں، اصل معافی کیا ہے؟ طاقت بھی ہو، بس بھی چلتا ہو، بدلہ بھی لے سکتا ہو، لیکن پھر بھی معاف کردے، یہ صفت اللہ اور اُس کے رسول کو پسند ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لے جا رہے تھے،، پیاس لگی تھی، ایک باغ میں چلے گئے، سلطنت کا باغ ہے، لیکن اب یہ درویشی کی حالت میں ہیں، ایک انار کو ہاتھ لگایا باغبان نے ہاتھ میں لاٹھی لے کر سر پر ایک ضرب لگائی، بغیر اجازت کے تو نے انار کو ہاتھ کیوں لگایا؟ فرمایا: ''اِضْرِبْ رَأْساً طَالَمَا عَصَى اللَّهَ'' اس سر کو اور مارو اس نے اللہ رب العزت کی بڑی نافرمانی کی ہے۔ ❷

یہ اِن کی تواضع وعاجزی تھی کہ اپنا بدلہ بھی نہیں لیا، اور کوئی عذر بھی بیان نہیں کیا کہ مجھے

❶ صحیح مسلم: كتاب البر والصلة ،باب إستحباب العفو والتواضع، رقم الحديث: ۲۵۸۸

❷ الرسالة القشيرية: ج ۱ ص ۳۷/ صفة الصفوة: ج ۲ ص ۳۳۶

ضرورت تھی، اور نہ اپنا تعارف کرایا، بلکہ کہا اِس سر کو مارو یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی نافرمانی کی ہے، اور کوئی بدلہ نہیں لیا۔

اسلام تعلق جوڑنے کی ترغیب دیتا ہے، قطع تعلقی، انتشار اور جھگڑے سے روکتا ہے، ایک بزرگ کو ایک شخص نے ہدیہ میں قینچی دی، انہوں نے ہدیہ قبول کیا، لیکن قبول کرنے کے بعد کہا اگر تم مجھے ہدیہ میں سوئی دیدیتے تو مجھے زیادہ پسند تھا، اسلئے کہ قینچی تو کاٹنے کیلئے ہوتی ہے، سوئی جوڑنے کیلئے ہوتی ہے، اسلام جوڑنے کا حکم دیتا ہے، سوئی کا یہ کام ہے کہ دو کپڑوں کو جوڑتی ہے اور قینچی تو کاٹتی ہے۔ اسلام کی تعلیمات یہی ہیں کہ دو کو آپس میں جوڑا جائے، آج ہم معاف نہیں کرتے، کسی ساتھی سے کوئی غلطی ہو جائے، لغزش ہو جائے تو اُسے معاف کریں، اِس سے اُس ساتھی کے دل میں آپ کی محبت بڑھے گی اور وہ آپ کا قدردان اور جگری دوست بنے گا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ میں عفو درگزر کرنے کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا تھا، ایک مرتبہ ایک شخص ان کو قتل کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا، انہوں نے اس کو اپنے پاس بٹھا لیا اور بہت ہی خوش اخلاقی سے پیش آئے، پھر اس کی ظاہری حالت سے اندازہ لگا لیا کہ یہ کس ارادے سے آیا ہے، تو اس سے فرمایا: جس ارادے سے آئے ہو اس کو پورا کر دو، یہ جملہ سن کر وہ شخص کانپنے لگا اور عاجزی کے ساتھ کہنے لگا کہ مجھ کو لالچ دے کر آپ کو قتل کرنے بھیجا گیا ہے، یہ کہہ کر بغل سے چھری نکالی اور سامنے رکھ دی، پھر قدموں میں گر کر کہنے لگا کہ آپ مجھے اس کی سزا دیجئے بلکہ مجھے قتل کر دیجئے۔ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارا یہ شیوہ نہیں ہے کہ ہم سے کوئی برائی کرے تو ہم بھی اس کے ساتھ برائی کریں، بلکہ ایسے شخص کے ساتھ بھی ہم اچھائی ہی کرتے ہیں۔

اس کے بعد بہت ساری دعاؤں کے ساتھ اس شخص کو رخصت کر دیا، آپ کے کریمانہ اخلاق کو دیکھ کر یہ بہت متأثر ہوا، پھر یہ ہمیشہ آپ کی مجالس میں بیٹھنے لگا اور پھر اسے حج کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی اور وہیں اس کا انتقال ہوا۔ ❶

167......خدمت کرنے کی عادت بنائیں

پیارے بچو! خدمت کرنے کی عادت بنائیں، جو بچہ خدمت کا عادی ہوتا ہے بزرگوں کی، ماں باپ کی، استاذوں کی اور بڑوں کی خدمت کرتا ہے، اس کے لئے سب دل سے دعا کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اُن کی عمر بہت کم تھی، تو یہ اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رات کو سوئے، صرف اس لیے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے معمولات کو دیکھوں، اور آپ کی خدمت کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ چھوٹے بچے تھے، انہوں نے آپ کے لئے پانی رکھا، آپ کے لیے مصلی بچھایا، آپ کو مسواک دی، آپ کی خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے خوش ہوئے اپنے سینے سے لگایا اور دُعا دی:

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ. ❷

ترجمہ: اے اللہ! اِنہیں دین کی سمجھ عطا فرما قرآن کریم کی تفسیر کا علم عطا فرما۔

تو اللہ تعالیٰ نے پھر تفسیر کا ایسا علم دیا آج وہ ''رئیس المفسرین'' کہلاتے ہیں اور اللہ نے ایسی فقاہت عطا فرمائی کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فقیہ صحابہ میں سے ہے، یعنی وہ

❶ ہمارے اسلاف: ص۴۴، ۴۵

❷ صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب وضع الماء عندالخلاء، رقم الحدیث: ۱۴۳ / مسند أحمد: مسند عبداللّٰه بن العباس، ج۴ ص ۲۲۵، رقم الحدیث: ۲۳۹۷/ فضائل الصحابة لأحمدبن حنبل: ج۲ ص ۹۵۶، رقم الحدیث: ۱۸۵۸

صحابی ہیں کہ جن سے اللہ تعالی نے فقہ میں بھی بہت بڑا کام لیا، اس لیے میں نے ایک بات عرض کی کہ خدمت کریں تو دل سے دُعائیں ملیں گی، اور اس سے اللہ رب العزت آپ کو وہ اونچا مقام عطا کریں گے جہاں آپ اپنی محنت سے نہیں پہنچ سکتے۔

ایک اور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی، آپ نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! تو ان کے مال میں برکت دے، اِن کی اولاد میں برکت دے، جو تو انہیں عطا کرے اس میں بھی برکت دے۔

اللہ نے مال میں اتنی برکت دی فرماتے تھے لوگوں کی سال میں ایک فصل ہوتی ہے اور میری سال میں دو فصلیں ہوتی ہیں، دو مرتبہ پھل آتا تھا، عمر میں اتنی برکت سن ۹۳ ہجری میں اِن کا انتقال ہوا، اور اللہ تعالی نے اولاد میں اتنی برکت دی کہ فرمایا میں نے اپنے ہاتھوں سے بیٹے، پوتے، پڑ پوتے، نواسے وغیرہ سو سے زائد دفنائے اس لیے جتنی خدمت کریں گے اللہ تعالی آپ کو اتنا ہی نوازیں گے۔

ہمارے اکابر اور اسلاف میں بھی خدمت کا بڑا جذبہ تھا، اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اُن سے دین کا بڑا کام لیا۔

ایک مرتبہ مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ کہیں تشریف لے جارہے تھے، راستہ میں ایک بوڑھا ملا جو بوجھ لیے جارہا تھا بوجھ کسی قدر زیادہ تھا اس وجہ سے مشکل سے

❶ صحیح البخاری: کتاب الدعوات، باب الدعاء بکثرة المال مع البرکة، رقم الحدیث: ۶۳۷۸/ فتح الباری: ج۴ ص ۲۲۹/ مرقاة المفاتیح: ج۹ ص ۴۰۰۲، رقم الحدیث: ۶۲۰۸

چلتا تھا۔ مولوی مظفر حسین صاحب نے جب یہ حال دیکھا تو آپ نے اس سے وہ بوجھ لے لیا اور جہاں وہ جانا چاہتا تھا پہنچا دیا۔

اس بڑھے نے اُن سے پوچھا کہ اجی تم کہاں رہتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ بھائی میں کاندھلہ میں رہتا ہوں، اس نے کہاں وہاں مولوی مظفر حسین بڑے ولی ہیں اور ایسے ہیں ویسے ہیں۔ غرض بہت تعریفیں کیں، مولوی مظفر حسین صاحب نے فرمایا کہ اور تو اس میں کوئی بات نہیں ہے ہاں نماز تو پڑھ لیتا ہے، اس نے کہا واہ میاں ایسے بزرگ کو ایسا مت کہو، مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں ٹھیک کہتا ہوں۔ وہ بڑھا ان کے سر ہوگیا، اتنے میں ایک اور شخص آ گیا جو مولوی مظفر حسین کو جانتا تھا، اس نے اس بڑھے سے کہا بھلے مانس، مولوی مظفر حسین یہی تو ہیں، اس پر وہ بڑھا اُن سے لپٹ کر رونے لگا، مولوی صاحب بھی اس کے ساتھ رونے لگے۔ ❶

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں دیوبند میں ایک دن فجر کی نماز کے لیے جارہا تھا سامنے ایک بہت ہی ضعیف بڑی بی کو دیکھا جو پانی کا گھڑا کنویں سے بھر کر لا رہی تھیں مگر اٹھانا دوبھر ہورہا تھا۔ بمشکل چند قدم چل کر زمین پر بیٹھ جاتی تھیں، مجھ سے دیکھا نہ گیا۔ پاس جا کر کہا، لاؤ ماں یہ گھڑا تمہارے گھر پہنچا دو، یہ کہہ کر میں نے گھڑا اٹھالیا، وہ جولاہوں کے محلے میں رہتی تھی اور اسی برادری سے تعلق رکھتی تھیں۔ جب میں گھڑا بی بی کے گھر میں رکھ کر باہر نکلا تو وہ نہایت لجاجت اور الحاح کے ساتھ دعائیں دینے لگیں جو مجھے کافی آگے تک سنائی دیتی رہیں۔

اگلے دن پھر اسی وقت اسی حالت میں ملیں، میں نے گھڑا اٹھا کر ان کے گھر پہنچا دیا۔

❶ حکایات اولیاء: ص ۱۴۲

واپسی پر دور تک پھر ان کی دعائیں سنتا رہتا۔ میں نے یہ سوچ کر کہ یہ سودا تو بڑا سستا ہے کہ چند منٹ کی محنت پر اتنی دعائیں ملتی ہیں، میں نے روز کا یہی معمول بنا لیا۔ بڑی بی بھی اس کی عادی ہوگئیں، اب میں کنویں پر ہی پہنچنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ انھیں ڈول بھی کھینچنا نہ پڑے، بحمد للہ یہ معمول عرصہ دراز تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ بڑی بی نے ہی آنا چھوڑ دیا۔ شاید ان کا انتقال ہوگیا تھا۔

پھر فرمایا کہ یہ واقعہ بھی آج پہلی بار تم ہی کو بتا رہا ہوں تاکہ کچھ سبق حاصل کرو۔ [1]

168...... بیت الخلاء میں لکھنے سے گریز کریں

پیارے بچو! بیت الخلاء میں لکھنے سے گریز کریں، بعض بچوں کی بری عادت ہوتی ہے کہ وہ بیت الخلا میں دیواروں اور دروازوں پر لکھتے ہیں، اس سے بچیں، یہ ایک نازیبا حرکت ہے، یہ بلیک بوڈ نہیں بلکہ بیت الخلاء ہے، اس میں قلم نکال کر لکھنا یہ قلم کی بے ادبی ہے، قلم کی اہمیت کا اندازہ اِس سے لگائیں کہ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں قلم کی قسم کھائی ہے:

﴿ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ﴾ (القلم: ۱)

ترجمہ: (اے پیغمبر!) قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جو وہ لکھ رہے ہیں۔

﴿الَّذِى عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ (العلق: ۴)

ترجمہ: جس نے (انسان کو) قلم سے تعلیم دی۔

جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کر رہے ہیں اور آپ اس کو ایک ناپاک جگہ پر لے جا کے وہاں لکھ رہے ہیں تو یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے، اس طرح بعض بچے بیت الخلاء میں چلے جاتے ہیں اور گندگی کو دائیں بائیں بکھیر دیتے ہیں، صفائی کا اہتمام

[1] حیات مفتی اعظم: ص ۵۲

نہیں کرتے ،ایسا نہ کریں، جب بھی آپ جائیں اور وہاں قضائے حاجت سے فارغ ہو جائیں تو اس پر پانی بہائیں ،اپنی صفائی کریں، اپنے ہاتھوں کو دھوئیں اور بیت الخلاء صاف کریں تا کہ بعد میں کوئی بچہ یا بڑا وہاں آئے اس کو تکلیف نہ پہنچے، بعض بچے گندگی پھیلا کر چلے جاتے ہیں بعد میں کوئی سلیم الطبیعت آئے تو اس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے،تو اس کے دل سے بددعائیں نکلتی ہیں،اسی لئے بیت الخلاء جب بھی جائیں تو فراغت کے بعد پانی بہائیں ،اور اگر وقت ہو تو وہاں برش وغیرہ پڑی ہوتی ہے اُس جگہ کو دھولیا کریں ،جب جگہ صاف ہوگی ، بعد میں آنے والے کو خوشی ہوگی اور اس کے دل سے آپ کے لئے دعائیں نکلیں گی،اور ایسی دعائیں انسان کی ترقی کا سبب بنتی ہیں۔

169......کھانے پینے میں والدین اور بزرگوں کو مقدم رکھیں

پیارے بچو! جب کھانے میں والدین، بڑے بہن بھائی شریک ہوں تو ان سے پہلے کھانا شروع نہ کریں،ان کے کھانا شروع کرنے کا انتظار کریں،جب وہ شروع کرلیں تب آپ کھانا شروع کریں،حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهُ. [1]

ترجمہ: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو اس وقت تک کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دستِ مبارک برتن میں نہ ڈالیں۔

آپ کھانے کے لئے دستر خوان پر بیٹھے ہیں آپ کے ساتھ آپ کے والدین ہیں، بزرگ ہیں پہلے اُن کو کھلائیں خود بعد میں کھائیں،کوئی پینے کی چیز ہے انہوں نے پانی مانگا پہلے ان کو پلائیں خود بعد میں پئیں،اب ہوتا یہ ہے کہ والد کہتا ہے بیٹا پانی لے کر

[1] صحیح مسلم: کتاب الأشربة ،باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما،رقم الحديث:٢٠١٧

آ ؤ، تو بیٹا جاتا ہے پہلے خود پانی پیتا ہے بچا ہوا پانی والد کو پلاتا ہے، ماں کہے گی بیٹی پانی لے کر آ ؤ، بیٹی خود پہلے پانی پیئے گی جو بچ گیا پھر ماں کو دے گی، یہ بے ادبی ہے، آپ نے پانی پینا تھا خود بعد میں پیتے، یا خود پینا تھا اس سے پہلے پی لیتے، لیکن جب آپ کو والدین کہیں تو پہلے ان کو پانی پلاؤ، اس طرح دستر خوان پر بیٹھ کر بعض بچے فوراً روٹی اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں، پلیٹ اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں، یہ بے ادبی ہے، آپ جتنے آداب سے کھانا کھائیں گے اور بڑوں اور بزرگوں کا خیال رکھیں گے اتنا اُن کے دل سے آپ کے لیے دعائیں نکلیں گی، ہمیشہ بڑوں کو مقدم رکھیں، کھانے پینے میں ان کو پہلے کھلائیں ان کا بچا ہوا خود کھائیں، ان کو پانی دیں ان کا بچا ہوا خود پئیں، اس میں آپ کے لئے برکت ہوگی، استاذ کو پانی دیں جو پانی بچ جائے آپ پئیں گے اس سے اللہ تعالی آپ کا حافظہ تیز کرے گا، علم کا نور حاصل ہوگا، استاذ کا دل آپ کے لئے دعا کرے گا، اور یہ چیز آپ کے علم میں برکت کا ذریعہ بنے گی اور مستقبل میں علمی فیض کے پھیلنے کا۔

ہمارے اسلاف جب والدین یا بزرگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو آداب کا بڑا لحاظ رکھتے، چنانچہ حضرت زین العابدین رحمہ اللہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت نیکی کا برتاؤ کرنے والے تھے۔ یہاں تک کہ ان سے کہا گیا کہ آپ تو اپنی والدہ کے ساتھ لوگوں میں زیادہ نیکی کا برتاؤ کرنے والے ہیں، لیکن ہم آپ کو اپنی والدہ کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ والدہ جب کھا کر فارغ ہو جاتی ہیں پھر آپ کھاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ اس پر انہوں نے کہا:

أَخَافُ أَنْ تَسْبِقَ يَدِيْ إِلَى مَا قَدْ سَبَقَتْ عَيْنُهَا إِلَيْهِ فَأَكُوْنُ قَدْ عَقَقْتُهَا. [1]

[1] وفيات الأعيان: ترجمة: زين العابدين، ج۳ص ۲٦۸

ترجمہ: میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ کہیں میرا ہاتھ اس چیز کی طرف سبقت نہ لے جائے جس کی طرف میری ماں کی آنکھیں سبقت لے گئیں ہوں اور اس طرح میں نافرمانوں میں سے ہو جاؤں۔

170......کھانے میں عیب نہ نکالیں

پیارے بچو! کھانے میں عیب نہ نکالو، اگر پسند ہو تو کھالو، ورنہ چھوڑ دو، کبھی کبھار اگر نمک مرچی تیز ہو جائے تو آپ کی والدہ بھی آخر انسان ہیں، دن بھر کام کاج کر کے تھک جاتی ہیں، روزانہ آپ کے مزاج کے مطابق بنتا ہے آج اگر کچھ کمی بیشی ہو گئی تو درگزر سے کام لیں، یوں شوق سے کھائیں کہ انہیں محسوس ہی نہ ہو، اسی طرح جو تیار ہو کھالو، فرمائشیں نہ کرو، آپ کو معلوم نہیں کہ کتنی مہنگائی ہے اور آپ کے والد کتنی محنت کے ساتھ کماتے ہیں، سننے اور دیکھنے میں آتا کہ بعض بچے اپنے والدین کو پریشان کرتے ہیں، ہمیں یہ نہیں کھانا، ہمیں یہ پسند نہیں ہے، ہمارے لیے یہ چیز لاؤ، فلاں چیز بناؤ، اس طرح والدین کو پریشان کرنا مناسب نہیں، اس سے والدین کو تکلیف ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج یہ تھا کہ کھانا پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے، لیکن کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَاعَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ. (1)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر اس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ اس کو چھوڑ دیتے۔

(1) صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۵۶۳

171......اپنے سامنے سے کھائیں

پیارے بچو! کھانا ہمیشہ اپنے سامنے سے کھائیں، عموماً دیکھنے میں آتا ہے بعض بچے بوٹی کی طلب میں دوسروں کے آگے ہاتھ ڈال رہے ہوتے ہیں، تو یہ ایک نامناسب حرکت ہے، آپ کے سامنے جو اللہ نے آپ کے نصیب میں لکھا اُس میں سے کھائیں ان شاء اللہ دوسرا خود آپ کے آگے رکھ دے گا، جب انسان اپنے حصے کا لیتا ہے اللہ تعالی دوسروں کے دلوں میں محبت ڈال دیتا ہے، اور وہ ایثار کر کے اپنے حصے کی چیز آپ کو دے دیں گے، دوسروں کے سامنے تعریف کریں گے کہ یہ بچہ بہت اچھا ہے اپنے سامنے سے کھاتا ہے اور اس میں کھانے کا ادب ہے، دوسروں کے سامنے سے اٹھائیں گے تو اِس سے آپ کی عزتِ نفس مجروح ہوگی، یہ پیٹ کبھی نہیں بھرتا، ساری زندگی اس میں ڈالتے رہو یہ سیر نہیں ہوتا، تو کھاؤ اتنے ادب کے ساتھ کہ جو آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں وہ آپ کی تعریف کریں اور آپ کے والدین کو اچھے الفاظ میں یاد کریں کہ انہوں نے اپنے بچوں کی کیسی اچھی تربیت کی ہے، تو آپ اپنے والدین اور اساتذہ کی نیک نامی کا ذریعہ بنیں نہ کہ بدنامی کا۔

172......شادی بیاہ اور ہالوں میں جانے سے گریز کریں

پیارے بچو! شادی بیاہ کی مجلسوں میں جانے سے گریز کیا کرو، بہت سے گناہ اِن مجالس میں ہوتے ہیں، میوزک لگا ہوتا ہے، بدنظری کا گناہ ہوتا ہے، اور رات دیر تک یہ مجلیس لگی رہتی ہیں، پھر صبح مدرسے آنے، اسکول جانے میں دشواری ہوتی ہے، اس لیے بچپن ہی سے اپنے آپ کو ان گناہوں، لایعنی چیزوں اور وقت کے ضیاع سے اپنے آپ کو بچائیں۔

حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ

راستہ میں تھا، یعنی ہم دونوں کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک جگہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بانسری آواز سنی " فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ" اور فوراً اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال دیں اور راستہ سے ہٹ کر دوسری طرف ہوگئے تاکہ اس آواز سے اپنے آپ کو بچاسکیں، پھر اس راستہ سے ہٹنے کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ نافع! کیا تم بھی کچھ سن رہے ہو؟ یعنی کہ جو آواز آرہی تھی وہ اب بھی آرہی ہے یا بند ہوگئی ہے؟ میں نے کہا: نہیں اب وہ آواز بند ہوگئی ہے۔ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں سے نکال لیں اور پھر بیان کیا کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز سنی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کہا جو اس وقت میں نے کہا ہے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں ایک چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔ (1)

پیارے بچو! گانے سننے سے، بڑا موبائل استعمال کرنے سے، ٹی وی اور اسکرین سے اپنے آپ کو بچائیں بعض بچے اپنے گھر میں ٹی وی نہیں ہوتی تو پڑوس میں کسی کے گھر دیکھتے ہیں، اِس سے اجتناب کریں۔ بہر حال عموماً شادی بیاہ کی مجالس میں منکرات ہوتے ہیں اور وقت کا ضیاع ہوتا ہے اسلئے ہر عمومی دعوت پر جانے سے گریز کریں، جب کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ وہاں منکرات ہوں گے، ایسی دعوتوں میں عموما کافی وقت لگ جاتا ہے جس سے آرام اور صبح کی پڑھائی میں بڑا خلل آتا ہے۔

173......دوسروں کے گھر میں جاتے وقت اجازت لیں

پیارے بچو! جب کسی کے گھر جاؤ تو دستک دو اور اجازت لیکر جاؤ، عموماً یہ ہوتا ہے بچے اپنے گھر میں جارہے ہیں کسی کے ہاں جارہے ہیں تو فوراً اوپر دوڑتے ہوئے چلے

(1) سنن أبي داود : كتاب الأدب، باب كراهية الغناء والزَّمْرِ، رقم الحديث: ۴۹۲۴

جاتے ہیں، بسا اوقات گھر میں والدین آرام کررہے ہیں، بڑا بھائی ہے، ہمشیرہ ہے، ایک دم اندر گھس جانا یہ بے ادبی کی بات ہے، جب بھی آپ گھر میں جائیں دروازے پر دستک دیں، تو گھر والوں کو پتہ چل جائے پھراوپر جائیں، باہر کے کمرے میں بیٹھ جائیں، اندر کمروں میں داخل نہ ہوں، اسی طرح کسی کے گھر میں جائیں پہلے دستک دیں، ہوسکتا ہے وہ لوگ کھانے پینے میں دیگر اپنے مشغولیات اور مصروفیات میں ہوں، آپ کے فوراً جانے سے ان کو تکلیف ہوگی، تو دستک دینے کے بعد اجازت لیکر جایا کریں، اور گھر کے اندرونی کمروں میں بغیر اجازت کے نہ جائیں، اگر دروازہ بند ہو تو انتظار کریں، اگر تین دفعہ میں اجازت نہ ملے تو واپس آجائیں، اسی طرح دستک آہستہ آواز میں دیں، دستک دے کر ایک طرف ہٹ جائیں، دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوں کہ دروازہ کھلے اور آپ کی نگاہ اندر پڑے، اسلئے ایک طرف ہٹ کر کھڑے رہیں، اگر اجازت مل جائے تو اچھی بات ورنہ پھر دوبارہ وقت لے کر آجائیں۔ انکار کے بعد باہر کھڑے انتظار نہ کریں۔

174......دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیں

پیارے بچو! دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیں، اور کوئی تکلیف اور مصیبت آئے تو اس پر صبر کریں، آپ کے والدین نے اگر باقی دو بھائیوں کے لیے کپڑے لائے اور آپ کے لیے نہیں لائے تو صبر کریں، ان شاء اللہ ہوسکتا ہے وہ بعد میں آپ کے لئے اُس سے اچھا لے آئیں، کسی وقت انہوں نے ایک کو زیادہ پیسے دے دیے اور آپ کو کم دیے تو صبر کریں، آپ مسلسل خدمت میں لگے رہیں، انہیں محسوس نہ ہونے دیں کہ آپ کو نہیں ملے، آپ کے اِس عمل سے اُن کے دل سے دُعا نکلے گی، جو آپ کے مستقبل کو سنوارے گی، نیز صبر کرنے والے اللہ کو پسند ہیں، اور صابرین کے ساتھ اللہ ہوتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾ (البقرة: ۱۵۳)

ترجمہ: یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اسی طرح کلاس میں ساتھیوں کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے اسے برداشت کریں، اس برداشت پر اللہ کے ہاں بڑا اجر وثواب ہے، اسی سے علم کی راہیں کھلتی ہیں اور مزاج میں ٹھہراو پیدا ہوتا ہے۔

175 ...... پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کریں

پیارے بچو! اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، عموماً دیکھنے میں آتا ہے دوسری تیسری منزل میں رہنے والے پہلی منزل والوں کی رعایت نہیں رکھتے، اوپر کے شور شرابے اور کھیل کود سے نیچے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح سیڑھیوں پر چلتے ہوئے شور شرابا کرنا، دروازہ زور سے بند کرنا، اس سے گریز کریں، کوئی اِس فعل اور حرکت نہ کریں جس سے نیچے والوں کو تکلیف ہو۔ بعض بچے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر پڑوسی کسی کام کا کہدیں تو ان کے بات نہیں سنتے، بات بات میں ان سے الجھتے ہیں، جھگڑتے ہیں، غصہ کرتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں کہ یہ تو ہمارا مکان ہے، ہم تمہیں گھر سے نکال دیں گے، یہ ہمارا گھر ہے، تم ہمارے گھر میں رہتے ہو، اِس طرح کی باتیں اور جملے کہنا مناسب نہیں، پڑوسیوں سے بالفرض اگر کوئی شکایت ہے تو آپ کے بڑے خود اس کو حل کریں گے، آپ کسی سے نہ الجھیں۔

پڑوسیوں کے ہمارے اوپر بہت سے حقوق ہیں، امام غزالی رحمہ اللہ نے "**إحياء علوم الدين**" میں "**حقوق الجوار**" کا عنوان قائم کرکے اس کے تحت پڑوسیوں کے حقوق بیان کیئے ہیں:

۱..... جب پڑوسی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرنے میں پہل کریں۔

۲.....جب بیمار ہوتو اس کی عیادت کریں۔

۳.....مصیبت میں اس کوتسلی دے اوراس کا ساتھ نہ چھوڑیں۔

۴.....جب اسے کوئی خوشی ہوتو اس کو مبارک باد دیں، اور خود بھی اس کے ساتھ خوشی کا اظہار کرے، اوراس کی خوشی میں شریک رہیں۔

۵......اگراس سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو درگزر کریں۔

۶.....چھت پر سے اس کے گھر میں نہ جھانکیں۔

۷.....اگراس سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو درگزر کریں۔

۸......اگراس کا کوئی عیب معلوم ہوتو اس کو چھپائیں۔

۹.....اس کی اولاد سے گفتگو میں نرمی برتیں۔

۱۰.....اگراس پر کوئی حادثہ ہوتو فوراً اس کی مدد کریں۔[1]

موجودہ دور میں پڑوسیوں کو تکلیف اور ایذاء دینے کی مختلف صورتیں درج ذیل ہیں:

۱..... پڑوسیوں کے گھروں کے آگے گاڑیاں کھڑی کر دینا جس سے انہیں گھر میں آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہو۔

۲.....اتنے زور سے میوزک چلانا جس سے انہیں تکلیف ہو۔

۳..... پڑوسیوں کے گھروں کے سامنے بیٹھنا یا بلند آواز سے باتیں کرنا۔

۴..... پڑوسیوں کے گھروں کے سامنے کوڑا کرکٹ، کچرا، شوپر، بچا ہوا سالن، استعمال شدہ گتے اور ڈبے وغیرہ پھینکنا۔

۵..... پڑوسیوں کے گھروں کے سامنے سیوریج کا پانی چھوڑ دینا۔

۶.....گھروں میں صفائی کے وقت پانی باہر نکالنا جو پڑوسیوں کے گھروں کے سامنے جمع

[1] إحياء علوم الدين: كتاب آداب الألفة والإخوة والصحبة، الباب الثالث، حقوق الجوار، ج۲ ص۲۸۷

ہو جائے۔

۷.....اگر وہ نیچے منزل میں رہتے ہوں تو سیڑھیوں پر چڑھتے وقت زور سے پاؤں مارنا۔ اوپر چڑھتے وقت بلند آواز سے باتیں اور مزاق کرنا۔ غیر مہذب انداز میں گفتگو کرنا۔

۸.....اوپر منزل والوں کا کودنا، چھلانگیں لگانا، زور زور سے بلا وجہ کوئی چیز کوٹنا، چلتے وقت اتنے زور سے قدم رکھنا کہ اس کی آواز نیچے پہنچے۔

۹.....اگر وہ کسی ضرورت کے تحت یا کپڑے سکھانے کے لئے اوپر منزل میں جانا چاہیں تو سختی سے پیش آنا۔

۱۰.....اگر ایک گھر یا فلیٹ میں مشترکہ رہائش ہو تو ایک دوسرے پر بلا وجہ الزام لگانا کہ تم نے پانی یا بجلی زیادہ استعمال کی ہے، اس پر تلخ کلامی کرنا۔

۱۱.... پڑوسیوں کے بچے اگر گھر میں داخل ہو جائیں اُن کے ساتھ سختی سے پیش آنا۔

۱۲.....ذرا سی بات پر پڑوسیوں کے ساتھ لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار ہو جانا۔

۱۳..... پڑوسیوں کی بلا ضرورت گھنٹی بجانا یا دروازے پر دستک دینا۔

۱۴.....اگر انہیں کسی معمولی چیز کی ضرورت ہو مثلاً ٹماٹر، آلو، پیاز، نمک، مصالحہ، ماچس کی ضرورت پیش آئے اور آپ انکار کردو۔

۱۵..... پڑوسیوں کے فقر و فاقہ یا جہالت کی وجہ سے ان کا مزاق اُڑانا۔

۱۶..... پڑوسیوں کے عیوب اور ان کی مخفی باتوں کو تلاش کر کے اس کی تشہیر کرنا۔

۱۷..... پڑوسیوں کے مصائب اور پریشانیوں سے خوش ہونا۔

۱۸.....لوگوں کے سامنے بلا وجہ ایسی باتوں کا تذکرہ کرنا جن کی وجہ سے لوگ ان سے نفرت کریں۔

۱۹..... پڑوس میں سفید ریش یا بزرگ رہتا ہو اس کا مزاق اُڑانا۔

۲۰..... پڑوسیوں کی نقلیں اتارنا۔

۲۱..... پڑوسیوں کی کوئی چڑ رکھ کراس کا مزاق اُڑانا۔

۲۲.....اپنے گھر والوں اوراولاد کو پڑوسیوں سے حسنِ سلوک کی تعلیم نہ دینا۔

۲۳.....بچوں کی لڑائی کی وجہ سے آپس میں نہ لڑیں۔

۲۴.....اگرآپ کی اولاد پڑوسیوں کا مزاق اڑائے یاان کے خلاف نازیبا الفاظ کہیں تو اولاد کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آئیں۔

۲۵.....اوپر کی منزلوں میں اگر گرل یا روشن دان ہواس سے نیچے نہ جھانکیں۔

۲٦.....دوپہراوررات کے وقت خصوصًا ان کے گھروں کے سامنے نہ کھیلیں،اس لئے کہ وہ آرام کے اوقات ہیں۔

۲۷.....کھیل کود، کرکٹ، فٹبال وغیرہ کے لئے گراؤنڈ میں جائیں، پڑوسیوں کے گھروں کے سامنے نہ کھیلیں، ہوسکتا ہے ان کے گھر میں کوئی بیمار یا کوئی بزرگ یا بچے آرام کررہے ہوں،اوروہ شرافت کی وجہ سے یا پڑوس کی وجہ سے خاموش ہوں۔

۲۸.....اگر پڑوس میں کوئی مہمان آجائے توان کے ساتھ بھی ادب اورحسن اخلاق سے پیش آئیں۔

۲۹.....اگراللہ نے آپ کووسعت دی ہےاورآپ کے پاس جرنیٹر ہوتو ایک تارانہیں بھی دیں تاکہ وہ بھی اپنے ایک دوپنکھے چلاکرگرمی کے ایام میں سکون سے رات گزارسکیں۔

۳۰.....اگر پڑوسی سوداسلف لانے کے لئے بازار بھیجے توان کا حکم مانیں۔

ہمارے اکابراپنے پڑوس کا بڑاخیال رکھتے تھے،مسلمان تو دور کی بات وہ اپنے غیرمسلم ہمسایوں کا بھی لحاظ رکھتے اوراُن سے بھی حسن اخلاق سے پیش آتے۔مشہور بزرگ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ کودنیا سے رخصت ہوئے زمانہ گزرچکا ہے لیکن

ان کی زندگی کی ہر روشن جھلک آج بھی روشنی دکھاتی ہے، حضرت کے پڑوس میں بالکل ہی دیوار کے نیچے ایک مجوسی رہا کرتا تھا، حضرت اپنے پڑوسی کے ساتھ ہر طرح سے اچھا سلوک کرتے، لیکن پڑوسی نہ جانے کیوں حضرت سے دلی بغض رکھتا تھا، دل کی جلن نکالنے کے لئے وہ روزانہ رات گئے دیوار سے اپنے گھر کا کوڑا اور غلاظت حضرت سہل رحمہ اللہ کے گھر میں ڈال دیا کرتا۔ حضرت سہل تستری رحمہ اللہ بھی ظاہر ہے انسان ہی تھے، اس بدسلوکی پر تکلیف فطرتی بات تھی، لیکن طبیعت پر صبر سے کام لیتے اور خاموشی سے کوڑا اور غلاظت اپنے ہاتھ سے اٹھا کر باہر پھینک آتے، کافی عرصہ تک ایسا ہی ہوتا رہا، مجوسی کوڑا پھینکتا رہا، اور حضرت صاف کرتے رہے، اس دوران حضرت نے خاموشی سے مجوسی کو متوجہ کرنے کی کوشش بھی کی، لیکن پھر بھی وہ اپنی حرکت سے باز نہ آیا، حضرت یہ تکلیف سہتے رہے، لیکن جواب میں صبر اور خاموشی کے سوا کبھی کوئی حرکت نہیں کی، گھر والے زیادہ پریشان ہوتے اور کچھ کرنا چاہتے تو حضرت صبر کی تلقین کرتے، اور رات ہی میں کوڑا کرکٹ اٹھا کر باہر پھینک دیتے، تاکہ گھر والے دیکھ کر مشتعل نہ ہوں، حضرت بیمار ہو گئے اور بچنے کی کوئی امید نہ رہی، تو آپ رحمہ اللہ نے پڑوسی مجوسی کو بلوایا، اور تنہائی میں اس سے کہا: بھائی!

تم جو رات کو کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے، میں صحت مند تھا اور میں رات ہی میں اٹھا کر پھینک دیا کرتا تھا اور اب میں جس حال میں ہوں تم دیکھ رہے ہو، خدا کے لئے اب تم ایسا نہ کرو، اس لئے کہ میرے بعد میرے گھر کے لوگ تمہاری اس حرکت کو برداشت نہ کر سکیں گے اور اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں کوئی سخت تکلیف پہنچا دیں۔

حضرت کے اس انداز سے مجوسی کا دل بھر آیا شرمندگی سے اس نے سر جھکایا اور بولا حضرت خدا کے لئے مجھے معاف کر دیجئے، بے شک میں نے آپ کو بہت ستایا اور آپ

نے جس صبر کا مظاہرکیا یہ بے مثال صبر دینِ اسلام ہی کی بدولت ہے، مجھے معاف کیجئے اور مجھے اسلام کا کلمہ پڑھائیے۔ ❶

176 ......مجلس میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں

پیارے بچو! جب کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جاؤ، بعض بچے زبردستی اپنی جگہ بناتے ہیں، یہ مناسب نہیں، ماں باپ بیٹھے ہیں، دیگر رشتہ دار بڑے بیٹھے ہیں، جگہ نہیں ہے اور یہ دو آدمیوں میں جائے گا ایک کو ایک ہاتھ سے ادھر کرے گا دوسرے کو دوسرے ہاتھ سے اُدھر کرے گا بیچ میں بیٹھ جائے گا، مسجد میں جگہ نہیں ہے صفوں کے اندر گھس جاتے ہیں، یہ بے ادبی کی بات ہے، جہاں آپ کو جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں، اگر آپ نے آگے بیٹھنا ہے تو پہلے آیا کریں، مسجد میں پہلے آئیں تاکہ آگے آپ کو جگہ ملے، دوسروں کو تکلیف نہ دیں۔

مجلس کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دو شخصوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے نہ بیٹھیں، بعض اوقات دو ساتھی ایک ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں، کوئی خاص بات ہوتی، اُن کے درمیان بغیر اُن کی اجازت کے بیٹھنا درست نہیں۔ اسی طرح گھر میں والدین، بڑے بہن بھائی بات کر رہے ہوتے ہیں بسا اوقات دروازہ بند کر دیتے ہیں، یا بچوں کو باہر بھیج دیتے ہیں تو اس وقت والدین کی باتوں کو نہ سنا جائے، وہ باتیں آپ کی سطح کی نہیں ہوتیں، ان کا سننا آپ کے لیے مناسب نہیں، بعض بچوں میں بڑوں کی باتیں سننے کی عادت ہوتی ہے، چوری چھپکے سنتے ہیں، یہ انتہائی بری عادت ہے اس سے بچنا چاہیے۔

177 ......جانوروں کو تکلیف نہ دیں

پیارے بچو! جانوروں کو تکلیف نہ دیں، انہیں نہ ماریں اور نہ بھگائیں، عموماً دیکھنے میں

---

❶ الكبائر للذهبي: الكبيرة الثانية والخمسون، ص ۲۰۸، ۲۰۹

آتا ہے کہ بکریاں، بھینسیں، گائیں، بیل وغیرہ علاقے میں گھومتے ہوئے نظر آتے ہیں، بعض بچے بڑے بڑے پتھر لے کر انہیں مار رہے ہوتے ہیں، بعض جگہ کتوں کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں تو بعض ان کے گلے میں رسیاں ڈال کر انہیں کھینچتے ہیں، اُن بچوں کو پتھر مارتے ہیں، یہ انتہائی نامناسب ہے، یہ بھی اللہ تعالی کی مخلوق ہیں، جیسے ہم اللہ کی مخلوق ہیں، اللہ تعالی نے ہمیں بولنے کی طاقت دی اسلئے ہمیں ''حیوانِ ناطق'' کہا جاتا ہے، اِنہیں بولنے کی طاقت نہیں دی، انہیں اللہ نے ہمارے نفع کے لیے پیدا کیا ہے، ہم انہیں ذبح کر کے ان کا گوشت کھاتے ہیں، جو اِن جانوروں پر ظلم کرتے ہیں بسا اوقات دنیا میں ان کو پھر اِس کی سزا ملتی ہے، اس لئے کسی بھی جانور پر ظلم نہ کریں، کسی کو پتھر نہ ماریں، کسی جانور کو تکلیف نہ دیں، تھوڑی دیر تصور کریں اگر آپ کو کوئی پتھر مارے، آپ کے بہن بھائیوں کو مارے تو آپ پر کیا گزرے گی، یہ اللہ کی مخلوق ہے اِن سے محبت کریں اللہ آپ سے محبت کرے گا۔

ہمارے اسلاف بڑے جانور تو دور کی بات چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں اور مکھیوں کی بھی رعایت رکھتے تھے، حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت شبلی رحمہ اللہ شہر سے گندم خرید کر سر پر اٹھائے اپنے گاؤں لے آئے، گھر آ کر گٹھڑی کو کھولا تو اس میں سے ایک چیونٹی نکل آئی جو پریشان ہو کر ادھر ادھر دوڑنے بھاگنے لگی، آپ کو اس پر بڑا ترس آیا اور یہ سوچ کر کہ نہ معلوم کس کس عزیز سے الگ ہوئی ہوگی، اس کا دل ان کی جدائی سے تڑپتا ہوگا، ساری رات نہ سو سکے، آخر اسی طرح کپڑا باندھ کر پھر سفر کر کے جہاں سے گندم لائے تھے وہیں لا کر اسی دکان پر کپڑا کھولا اور چیونٹی کو اس کے مستقر پر پہنچایا۔ [1]

---

[1] بوستان فارسی: ص ۵۷

حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ احمد چشتی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ابوحامد دوستان رحمہ اللہ مرو میں ایک دکان پر بیٹھے تھے کہ سقہ نے ان کو پانی پینے کے لیے دیا، کچھ دیر پانی کا کٹورا انہوں نے ہاتھ میں رکھا اور دیکھتے رہے، سقہ نے کہا کہ اے شیخ پانی کیوں نہیں پیتے ؟ انہوں نے کہا کہ ایک مکھی پانی پی رہی ہے وہ سیراب ہو جائے اس وقت تک میں صبر کر رہا ہوں کیونکہ حق تعالیٰ کے دوست کسی کی تکلیف دیکھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں۔ [1]

178......جو پڑھیں اس پر عمل کریں

پیارے بچو! دیکھیں آج ہم پڑھ تو لیتے ہیں لیکن عمل کی بڑی کمی ہے، آپ کو چالیس مسنون دعائیں یاد ہیں، اب کتنے بچے ہیں جو اِن دعاؤں کو پڑھتے ہیں؟ آپ گھر میں داخل ہوتے ہیں، گھر سے باہر نکلتے ہیں، مسجد آتے جاتے ہیں، بیت الخلاء آتے جاتے ہیں، یہ صبح شام کی سب دعائیں آپ کو یاد ہیں، اب علم تو ہے عمل نہیں، اس لیے میں عرض کیا جو پڑھیں اس پر عمل کریں، ہم نے کتنی دفعہ پڑھا، کتنی دفعہ بار ہا سنا کہ نماز پڑھنا فرض ہے، تو ہم کتنا اہتمام کرتے ہیں، ہمیں معلوم ہے صلہ رحمی ضروری ہے، ہمیں معلوم ہے تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے، والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے، غیبت سے، حسد سے بچنا چاہیے، کتنا عمل کر رہے ہیں، آج علم بہت ہے عمل نہیں ہے، معلومات بہت ہیں لیکن اتباع اور اطاعت نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی چیز پر ایسے نادم نہیں ہوتا جیسے اس دن پر نادم ہوتا ہوں جس کا سورج غروب ہوا، میری عمر میں ایک دن کم ہو گیا، مگر عمل میں کچھ اضافہ نہیں ہوا۔

---

[1] نفحات الانس مترجم: ص ۱۱۰

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے متعلق سب سے زیادہ یہی خوف لگا ہے کہ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے مجھ سے کہیں یہ سوال نہ کرلیا جائے کہ:

یَا عُوَیْمِرُ، أَعَلِمْتَ أَمْ جَهِلْتَ؟

ترجمہ: اے عویمر (یہ حضرت ابوالدرداء کا نام ہے، ابوالدرداء کنیت ہے) تو دین سے واقف تھا یا جاہل؟

اگر اس کے جواب میں یہ کہہ دوں گا کہ واقف تھا تو قرآن مجید کی ہر ایک آیت مجھے پکڑ لے گی، جن آیتوں میں اللہ کے حکم ہیں وہ سوال کریں گی کہ بتا تو نے کب عمل کیا، اور جن آیتوں میں گناہوں سے روکا گیا ہے وہ پوچھیں گی کہ بتا تو گناہ سے کب بچا، اس کے بعد یوں دعا کی:

وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ. ❶

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے نفس سے جس کا (دنیا سے) پیٹ نہ بھرے، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے:

یَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ. ❷

ترجمہ: علم عمل کو پکارتا ہے، اگر عمل نے علم کو لبیک کہہ دیا تو ٹھیک، ورنہ علم بھی رخصت ہوجاتا ہے۔

حضراتِ سلف اور ائمہ محدثین جو حدیث لکھتے اور سنتے تو اس پر عمل کرتے، خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی

❶ حلیة الأولیاء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة، أبو الدرداء، ج ۱ ص ۲۱۳

❷ إحیاء علوم الدین: کتاب العلم، الباب السادس، ج ۱ ص ۵۹

کوئی حدیث لکھی تو میں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ ایک حدیث میرے سامنے آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ سے پچھنے لگوائے اور آپ نے اس کو ایک دینار دیا، میں نے کہا اس حدیث پر بھی عمل ہو جائے، تو میں نے بھی پچھنے لگوائے اور اس کو ایک دینار دیا تا کہ اِس حدیث پر بھی عمل ہو جائے۔ (1)

یعنی ایسا عمل کا جذبہ ان لوگوں کی زندگی میں تھا، تو جو حدیث سنتے اور لکھتے تو فوراً اُسے اپنی زندگی میں لاتے، اس لئے دین کی جو بات سنیں اُس پر عمل کریں، نجات اور درجات کی بلندی عمل پر موقوف ہے۔

179...... بوڑھوں، فقیروں اور غریبوں کو تنگ نہ کریں

پیارے بچو! بوڑھوں، کمزوروں، ضعیفوں اور بیماوں کو کوئی تکلیف نہ دیں، عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بچے شریر ہوتے ہیں، کوئی راستے میں بوڑھا نظر آئے گا تو اس کو دھکا دے دیں گے، کسی کو پتھر ماریں گے، کسی کو کسی خاص چڑ کے ساتھ پکاریں گے، کوئی غریب ہے اس کو طعنہ دیں گے، کوئی معذور نظر آئے اُس پر جملے کسیں گے، کسی کا مذاق اڑائیں گے، اس سے بچنا چاہیے، آج وہ بوڑھا ہے کل آپ نے بھی بوڑھا ہونا ہے، آج وہ بیماری ہے کل آپ نے بھی بیمار ہونا ہے، اِس عمر تک آپ نے بھی پہنچنا ہے، آپ اُن کا خیال کریں گے جب آپ بوڑھے ہوں گے نئی نسل آپ کا خیال کرے گی، آپ اُن کا ادب کریں گے تو جب کل آپ کا بڑھاپہ شروع ہوگا وہ بچے آپ کی رعایت رکھیں گے، خدانہ کرے آپ نے اُن کا مذاق اڑایا کل نئی نسل آپ کا مذاق اُڑائے گی، عموماً ہر عمل کا ''مکافاتِ عمل'' ہوتا ہے، انسان جو کرتا ہے وہی اُس کے ساتھ ہوتا ہے، اچھا سلوک کریں تا کہ کل آپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

(1) الجامع الأخلاق الراوی و آداب السامع: باب آداب الطلب، ج ۱ ص ۱۴۴، الرقم: ۱۸۴

180......والدین سے زیادہ فرمائشیں نہ کریں

پیارے بچو! کسی خوشی کے موقع پر یا شادی بیاہ میں یا عید کے موقع پر والدین سے زیادہ فرمائشیں نہ کریں، بعض بچے والدین پر بہت اصرار کرتے ہیں کہ فلاں نے وہ کپڑے خریدیں ہیں میں نے بھی وہی خریدنے ہیں، فلاں نے وہ جوتیاں لیں ہیں مجھے بھی اسی طرح کی جوتیاں لے کر دو، حالانکہ والدین کی گنجائش نہیں ہوتی، منہگائی زیادہ ہے، آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے والدین کتنی مشقت اور کتنی مجبوریوں کے ساتھ وقت گزار رہے ہیں، اُنہیں مکان کا کرایہ دینا ہوتا ہے، بجلی، گیس کا بل برنا ہوتا ہے، بیماری کے اخراجات، آپ کے تعلیم کے اخراجات پورے کرنے ہوتے ہیں، وہ بارہ اور چودہ گھنٹے آپ کے لیے مزدوری کرتے ہیں، ہمیں تو نہیں معلوم وہ کتنی محنت کر کے یہ پیسہ کما کے لاتے ہیں، دوسرے کے جیب سے پیسے نکالنا آسان کام نہیں ہوتا، یہ جب آپ محنت کرنے کے قابل ہوں گے آپ کو پتہ چلے گا محنت مزدوری کتنا مشکل کام ہے، بعض کے والد ایسے ہوتے ہیں اِتنی مزدوری کرتے ہیں تین تین چار چار بلاک رکھ کر چوتھی پانچویں منزل پہ چڑھ رہے ہیں، اور بعض ایسے ہوتے ہیں روڈ کھدائی کرتے ہیں، بعض تنور کے کنارے بیٹھ کر روٹیاں پکاتے ہیں، والدین بڑی مشقت کی زندگی گزارتے ہیں، تو اُن سے کبھی ایسی فرمائش نہ کریں کے جس کا پورا کرنا اُن کے بس میں نہ ہو، اور وہ آپ کی وجہ سے مشقت میں پڑ جائیں، والدین نے جو آپ کو تعلیم کے لئے فارغ کیا یہ اُن کی بہت بڑی قربانی ہے، اور وہ چاہتے تو آپ کو کسی کام کاج اور مزدوری میں لگا سکتے تھے، لیکن یہ اُن کا آپ پر بڑا احسان ہے کہ آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کیا، اللہ رب العزت اِن کی زندگیوں میں برکت دے اور آپ کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

181......گھر میں سبق لکھنے اور یاد کرنے کے لیے جگہ مخصوص کریں

پیارے بچو! گھر میں سبق لکھنے اور یاد کرنے کے لیے جگہ مخصوص کریں، اس سے آپ کے لکھنے اور یاد کرنے میں آسانی رہے گی، جیسے آپ کے امتحان آتے ہیں چاہے اسکول کے ہوں یا مدرسے کے، آپ ایک کمرہ خاص کرلیں اور اسی میں بیٹھ کر مکمل تیاری کریں، کوشش کریں وضو کر کے دوزانوں اور قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں، دیکھنے میں آتا ہے امتحان کے ایام میں بچوں کا بیگ ایک کمرے میں، کاپی دوسرے کمرے میں اور کتاب تیسرے کمرے میں ہوتی ہے، ایک جگہ پنسل دوسری جگہ پہ پین ہوتا ہے، ایسا نہ ہو، بلکہ آپ ایک کمرہ خاص کرلیں اور جس کتاب کا پرچہ ہے اسی کتاب اور کاپی کو بیگ سے نکالیں، تمام بیگ کو خالی نہ کریں، اور تیاری کرنے بعد اپنی کتاب، کاپی سمیٹ کر بستے میں رکھیں۔

182......بجلی کے استعمال میں احتیاط کریں

پیارے بچو! پنکھا اور لائٹ بقدرِ ضرورت استعمال کریں، ایک کلاس میں دو تین پنکھوں کی ضرورت ہے، دو تین پنکھوں سے ہوا تمام کلاس میں پھیل جاتی ہے، اب بچے لائن سے تمام پنکھوں کو لگا لیتے ہیں، یہ بجلی کا ضیاع ہے، آپ جہاں بھی ہیں، چاہے گھر پہ ہیں، مدرسے میں ہیں، چاہے کسی کے ہاں مہمان ہیں، جہاں کہیں ہیں پنکھا اور لائٹ بقدرِ ضرورت استعمال کریں، مثلاً: آپ اپنے گھر پہ ہیں، کسی ضرورت کے لیے آپ باہر جاتے ہیں، یا آپ بیت الخلاء جاتے ہیں تو کمرے کی لائٹ، پنکھا بند کر کے جائیں، دیکھنے میں آتا ہے کہ مدرسے میں صبح کے وقت بھی لائٹیں چل رہی ہوتی ہیں، پھر پورا دن چلتی رہتی ہیں، اس میں کافی احتیاط کی ضرورت ہے، یہ وقف کا مال ہے، مدرسہ کی طرف سے جتنی دیر لائٹ اور پنکھا کے استعمال کی اجازت ہو اس سے زیادہ استعمال نہ کریں اور چھٹی ہوتے ہی لائٹ پنکھا بند کر کے جائیں۔

183......مدرسے کی اشیاء کا خیال کریں

پیارے بچو! مدرسے کی اشیاء مثلاً ڈیسک، تپائی، الماریاں، پنکھیں، کھڑکی، دروازے، دریاں وغیرہ یہ سب چیزیں آپ ہی کی خدمت کے لیے مہیا کی گئی ہیں، ان کا خیال کرنا اور ضائع ہونے سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے، یہ وقف کا مال ہے، اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے، جیسے آپ اپنے گھر کی ہر چیز کی حفاظت اور خیال رکھتے ہیں اسی طرح مدرسہ بھی آپ کا گھر ہے، اِس کی ایک ایک چیز کا خیال رکھیں، تا کہ آپ سے پہلے جیسے اِن اشیاء کو استعمال کیا گیا اسی طرح آپ کے بعد بھی بہت سے طلباء آئیں گے اور استعمال کریں گے، یہ چیزیں آپ کے پاس امانت ہیں۔

184......سبق یاد کرنے سے پہلے دعاؤں کا اہتمام کریں

پیارے بچو! سبق یاد کرنے سے پہلے دعاؤں کا اہتمام کرو، یا اللہ! میرے لئے سبق کو آسان فرما، اور میرے حافظہ میں برکت عطا فرما، اور ہمیشہ اللہ تبارک وتعالی سے علم نافع کی دُعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنے سے زیادتی علم کی دعا کرتے رہیں، تو جب آپ کو حکم ہے تو ہمارے لئے تو بطریق اولی حکم ہے، خصوصاً جب آپ سبق یاد کرنا شروع کریں تو ان دعاؤں کا اہتمام کریں، سب سے پہلے ایک مرتبہ درج ذیل آیات پڑھیں:

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي﴾ (طه: ۲۵ تا ۲۷)

ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: پروردگار! میری خاطر میرا سینہ کھول دیجیے اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دیجیے، اور میری زبان میں جو گرہ ہے اِسے دور کر دیجیے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

پھر تین مرتبہ: ﴿رَبِّ زِدۡنِی عِلۡمًا﴾ (طٰہٰ:۱۱۴)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میرے علم میں اور اضافہ فرما۔

اِس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ انۡفَعۡنِی بِمَا عَلَّمۡتَنِی، وَعَلِّمۡنِی مَا یَنۡفَعُنِی، وَزِدۡنِی عِلۡمًا. ❶

ترجمہ ہے، اے اللہ! جو تو نے مجھے سکھایا ہے اسے میرے لئے نفع مند بنا، اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو میرے لئے نفع بخش ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسۡأَلُکَ عِلۡمًا نَافِعًا، وَرِزۡقًا طَیِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا. ❷

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، قبول ہونے والے عمل اور پاکیزہ (حلال) رزق کا سوال کرتا ہوں۔

اور پھر آخر میں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنۡ عِلۡمٍ لَا یَنۡفَعُ، وَمِنۡ قَلۡبٍ لَا یَخۡشَعُ، وَمِنۡ نَفۡسٍ لَا تَشۡبَعُ، وَمِنۡ دَعۡوَةٍ لَا یُسۡتَجَابُ لَهَا. ❸

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جو ڈرے نہ، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اور اس دُعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

---

❶ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب فی العفو والعافیة، باب، رقم الحدیث: ۳۵۹۹

❷ سنن ابن ماجه: کتاب إقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما یقال بعد التسلیم، رقم الحدیث: ۹۲۵

❸ صحیح مسلم: کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل، رقم الحدیث: ۲۷۲۲

اِن دعاؤں کے پڑھنے کے بعد جب آپ سبق شروع کریں گے تو اللہ رب العزت کی آپ کے ساتھ غیبی نصرت ومدد ہوگی، حافظہ تیز ہوگا اور علم میں برکت ہوگی اور دن بدن علم بڑھتا جائے گا اور محفوظ رہے گا۔

185...... چلتے پھرتے وقت شرعی آداب کی رعایت رکھیں

پیارے بچو! راستہ میں چلتے وقت سنجیدگی، باوقار اور عاجزی کے ساتھ چلیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا﴾(الفرقان: ٦٣)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا﴾(بني إسرائيل: ٣٧)

ترجمہ: اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بے شک نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں تک اونچائی میں پہنچ سکتا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾(الحديد: ٢٣)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ مغرور اور فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

راستہ میں چلتے ہوئے ادھر ادھر تاک جھانک کرنا اور غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا منع ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.﴾(النور: ٣٠)

ترجمہ: اور ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ راستہ میں اس رفتار سے چلتے گویا کوئی اونچی جگہ سے نیچے کی طرف آرہا ہو، اور یہ انسانی صحت کے لئے چلنے کا بہترین انداز کہلاتا ہے:

إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ. ❶

راستہ میں چلتے ہوئے ادب ووقار کا خیال رکھنا چاہیے حتی کہ اگر معلوم ہو کہ نماز باجماعت شروع ہوچکی تو بھی دوڑ کر اس میں شامل نہ ہوں، اعتدال سے چلیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مسجد میں تکبیر ہورہی ہو یا نماز کھڑی ہوچکی ہو تو دوڑ کر اس میں شامل نہ ہو، بلکہ تم متانت اور وقار کے ساتھ آکر جماعت میں ملو:

إِذَاثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَاأَحَدُكُمْ، وَلَكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ. ❷

186......اسباب نسیان سے بچیں

پیارے بچو! اسباب نسیان سے بچیں، نسیان ایک ایسا مرض ہے جس میں انسان وہ سب باتیں بھول جاتا ہے جو پہلے یاد تھیں اور نئی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں، یا بوقتِ ضرورت دوبارہ پورے طور پر یاد کر کے صحیح طریقے سے ترتیب بھی نہیں دے سکتا، اور دماغ پر زور دے کر ان سے کوئی صحیح نتیجہ برآمد نہیں کرسکتا، اس مرض کا ظاہری سبب یہ ہے کہ رطوبت کی زیادتی سے دماغ نرم پڑ جاتا ہے یا رطوبت کی کمی سے سخت پڑ جاتا ہے تو یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

❶ سنن الترمذي: أبواب المناقب، باب ما جاء فی صفة النبي صلى الله عليه وسلم، باب، رقم الحديث: ٣٦٣٧

❷ صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب إستحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة، رقم الحديث: ٦٠٢

اس مرض کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ انسان گناہوں میں مشغول رہے اور توبہ نہ کرے یعنی گناہوں کی کثرت کی وجہ سے نسیان پیدا ہوجاتا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے مندرجہ ذیل پچیس (۲۵) اشیاء کو اسبابِ نسیان میں شمار کیا ہے:

۱......چوہے کا جھوٹا کھانا۔

۲......زندہ جوں کو زمین پر پھینکنا۔

۳......ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔

۴......اونٹوں کی قطار کے درمیان سے گذرنا۔

۵......ترش سیب کھانا۔

۶......معاصی اور گناہوں کی کثرت۔

۷......اُمورِ دنیا کے ساتھ کثرت سے مشغول ہونا۔

۸......تازہ ہرادھنیا کھانا۔

۹......سولی دیئے ہوئے شخص کی طرف دیکھنا۔

۱۰......ہنڈی میں کھانا۔

۱۱......زیادہ مزاح کرنا۔

۱۲......قبرستان میں ہنسنا۔

۱۳......استنجاء کی جگہ وضو کرنا۔

۱۴......شلوار یا عمامہ کو تکیہ بنانا۔

۱۵......جنبی آدمی کا آسمان کی طرف دیکھنا۔

۱۶......چیتھڑے سے گھر میں جھاڑو دینا۔

۱۷......اپنے چہرہ یا ہاتھوں کو اپنے دامن سے خشک کرنا۔

۱۸......مسجد میں کپڑا جھاڑنا۔

۱۹......مسجد میں الٹے پاؤں داخل ہونا اور سیدھے پاؤں سے نکلنا۔

۲۰......اعضاءِ مخصوصہ کے ساتھ کھیلنا۔

۲۱......شرمگاہ کی طرف دیکھتے رہنا۔

۲۲......راستہ میں یا پھل دار درخت کے نیچے یا ٹھہرے ہوئے پانی یا راکھ پر پیشاب کرنا۔

۲۳......عورت کی شرمگاہ دیکھنا۔

۲۴......حجام کے آئینہ میں دیکھنا۔

۲۵......ٹوٹی ہوئی کنگھی سے کنگھی کرنا۔[1]

187......مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ" پڑھیں

پیارے بچو! مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ" پڑھا کریں،، یعنی مصیبت کے وقت، کسی کے انتقال کی خبر ملنے پر، کسی کے جانی مالی نقصان کی خبر ملنے پر بجائے دوسرے جملوں کے استعمال کرنے کے ان کلمات کو پڑھنے کا اہتمام کریں، احادیث میں مصیبت کے وقت " اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ راجِعُوۡن" پڑھنے کی بڑی فضیلتیں بیان ہوئی ہیں، اللہ رب العزت اُس سے بہتر چیز عطا فرماتے ہیں، چنانچہ اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَامِنۡ مُسۡلِمٍ تُصِیبُہُ مُصِیبَۃٌ، فَیَقُولُ مَا أَمَرَہُ اللّٰہُ:(إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّاإِلَیۡہِ رَاجِعُونَ) اَللّٰھُمَّ أۡجُرۡنِی فِی مُصِیبَتِی، وَأَخۡلِفۡ لِی خَیۡرًا مِنۡھَا، إِلَّا أَخۡلَفَ

[1] رد المحتار: کتاب الطهارة، باب المیاه، فصل فی البئر، ج ۱ ص ۲۲۵

اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِنْھَا.

ترجمہ: جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' (پڑھے اور یہ دعا کرے:)

اَللّٰھُمَّ اُجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا. [1]

ترجمہ: اے اللہ! میری اس مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہوگا؟ وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ بہر حال میں نے یہ دعا کہہ لی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے (جو کہ حضرت ابوسلمہ سے بہت بہتر تھے۔ یعنی اِن کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔)

188 ...... مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھیں

پیارے بچو! جب گھر سے آتے ہوئے مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کیا کرو، یہ کہہ دیا کریں ''میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں'' ویسے بھی جب مسجد میں آنا ہو تو اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، نماز کے لیے آنا ہو، پڑھنے کے لیے آنا ہو، اس میں پڑھنے کے ساتھ ساتھ اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا، اعتکاف کا بہت زیادہ ثواب ہے، یہ نفلی اعتکاف ہے، نفلی اعتکاف کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے، یعنی نفلی اعتکاف دس بیس منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، رقم الحدیث: ۹۱۸

189......دن میں کچھ وقت کھیل کودیا چہل قدمی کا رکھیں

پیارے بچو! کچھ دیر عصر کے بعد کھیلا کرو، آپ کے لیے دن میں کچھ دیر چہل قدمی اور کھیلنا بہتر ہے، جسمانی لحاظ سے بھی اور ذہنی لحاظ سے بھی، ہر وقت پڑھنے لکھنے سے ذہن تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے، آج بچوں کے پاس بالکل وقت نہیں، نہ کھیل کا وقت، نہ سونے کا وقت، صبح اسکول، اسکول سے واپس آئے تو مدرسہ، مدرسے سے واپس آئے تو ٹیوشن، ٹیوشن سے رات کو واپس آئے، نہ کھیلنے کا وقت، نہ چہل قدمی کا وقت، ایسا بچہ اپنے ذہن پر بوجھ محسوس کرتا ہے، آنکھوں میں جلن محسوس کرتا ہے، سر میں درد ہوتا ہے اور مستقل اسی طرح چلنے سے انسان دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے، اس لیے دن میں کچھ دیر چہل قدمی اور کھیلنے کا اہتمام کریں۔

190......اصلاحی مجالس، بیاناتِ جمعہ اور دروس میں شرکت کریں

پیارے بچو! علماء صلحاء کی صحبت اختیار کریں، علماء صلحاء سے محبت کرو، مسجد میں کوئی دینی مجلس قائم ہو، کوئی عالم دین بیان کے لیے آیا ہو تو آپ سب سے پہلے مسجد جانے کا اہتمام کریں، یا اسی طرح اپنے اپنے محلے کی مسجد میں جمعہ میں بیان ہوتا ہے، تو اس بیان کو سنیں، آکر گھر والوں کو بتائیں، آج جمعہ میں یہ بات بیان کی گئی ہے، اللہ تبارک وتعالی کے یہ یہ احکامات بیان کئے گئے ہیں، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ یہ ارشادات بیان کئے گئے ہیں، تو نیک لوگوں کی صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ انسان جس کی صحبت میں رہے گا اس کے اثرات اس میں ضرور منتقل ہوں گے۔ ہر صحبت کے اپنے اثرات ہوتے ہیں، جس قسم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھیں گے اسی طرح اعمال وگناہ زندگی میں آئیں گے۔

امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ ہیں لکھتے ہیں کہ جو شخص آٹھ قسم کے لوگوں کے پاس بیٹھتا

ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں آٹھ چیزوں کا اضافہ فرمادیتے ہیں:

۱ ......مَنْ جَلَسَ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ، زَادَهُ اللّٰهُ حُبَّ الدُّنْيَا وَالرَّغْبَةَ فِيهَا.

ترجمہ: جو اغنیاء کے پاس بیٹھتا ہے اس میں دنیا کی محبت اور حرص بڑھا دیتے ہیں۔

۲ ...... وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْفُقَرَاءِ، زَادَهُ اللَّهُ الشُّكْرَ وَالرِّضَا بِقِسْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى.

ترجمہ: جو فقراء کے پاس بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں شکر اور اپنی تقسیم پر رضا مندی کا اضافہ فرماتے ہیں۔

۳...... وَمَنْ جَلَسَ مَعَ السُّلْطَانِ، زَادَهُ اللّٰهُ الْكِبْرَ، وَقَسَاوَةَ الْقَلْبِ.

ترجمہ: جو سلطان کے پاس بیٹھتا ہے اس میں تکبر اور سنگدلی بڑھ جاتی ہے۔

۴...... وَمَنْ جَلَسَ مَعَ النِّسَاءِ، زَادَهُ اللَّهُ الْجَهْلَ،وَالشَّهْوَةَ،وَالْمَيْلَ إِلَى عُقُولِهِنَّ.

ترجمہ: جو عورتوں کے پاس بیٹھتا ہے اس میں جہالت، شہوت اور عورتوں کی عقل کی طرف میلان ہو جاتا ہے۔

۵ ......وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الصِّبْيَانِ، زَادَهُ اللَّهُ اللَّهْوَ وَالْمِزَاحَ.

ترجمہ: جو نابالغ لڑکوں کے پاس بیٹھتا ہے اس میں غفلت اور مزاح بڑھ جاتا ہے۔

۶ ......وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْفُسَّاقِ، زَادَهُ اللَّهُ الْجُرْأَةَ عَلَى الذُّنُوبِ،وَالْإِقْدَامَ عَلَيْهَا، وَالتَّسْوِيفَ فِي التَّوْبَةِ.

ترجمہ: جو فاسق لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے اس میں گناہوں پر دلیری وجرأت اور گناہوں کی طرف میلان بڑھ جاتا ہے، اور توبہ کرنے میں سستی بڑھ جاتی ہے۔

۷......وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الصَّالِحِينَ، زَادَهُ اللَّهُ الرَّغْبَةَ فِي الطَّاعَاتِ وَاجْتِنَابَ الْمَحَارِمَ.

ترجمہ: جو صلحاء کے پاس بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں نیک کاموں کی رغبت اور حرام چیزوں سے پرہیز بڑھ جاتی ہے۔

۸...... وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْعُلَمَاءِ، زَادَهُ اللَّهُ الْعِلْمَ وَالْوَرَعَ. ❶

ترجمہ: جو علماء کے پاس بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں علم اور تقویٰ کا اضافہ فرماتے ہیں۔

علماء اور صلحاء کی مجالس میں بیٹھیں، اِن سے استفادہ کریں، اِن کا ادب واحترام کریں اور اِن سے محبت رکھیں، علماء سے کبھی بدگمانی نہ کریں، ہمیشہ اُن کے بارے میں حسن ظن رکھیں، بدگمانی انسان کے اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، بلکہ بسا اوقات آپ علیہ السلام کی ناراضگی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج پر تشریف لے گئے تو ایک نو وارد اجنبی شخص آ کر معافی کا طلب گار ہوا، حضرت نے وجہ پوچھی کہ میں کس بات کی تمہیں معافی دوں، اس نے عرض کیا کہ میں مدینہ منورہ کا رہائشی ہوں، اکثر آپ کا نام اور آپ کے علم وفضل کے کمالات سنتا رہتا ہوں، میرے دل میں آپ کی زیارت کا بہت شوق تھا، چند دن قبل آپ مسجد نبوی میں نوافل پڑھ رہے تھے کہ مجھے کسی نے اشارہ کر کے بتایا کہ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی یہ ہیں، جن کی زیارت کا تمہیں اشتیاق تھا چونکہ اس سے پہلے میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا جبکہ میرے ذہن میں آپ کے پھٹے پرانے لباس کا تصور تھا، اس لیے میرے دل میں آپ سے بدگمانی پیدا ہوگئی اور میں آپ سے ملاقات کے بغیر واپس لوٹ گیا، اسی رات مجھے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی، دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی غصے میں ہیں، میں نے عرض کیا کہ مجھ سے کیا غلطی ہوئی کہ آپ علیہ السلام ناراض دکھائی دے رہے ہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم میرے موسیٰ کے بارے

❶ تنبیہ الغافلین: باب فضل مجالس العلم، ص ۴۴۲

میں بدگمانی کرتے ہو؟ فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ، میں نے فوراً معافی چاہی تو فرمایا: جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا، میں بھی معاف نہیں کروں گا، اس خواب کے بعد میں مسلسل آپ کی تلاش میں رہا تو آج میں آپ سے معافی مانگنے حاضر ہو گیا ہوں، حضرت شیخ روحانی بازی رحمہ اللہ نے جب یہ واقعہ سنا تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے ❶

دیکھیں ایک بڑے عالم سے بدگمانی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسل نے خواب میں کتنی ناراضگی کا اظہار فرمایا، اسلئے ہمیشہ علماء سے محبت رکھیں اور اُن کے بارے میں حسن ظن رکھیں، اور اُن کی مجالس میں شریک رہیں اور ان سے اپنے حق میں دعا کرواتے رہیں۔

191......غریب اور نیک بچوں سے محبت اور میل جول رکھیں

پیارے بچو! آپ کی دوستی، آپ کا اٹھنا بیٹھنا آپ کا میل جول نیک اور غریب بچوں کے ساتھ ہونا چاہیے، دولت مند، عیاش اور غافل بچوں کے ساتھ دوستی نہ رکھیں، وہ عیاش بچے جن کی زندگی دولت پیسے میں گزر رہی ہو، جن کے والدین کی کمائی کرپشن، سود، رشوت اور حرام کی ہے، اِن کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے زندگی میں خواہشات، عیاشی، دولت کی محبت، پیسہ، ثروت اور فیشن زندگی میں ابتداء سے آجاتا ہے، اور جو بچہ نیک اور غریب بچوں کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا تو اس کے دل میں غریب بچوں کی محبت آئے گی، شکر کا جذبہ پیدا ہوگا، فلاں کے گھر میں تو کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے، الحمدللہ اللہ نے ہمیں اتنا دیا ہے، اُن کے پاس پہنے کے لیے نہیں تھا اللہ نے ہمیں لباس دیا، اُن کے پاس سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں کرائے کا مکان ہے اللہ نے ہمیں اپنا مکان دیا، ان کے حالات سنے گا تو شکر گزاری پیدا ہوگی، ان کے ساتھ تعاون کرے گا، گھر آ کر

❶ رزق حلال وغیبی معاش اولیاء: احوال مصنف، ص۴ تا ۶

بتائے گا، اپنے حصے میں سے ان کو دے گا، اس طرح محبت بھی بڑھتی رہے گی اور زندگی میں عاجزی بھی آئے گی، انسان جس صحبت میں بیٹھتا ہے اُس صحبت کا اثر ہوتا ہے، غریبوں کے ساتھ بیٹھے گا عاجزی، تواضع رہے گی، مالداروں کے ساتھ بیٹھے گا مال کی محبت آئی گی، فاسق، فاجر لوگوں کے ساتھ بیٹھے گا تو گناہ پہ جری ہوجائے گا، حکمرانوں کے ساتھ بیٹھے گا تو ظلم وستم آئے گا، عورتوں کے ساتھ بیٹھے گا تو فیشن، دولت، حرص و ہوس لعن طعن زندگی میں آئے گی، علماء کی صحبت اختیار کرے گا تو علم سے محبت آئے گی، صلحاء کی صحبت میں رہے گا تو عمل میں آگے بڑھتا رہے گا، تو ہر صحبت کا ایک اثر ہوتا ہے۔
مولانا روم رحمہ اللہ نے مثنوی میں ایک واقعہ سمجھانے کے لئے لکھا کہ ایک شخص نے شیر کا ایک چھوٹا بچہ لے لیا، جنگل سے لے کر آیا اور اس کو بھیڑ، بکریوں کے ساتھ رکھا، اب وہ اِن کی صحبت میں رہتا اور ان ہی کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا اور چرتا تھا، تو اس میں بھیڑ، بکریوں کی عادات آ گئیں، اب اس کو پتہ نہیں میں جنگل کا بادشاہ ہوں، ایک دفعہ جب پانی پینے کے لئے گھاٹ پہ گیا تو پانی میں جو دیکھا تو اسے اپنی شکل نظر آئی، اس نے کہا: میں تو شیر ہوں، پھر اس نے فوراً آواز نکالی جنگل کی طرف گیا کہ میرے اندر تو یہ صفات تھیں اور میں کس میں چلا گیا، تو جب اس کو اپنی اصل حقیقت پتہ چلی تو اِس نے وہ جگہ چھوڑی اور جنگل میں گیا اور شیروں کی صحبت میں رہنے لگا، پھر اس کی حکمرانی شروع ہوگئی۔

تو دیکھیں صحبت سے شیر بھی اپنی اصل بھول گیا اور جب اس کو اپنی اصل کا پتہ چلا تو پھر تمام جانوروں پر اس کا رعب ودبدبہ قائم ہوگیا، تو صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے، اس لیے پیارے بچو! نیک بچوں کی صحبت اختیار کرو، اس سے عاجزی اور تواضع آئے گی، اور دن بدن آپ کے علم وعمل اور عزت میں اضافہ ہوگا۔

192......اسباب حافظہ اختیار کریں

پیارے بچو! اسباب حافظہ اختیار کرنے کی کوشش کریں، حفظ کے اسباب میں سب سے زیادہ قوی سبب مسلسل محنت و مسلسل کوشش ہے، غذا کی کمی، تہجد کا اہتمام اور تلاوت قرآن بھی حفظ میں معاون و مددگار رہے، علماء کا بیان ہے کہ حافظہ کے تیز کرنے میں دیکھ کر قرآن پڑھنے کو جو تاثیر حاصل ہے کسی اور چیز کو حاصل نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی کثرت بھی حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ مسواک کرنا، شہد استعمال کرنا، نہار منہ اکیس عدد سرخ کشمش کا استعمال حافظہ کو تیز کرے گا اور دوسری بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ ہر وہ چیز جو بلغم اور رطوبات کو کم کرے حافظہ کی تیزی کا باعث بنتی ہے۔

وہ چیزیں جو قوت حافظہ کو کمزور کرتی ہیں ان میں سرفہرست نافرمانی اور معاصی کی کثرت ہے، اسی طرح دنیاوی مشاغل کی پریشانی اور غم، مصروفیات اور تعلقات کی زیادتی اور ہر اس چیز کا استعمال جو بلغم اور رطوبات میں اضافہ کا موجب ہو حافظہ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ حافظہ کو کمزور کرنے والی کچھ چیزوں میں کٹھا سیب، پھانسی دیئے ہوئے شخص کو دیکھنا، قبروں کے کتبے پڑھنا، اونٹوں کی قطار کے درمیان سے گزرنا، زندہ جوں کو زمین پر ڈالنا، گردن پر استرا پھروانا...... یہ تمام چیزیں حافظہ کو کمزور کرتی ہیں۔ [1]

جرمن ماہر نفسیات پروفیسر فرانزی وائزٹ قوت حافظہ کی تربیت کے سلسلہ میں ایک مضمون بعنوان ''یادداشت کی صلاحیت کیسے بڑھائی جائے؟'' کے آخر میں بطورِ خلاصہ کے تحریر کرتے ہیں کہ نوجوانوں میں قوتِ حافظہ کی تربیت اور تقویت مختصر عرصہ میں کسی جادو کے طریقہ پر پیدا نہیں کی جاسکتی، بلکہ ایک طویل مدت تک مستقل طریقہ

[1] تعليم المتعلم: فصل فيما يورث الحفظ، ص ٥٦، ٥٧

پر مشق کرنی پڑتی ہے تاکہ مطلوبہ نتائج حاصل ہوسکیں، اس کے ضمن میں تین اصول بڑے کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں:

ا......متواتر مطالعہ کرنا۔۲......سوچ سمجھ کر پڑھنا۔۳...... پورے اعتماد سے سیکھنا اور پڑھنا۔ (1)

193......مدرسہ کے آداب کا لحاظ رکھیں

پیارے بچو! مدرسہ کے آداب کا لحاظ رکھیں، مدرسے کے آداب اور قوانین کا خیال کرنا ہر بچے پر ضروری ہے، مدرسے سے متعلق چند آداب درج ذیل ہیں:

ا......مدرسے جاتے وقت صاف ستھرا لباس پہن کر جائیں۔

۲......مدرسے وقت پر جائیں ہوسکے تو مدرسے کے اوقات سے پہلے پہنچنے کی کوشش کریں۔

۳......مدرسے پہنچ کر ادھر اُدھر جانے کے بجائے سیدھا اپنی درس گاہ میں جانے کا اہتمام کریں۔

۴......مدرسے یا درس گاہ کے کوڑا کرکٹ کو مقررہ جگہ پر ڈالیں۔

۵......ضرورت سے زیادہ پنکھے، لائٹ وغیرہ استعمال نہ کریں۔

۶......مدرسے کی دیواروں پر نہ لکھیں۔

۷......دوسری درس گاہ میں بغیر اجازت ہرگز نہ جائیں۔

۸......قضائے حاجت کے بعد صحیح طور پر صفائی کا خیال رکھیں تاکہ بعد میں آنے والے کو تکلیف نہ ہو۔

۹......اپنے جوتے مقررہ جگہوں پر رکھیں، اور دوسروں کے جوتے بغیر اجازت کبھی استعمال نہ کریں۔

(1) اسباب ذہانت: ص۲۴

194......بے ادبی سے بچیں

پیارے بچو! بے ادبی سے بچیں، بے ادبی چاہے استاذ کی ہو، والدین کی ہو، چاہے درس گاہ کی ہو، چاہے ادارہ کی، اس سے مکمل اجتناب کریں، طالب علم علم سے مستفع ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ علم، علماء اساتذہ اور والدین کا احترام نہ کرے، اس لئے کہا گیا ہے کہ جس شخص نے جو کچھ حاصل کیا وہ ادب واحترام کی بدولت کیا ہے اور جو گرا ہے وہ بے حرمتی کی وجہ سے گرا ہے، علم (اور اہلِ علم) کی تعظیم کرنا اطاعت سے بہتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آدمی گناہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا، اور (دین اور علماء کی) بے حرمتی کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔

مشہور مقولہ ہے ''باادب بانصیب'' اور ''بے ادب بے نصیب'' حضرت لقمان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ''بے ادبوں سے ادب سیکھو'' یعنی جو حرکت بے ادب کرتا ہے تم وہ حرکت نہ کرو۔

کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا:

لَيْسَ الْجَمَالُ بِأَثْوَابٍ تُزَيِّنُهَا إِنَّ الْجَمَالَ جَمَالُ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ

لَيْسَ الْيَتِيْمُ الَّذِيْ قَدْ مَاتَ وَالِدُهُ إِنَّ الْيَتِيْمَ يَتِيْمُ الْحَسَبِ وَالنَّسَبِ

ترجمہ: خوبصورت کپڑوں میں ملبوس ہونے کا نام حسن وجمال نہیں ہے، بلکہ علم وعرفان اور اخلاق وادب کے ساتھ آراستہ ہونے کا نام حسن وجمال ہے، جس کا باپ مر گیا ہے وہ یتیم نہیں ہے بلکہ حقیقی یتیم تو وہ ہے جو حسب ونسب اور خاندانی شرافت سے محروم ہے۔

بے ادبی کی وجہ سے انسان علمی فیض اور علم کی نشر واشاعت سے محروم ہو جاتا ہے، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہت سے ایسے

فضلاء ہماری نگاہوں میں ہیں جنہوں نے دار العلوم دیو بند میں تعلیم پائی، اچھے ذی استعداد تھے، مگر اساتذہ سے بے ادبی کا معاملہ تھا، وہاں سے فارغ ہونے کے بعد علم کی خدمت سے محروم رہے، کوئی دکانداری کررہا ہے، کوئی گاڑی چلا رہا ہے، یہ نصیب نہیں ہوا کہ محدث یا مفسر بن کر بیٹھیں، اور ایسے بھی ہماری نگاہوں میں ہیں کہ استعداد اور علمی قوت بہت محدود تھی لیکن ادب اور خدمت اتنی تھی کہ رات دن اساتذہ کی خدمت میں ادب کے ساتھ لگے رہتے، اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ اتنی خدمت کر رہے ہیں کہ بڑے بڑے ذی استعداد فضلاء اتنی نہیں کر رہے ہے، تو مقبولیت ان کے اندر ادب کی وجہ سے پیدا ہوگئی۔ ❶

ہمارے اکابر اور سلف میں نہایت ادب تھا، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ ایک بار حضرت حاجی صاحب قدس سرہ نے ایک مضمون لکھ کر نقل کے واسطے مولانا کو دیا، اس میں ایک جگہ املاء کی غلطی تھی اور وہ غلطی اتفاقاً ہوگئی تھی، مگر مولانا کا ادب دیکھئے کہ اس میں خود اصلاح نہیں کی بلکہ اس لفظ کی جگہ چھوڑ دی، بعد میں حاجی صاحب سے آکر عرض کیا کہ اس مضمون میں ایک لفظ سمجھ میں نہیں آیا اس کو دوبارہ بتلایا جائے۔ حاجی صاحب نے جو اس کو دیکھا تو قلم لیکر فوراً کاٹ دیا اور صحیح طور پر لکھ دیا اور فرمایا کہ یہاں مجھ سے املاء میں غلطی ہوگئی، اس کے بعد حاجی صاحب بار بار واقعہ بیان فرماتے تھے اور مولانا کی تعریف فرماتے تھے کہ سبحان اللہ مولانا میں ادب کا بہت ہی بڑا حصہ ہے کہ باوجود بڑے عالم ہونے کے خود غلطی کو درست نہیں کیا، بلکہ اول تو دکھایا جب میں نے درست کر دیا بعد میں صحیح نقل کیا۔

فائدہ: مولانا نے اس واقعہ پر نہ تو غلو فی الاعتقاد سے کام لیا کہ پیر کی غلطی کو غلطی بھی نہ

❶ خطبات حکیم الاسلام: ادب اور اختلاف رائے، ج ۳ ص ۱۷۷

سمجھے اور نہ بے ادبی کی کہ اصلاح خود کر کے پیر سے کہہ دیتے کہ یہاں آپ نے غلطی کی تھی میں نے اس کو صحیح کر دیا ہے، بلکہ لطیف طریقہ سے شیخ کو مطلع کر دیا، جب انہوں نے خود غلطی کی اصلاح کر دی اس کے بعد صحیح لفظ لکھا۔ ❶

ایک قصہ منقول ہے کہ ایک دفعہ تھانہ بھون کا ایک بھنگی اور جمعدار دیو بند آیا، بھنگی اور جمعدار کو ظاہر ہے کہ ہمارے معاشرے میں کیا حیثیت دی جاتی ہے، لیکن بیان کرنے والوں کا کہنا ہے کہ مولانا اس کے اکرام اور اس کی تعظیم میں اس قدر پیش پیش تھے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہو رہی تھی کہ یہ ایک جمعدار ہے اس کا احترام؟ مولانا خاندانی طور پر بہت عالی نسب تھے اور خاندانی وجاہت بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی، اس کے باوجود ایک بھنگی اور جمعدار کا یہ اکرام، اس کی اس قدر رعایت، تو لوگوں سے رہا نہیں گیا، انہوں نے دریافت کیا کہ حضرت یہ کیا بات ہے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ تمہیں نہیں معلوم یہ تھانہ بھون کا رہنے والا ہے اور تھانہ بھون وہ میرے شیخ حاجی امداد اللہ کا وطن ہے، اپنے شیخ کے وطن کی نسبت کی بنا پر مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ ایک بھنگی کا ادب کرتے تھے۔ ہمارا مزاج کچھ ایسا بن گیا ہے کہ ہم اپنے مشائخ کا بھی ادب نہیں کرتے، اپنے اساتذہ کا بھی لحاظ نہیں رکھتے، اور ہمارے مشائخ اور اَسلاف اِن کے وطن کے لوگوں کے ادب کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ ❷

ہمیشہ اپنے آپ کو اساتذہ اور بزرگوں کی بے ادبی سے بچائیں، بے ادبی کی وجہ سے بسا اوقات انسان علم سے محروم ہو جاتا ہے، چنانچہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دار العلوم دیو بند میں ایک طالب علم تھا، اس کی

❶ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۱۲۰

❷ مجالس علم وذکر: علم، آلاتِ علم اور اہلِ علم کے آداب، ج ۲ ص ۸۶، ۸۷

قابلیت، ذہانت اور استعداد کا بڑا چرچا تھا، ویسے تو وہ سبق میں آتا ہی نہیں تھا اور اگر کبھی آجاتا اور ارادہ ہوتا کہ آج عبارت پڑھوں گا اگر اس کو موقع نہ ملتا اور کوئی دوسرا عبارت شروع کرتا تو وہ کتاب بغل میں اُٹھا کر چلا جاتا تھا، بے ادبی کی انتہاء تھی، استاذ کی بھی اور کتاب اور ساتھیوں کی بھی، ایک کام اور کرتا تھا کہ اگر ارادہ کرتا کہ آج سبق نہیں ہونے دینا تو وہ آتا اور اشکال پر اشکال کرتا اور اس طرح گھنٹہ ختم ہوجاتا۔ جیسے طلبہ عصر کے بعد نکلتے ہیں ایسے اس کے ساتھ بھی نکلتے، وہ بھی ساتھ ہوتا تھا، تو جہاں جاتے کھیت اجاڑ دیتے تھے اور شرارتیں کرتے تھے، اور وہ کبھی یہ حرکت کرتا تھا کہ حقہ لیا ہوا ہے منہ سے لگا کر دارِ جدید کا چکر لگا رہا ہے، تو انجام یہ ہوا کہ میزان سے لے کر دورہ تک اسی دارالعلوم میں پڑھا لیکن دورہ کے سال سہ ماہی میں اس کا اخراج ہوگیا، یقیناً کوئی نا قابلِ برداشت حرکت کی ہوگی، جس کی وجہ سے اخراج ہوگیا۔

دارالعلوم دیوبند کے اجلاس صدسالہ کے موقع پر ۱۹۸۱ء میں دستار بندی تھی، ممتاز لوگوں کی بھی دستار بندی ہوئی، جب ہم اجلاس صدسالہ کے لئے جارہے تھے تو لاہور کے اسٹیشن پر اس طالب علم سے ملاقات ہوگئی، وہ اپنی صلاحیتوں کے ساتھ اس طرح دفن ہوا کہ نام ونشان نہ رہا۔

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤگے ہستی سے
تمہارا نام بھی نہ رہے گا داستانوں میں

معلوم ہوا کہ ایک ہائی اسکول میں ٹیچر ہے، لوگ سارے دیوبند جارہے ہیں اور خوش ہیں اور وہ رو رہا ہے تو ''باادب بانصیب، بےادب بےنصیب''۔

کبھی اس پر فخر نہ کرو کہ ہمارا ذہن تیز ہے، حافظہ عمدہ ہے، میں نے دیوبند میں ایسے طالبِ علم دیکھے کہ قلم برداشتہ عربی کا قصیدہ شروع کیا اور فی البدیہہ لکھا، لیکن ان میں

بھی اساتذہ کا ادب نہیں تھا، نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے علم سے نہ ان کو فائدہ ملا نہ دوسروں نے فائدہ اُٹھایا، اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ادب کا پاس رکھنا بہت ضروری ہے۔ ❶

ایک طالب علم تھا جو دارالعلوم دیوبند میں پڑھتا تھا، وہ عموماً اساتذہ کی شان میں گستاخیاں اور بدزبانی کرتا تھا، ایک دن اس طرح کی حرکت کی کہ استاذ کی بڑی بے ادبی کردی، جس سے اساتذہ کا دل دکھ گیا، چنانچہ استاذ نے اس کو ناراضگی کی حالت میں یہ کہہ دیا ''جا! تو اب جوتے ہی گانٹھے گا'' چنانچہ دیکھنے والوں نے بتایا کہ کچھ عرصہ بعد وہ شخص دیوبند کی جامع مسجد کے پاس فٹ پاتھ پر بیٹھا لوگوں کے جوتے پالش کررہا ہے اور موچی کا کام کررہا ہے، چنانچہ وہ عالم بھی نہ بن سکا۔ ❷

مولانا عبدالواحد صاحب دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے، ان کا ایک درسی ساتھی تھا، وہ ان کے ساتھ دارالعلوم دیوبند ہی میں پڑھتا تھا، موقوف علیہ کا درجہ تھا اور ہدایہ رابع کا سبق ہورہا تھا، تو اس طالب علم نے کسی مسئلہ پر استاذ پر اعتراض کیا، غالباً استاذ اس وقت تشفی بخش جواب نہ دے سکے، تو اس نے ہدایہ ہاتھ میں لے کر استاذ کی طرف پھینک کر ماری اور بولا ''ایسی تدریس کا کیا فائدہ؟ ایسی تو ہدایہ میں پڑھا سکتا ہوں اور اس سے اچھی میں حل کرسکتا ہوں'' یا اسی طرح کے کچھ الفاظ کہے اور طلبہ کے مجمع کے سامنے گویا اس نے استاذ کی بے عزتی کردی، استاذ کچھ نہ بولے، بالکل خاموش رہے، اس طالب علم نے پڑھائی چھوڑ دی اور غائب ہوگیا۔ مولانا عبدالواحد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک طویل عرصہ کے بعد شہر کے اندر کہیں سے گزر رہا تھا، اچانک میری نگاہوں کے آگے ایک بوڑھا شخص آرہا ہے، جس نے اپنے گلے میں بیلٹ کے ذریعہ ایک چوکور

❶ مجالس علم وذکر: ادب کی اہمیت، ج ۲ ص ۶۱، ۶۲

❷ اہل علم کی زندگی: ص ۳۷۲

لکڑی کا ڈبہ لٹکا رکھا ہے، اس میں پان، سگریٹ وغیرہ رکھا ہوا ہے اور گلیوں سڑکوں میں اس طرح گھومتا پھرتا پان، بیڑی، سگریٹ فروخت کررہا ہے، میں نے جب اس کو غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو وہی میرا درسی ساتھی تھا، جس نے ہدایہ شریف کی اور استاذ کی بیک وقت بے حرمتی کی تھی، شکل بگڑی ہوئی، چہرے پر داڑھی ندارد، میں نے اسے روکا اور اس کا نام لیا، تو وہ جھجکا اور کچھ دیر کے لئے وہ رکا، مجھے پہچاننے کی کوشش کرنے لگا، تو میں نے اپنا نام بتا دیا اور وہ پہچان گیا، پھر میں نے اس کی حالت کے بارے میں پوچھا اور اس کو کتاب واستاذ کی بے حرمتی والا واقعہ بھی یاد دلایا، تو اس نے گردن نیچی کر لی اور افسوس کرتے ہوئے کہنے لگا ''آج جو میری حالت ناگفتہ بہ نظر آ رہی ہے، یہ سب اسی واقعہ کی وجہ سے تو ہے'' پھر وہ بھی آگے چلتا بنا اور میں اپنی منزل کی طرف چل پڑا۔❶

اگر خدانخواستہ استاذ کی شان میں کوئی بے ادبی، گستاخی، نافرمانی، ایذاء رسانی ہو جائے تو فوراً نہایت عاجزی سے معافی مانگ لیں اور الفاظِ معافی کا انداز بھی طلب معافی ہی کا ہو یعنی اعضاء سے بھی عاجزی، انکساری، ندامت ہی ٹپکے، اگر دل میں ندامت ہوگی تو لامحالہ اعضاء سے ٹپکے گی۔

195......تقوی اختیار کریں

پیارے بچو! مخلوق کا خوف اور ڈر دل میں نہ رکھیں، بعض بچے بہت بزدل ہوتے ہیں، ہر چیز سے ڈرتے ہیں، ڈرنا صرف اللہ سے چاہیے، ہر آن ہر گھڑی اللہ کا خوف دل میں رہنا چاہیے، ہر وقت یہ استحضار ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، اللہ میری بات سن رہا ہے، اللہ میرے ساتھ ہے، اللہ ہر جگہ موجود ہے، تم بند کمرے میں ہو اللہ تمہارے ساتھ

❶ علمائے سلف کا شوق علم: ص ۴۵۹، ۴۶۰

ہے، تم لحاف کے اندر ہو تمہارا رب تمہیں دیکھ رہا ہے، سیاہ رات ہو، اندھیرا ہوا کوئی موجود نہ ہو رب پھر بھی تمہیں دیکھ رہا ہے، جب بچے کے دل میں یہ اللہ کا ڈر ہو گا کبھی وہ ایسی حرکت نہیں کرے گا جو اللہ رب العزت کی ناراضگی کے ذریعہ بن جائے، اللہ رب العزت کی ناراضگی عام طور پر آنکھ، کان، زبان اور دماغ ان چاروں اعضاء کے غلط استعمال سے ہوتی ہے، حتی الامکان ان چاروں اعضاء کے غلط استعمال سے بچیں اور یہ چاروں علم کے ذرائع ہیں اور انہی راستوں سے علم کا نور اندر داخل ہوتا ہے، لہذا ان کو پاک صاف رکھیں کہ جب یہ گندے ہوں گے تو علم کا وہ نور جو معرفتِ الٰہیہ اور تعلق مع اللہ کا ذریعہ ہو گا اندر داخل نہیں ہو سکتا اور علم صحیح طریقہ پر محفوظ نہیں رہ سکتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (متوفی ۳۲ھ) کا ارشاد ہے:

إِنِّی لَأَحْسَبُ الرَّجُلَ يَنْسَى الْعِلْمَ كَانَ يَعْلَمُهُ لِلْخَطِيئَةِ يَعْمَلُهَا. ❶

ترجمہ: میرے خیال کے مطابق انسان بسا اوقات اپنے گناہ کے سبب علم کو بھول جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ) کے اشعار ہیں:

رَأَيْتُ الذُّنُوبَ تُمِيتُ الْقُلُوبَ وَيُورِثُكَ الذُّلَّ إِدْمَانُهَا

وَتَرْكُ الذُّنُوبِ حَيَاةُ الْقُلُوبِ وَخَيْرٌ لِنَفْسِكَ عِصْيَانُهَا. ❷

ترجمہ: گناہوں سے دل مر جاتے ہیں اور گناہ کی زندگی ذلت لاتی ہے اور گناہوں سے اجتناب میں دلوں کی زندگی ہے، نفس کی مخالفت ہی میں بھلائی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱ھ) کی زندگی میں تقوی اور خوفِ خدا کتنا تھا کہ ان کی زوجہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک کہتی ہیں:

❶ الزهد لوكيع: باب ما يخالف قوله عمله، ص ۵۳۰، رقم: ۲۶۹

❷ جامع بيان العلم وفضله: باب ذم العالم على مداخلة السلطان الظالم، ج ۱ ص ۶۳۷، رقم: ۱۱۰۰

يَكُوْن فِي النَّاس مَنْ هُوَ أكثر صَوْماً وَصَلاةً مِنْ عُمَر وَمَا رَأَيْتُ أَحداً أشَدُّ فَرَقاً مِنْ ربّهِ مِنْ عُمَرَ، كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ قَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتَّى يَغْلِبَهُ النَّوْمُ ثم يَنْتَبِهُ فَلا يَزَال يَدْعُوْ رَافِعاً يَدَيْهِ يَبْكِيْ حَتَّى تَغْلِبَهُ عَيْنَاهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَيْلَهُ أَجْمَعَ. ❶

ترجمہ: نماز وروزہ تو عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ کرنے والے لوگ بھی ہوں گے لیکن میں نے اِن سے بڑھ کر خدا سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا، عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے ہاتھ اٹھا کر دُعا میں مصروف ہوتے تو زاروقطار رونے لگتے، اسی حالت میں نیند آجاتی، جب بیدار ہوتے تو پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے کرتے رونے لگ جاتے پھر نیند آجاتی، ساری رات اسی طرح گذر ہوجاتی۔

یہی فاطمہ فرماتی ہیں جب سے آپ خلیفہ بنے ہیں، میں نے جنابت کا غسل کبھی نہیں کیا، حضرت مکحول رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر میں قسم کھاؤں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ دنیا سے بے رغبت اور خدا سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا تو میں حانث نہیں ہوں گا۔ ❷

196 ...... مدرسہ کے قوانین اور ضوابط پر عمل کریں

پیارے بچو! مدرسہ کے قوانین اور ضوابط پر عمل کریں، آپ جس مدرسے میں جائیں وہاں کے کچھ قوانین اور ضوابط ہوتے ہیں، اس قوانین اور ضوابط پر ہر ایک بچے کو چلنا ضروری ہوتا ہے، جیسا کہ بعض مدارس کا ایک قانون ہے تین دن بغیر اجازت کی چھٹی کی اس کا اخراج کیا جائے گا، اب اس قانون پر چلنا آپ کے لیے ضروری ہے، آپ بغیر اجازت

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: عمر بن عبدالعزيز، ج۴۵ ص ۲۳۵/تذكرة الحفاظ: ترجمة: عمربن عبدالعزيز، ج۱ ص ۹۱

❷ سير أعلام النبلاء: ترجمة: عمربن عبدالعزيزبن مروان، ج۵ ص ۱۳۷

اور رخصت کی چھٹی نہ کریں، کوئی بیماری یا عذر ہے تو پہلے آپ آ کر استاذ سے چھٹی لیں۔

197......پانی کا استعمال کم کریں

پیارے بچو! دورانِ وضو پانی کا اسراف نہ کریں، پانی کو ضائع نہ کریں، یعنی وضو میں جس قدر پانی کی ضرورت ہے اس سے زیادہ پانی استعمال نہ کریں، بعض بچے دوران وضو گپ شپ میں مصروف ہوتے ہیں پانی بہہ رہا ہوتا ہے، اور جو بچیاں ہیں وہ بھی گھروں میں پانی کو کم سے کم استعمال کریں، جہاں کہیں ہوں پانی بقدرِ ضرورت استعمال کریں، پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، بے جا خرچ کرنا ناپسندیدہ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ بعض بچے گلاس بھر دیتے ہیں اور ایک گھونٹ مار کر سارا پانی ضائع کر دیتے ہیں، یہ پانی کی ناقدری ہے پانی عموماً مساجد و مدارس میں خرید کر ڈالا جاتا ہے، اس لئے جس قدر پانی کی ضرورت ہے اُسی قدر لیں، یہ پانی دوسرے بچوں اور نمازیوں کے کام آ جائے گا۔

198......راستے میں کوڑا کرکٹ نہ پھینکیں

پیارے بچو! راستے میں کوڑا کرکٹ نہ پھینکا کرو، یہ بری عادت ہے جو کھایا اس کا بچہ ہوا راستے میں پھینک دیا، پھل کھایا اس کا چھلکا راستے میں پھینک دیا، جوس پیا اُس کا ڈبہ پھینک دیا، شوپر وغیرہ پھینک دیئے، اس سے گریز کریں، مختلف چیزیں بچے کھا رہے ہوتے ہیں اس کا کچرا راستے میں پھینک دیتے ہیں، اس سے گندگی پھیلتی ہے، لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے ستتر سے زائد شعبے بیان فرمائے، اُن میں ایک شعبہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْاِیمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً" ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں۔ **"فَأَفْضَلُهَا**

قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" سب سے افضل شعبہ " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" پڑھنا ہے۔ یعنی توحید اور رسالت کا اقرار کرنا ہے. "وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ" اورسب سے ادنی شعبہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے۔"وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ" اور ایمان کا ایک بڑا شعبہ حیاء ہے۔ ❶

تو دیکھیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ایک شعبہ اس کو قرار دیا کہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹایا جائے، تو پیارے بچو! راستے میں کچرا پھینکنا نہیں ہے بلکہ راستے سے کچرا اٹھانا ہے، تکلیف دہ چیز کو راستے سے دور کرنا ہے، راستے میں کوئی پتھر نظر آئے اُسے کنارے پے کرنا ہے، کوئی کانٹا، ٹہنی نظر آئے اس کو ہٹا دیں، کوئی کچرا نظر آئے اُسے کنارے پے کر دیں، شریعت ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ انسان کسی کو اذیت نہ دے، اسلام میں یہاں تک احکامات بتائیے کہ حجر اسود کا بوسہ لینا ایک مستحب عمل ہے اور یہ وہ پتھر ہے جو جنت سے آیا ہے، جس کے بوسہ لینے سے انسان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، لیکن اگر اس کا بوسہ لینا ایذاء مسلم کا ذریعہ بنے تو اس مستحب کام کو بھی ترک کریں گے، اس لئے کہ یہ ایذاء مسلم ہے اور شریعت میں اس کی اجازت نہیں۔

بسا اوقات یہ چھوٹا عمل کہ تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹا دی تو یہ مغفرت کا سبب بن جاتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَرَّ رَجُلٌ مُسْلِمٌ بِشَوْكٍ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ لَأُمِيطَنَّ هٰذَا الشَّوْكَ، لَا يَضُرُّ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَغُفِرَ لَهُ. ❷

❶صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب شعب الإيمان، رقم الحديث: ۳۵

❷الأدب المفرد: باب إماطة الأذى، ج ۱ ص ۹۰، رقم الحديث: ۲۲۹

ترجمہ: ایک شخص گزر رہا تھا کہ راستے میں اس کی نظر ایک درخت کی ٹہنی پر پڑی، اس نے کہا کہ میں مسلمانوں کے راستے سے اس ٹہنی کو ضرور ہٹا دوں گا تا کہ کسی مسلمان کو گزرتے ہوئے تکلیف نہ ہو، بس اس عمل کے سبب اس کی مغفرت ہوگئی۔

199......مہمانوں کا اکرام واحترام کریں

پیارے بچو! جب بھی آپ کے گھر میں کوئی مہمان آ جائے، اٹھ کر سلام کریں، دونوں ہاتھوں سے انہیں سلام کریں، اچھے انداز سے ملیں، اگر وہ کچھ پوچھیں تو انہیں جواب دیں، اوران کے لیے اچھی چیز بنائیں، اوراپنی وسعت کے مطابق اِن کے خاطر تواضع کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. (1)

ترجمہ: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ مہمان کا اکرام کرے۔

مہمان کے آنے سے رزق میں کمی نہیں ہوتی اس کے آنے سے پہلے ہی اللہ رزق میں برکت ڈال دیتے ہیں، اور مہمان کی آمد کے بعد رزق مسلسل بڑھتا رہتا ہے، اللہ رب العزت آخرت میں تو بدلہ دیتا ہی ہے بسا اوقات اللہ تعالی دنیا میں بھی اُس کا بہترین بدلہ دے دیتا ہے۔

حضرت ابو الربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گاؤں میں ایک نیک عورت کی شہرت سنی جس کا نام فِضّہ تھا، میری عادت کسی عورت سے ملنے کی نہ تھی، مگر اس کے احوال میں نے ایسے سنے کہ مجھے اس کے پاس جانے کی خواہش پیدا ہوئی، میں اس

(1) صحيح البخاري: كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الأخر فلا يؤذ جاره، رقم الحديث: ٦٠١٨

گاؤں میں گیا اور اس کی تحقیق کی تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ اس کے یہاں ایک بکری ہے جس کے تھنوں سے دودھ اور شہد دونوں نکلتے ہیں، مجھے یہ سن کر تعجب ہوا میں نے ایک نیا پیالہ خریدا اور اس کے گھر جا کر میں نے کہا کہ تمہاری بکری کے متعلق میں نے یہ شہرت سنی ہے کہ وہ دودھ اور شہد دیتی ہے میں بھی اس کی برکت دیکھنا چاہتا ہوں، اس نے وہ بکری میرے حوالہ کردی، میں نے اس کا دودھ نکالا، تو واقعی اس میں سے دودھ اور شہد نکلا، ہم نے اس کو پیا، اس کے بعد میں نے پوچھا کہ یہ بکری کہاں سے تمہارے پاس آئی؟ کہنے لگی اس کا قصہ یہ ہے کہ ہم غریب ہیں، ایک بکری کے سوا ہمارے پاس کچھ نہ تھا، اسی پر ہمارا گزر تھا، اتفاق سے بقرہ عید آگئی، میرے خاوند نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ اور تو ہے نہیں، یہ بکری ہمارے پاس ہے لاؤ اسی کی قربانی کر لیں، میں نے کہا کہ ہمارے پاس گزر کے لئے اس کے سوا تو کوئی چیز ہے نہیں، ایسی حالت میں قربانی کا حکم تو ہے نہیں پھر کیا ضرورت ہے کہ ہم قربانی کریں، خاوند نے یہ بات مان لی اور قربانی ملتوی کردی۔ اس کے بعد اتفاق سے اسی دن ہمارے یہاں ایک مہمان آگیا تو میں نے خاوند سے کہا کہ مہمان کے اکرام کا تو حکم ہے، اور کوئی چیز تو ہے نہیں، اس بکری ہی کو ذبح کرلو، وہ اس بکری کو ذبح کرنے لگا، مجھے یہ خیال ہوا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے اس بکری کو ذبح ہوتے دیکھ کر رونے لگیں گے، اس لئے میں نے کہا کہ باہر لے جا کر دیوار کی آڑ میں ذبح کرلو، بچے نہ دیکھیں، وہ باہر لے گئے اور جب اس پر چھری چلائی تو یہ بکری ہماری دیوار کے اوپر کھڑی تھی اور وہاں سے خود اُتر کر مکان کے صحن میں آگئی، مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید وہ بکری خاوند کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، میں اس کو دیکھنے باہر گئی تو خاوند اس بکری کی کھال کھینچ رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی ہی بکری گھر میں آگئی، اس کا قصہ میں

نے سنایا خاوند کہنے لگے کیا بعید ہے کہ حق تعالی شانہ نے اس کا بدل ہمیں عطا فرمایا ہو، یہ وہ بکری ہے جو دودھ اور شہد دیتی ہے یہ سب کچھ محض مہمان کے اکرام کی وجہ سے ہے، پھر وہ عورت کہنے لگی کہ اے میرے بچو! یہ بکری دلوں میں چَرتی ہے، اگر تمہارے دل نیک رہیں گے تو اس کا دودھ بھی اچھا رہے گا، اور اگر تمہاے دلوں میں کھوٹ آ گیا تو اس کا دودھ بھی خراب ہو جائے گا، اپنے دلوں کو اچھا رکھو، ہر چیز تمہارے لئے اچھی بن جائے گی۔ ❶

دیکھیں کہ مہمان کے اکرام کے سبب اللہ رب العزت نے غیبی بکری کا انتظام کر دیا، جس کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے سے شہد نکلتا تھا، یہ اللہ تعالی نے دنیا میں بدلہ دیا اور آخرت کا بدلہ اِس کے علاوہ ہے۔

200......مسجد میں ایک طرف ہو کر بیٹھیں

پیارے بچو! مسجد میں ایک طرف ہو کر بیٹھیں، پوری مسجد میں پھیل کر نہ بیٹھیں اور ایک جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھیں، اسی طرح جو بچیاں ہیں وہ بھی گھروں میں ایک طرف ہو کر ایک کمرے میں نماز پڑھیں، گھر کے صحن میں یا آنے جانے کے راستے میں نماز نہ پڑھیں، بہتر ہے گھر میں نماز کے لیے ایک کمرہ خاص کریں اور اسی میں نماز پڑھیں، جو صفیں اساتذہ نے آپ کے لیے مقرر کی ہیں انہی صفوں میں نماز پڑھنے کا اہتمام کریں اور نماز پڑھنے میں جلدی نہ کریں، بلکہ آہستہ اور سکون سے نماز پڑھیں، صفوں کی درستگی کا اہتمام کریں، صفوں کے بیچ میں خالی جگہ نہ چھوڑیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پر کیا تو

---

❶ فضائلِ صدقات: ص۶۴۷، ۶۵۷/ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثالثة والخمسون، ص ۹۳، ۹۴

رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ بَنَى لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. [1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کردے گا اور اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

اور نماز کے بعد بھاگتے ہوئے مسجد سے نہ نکلیں، بلکہ آرام اور سکون کے ساتھ بغیر شور شرابے کے مسجد سے گھروں کی طرف جائیں۔

201......نشہ آور چیزوں کے استعمال سے گریز کریں

پیارے بچو! کبھی کسی نشہ آواز چیز کا استعمال نہ کرو، بچے بچپن ہی سے چھالیہ کھانا شروع کردیتے ہیں اور اس کو برا نہیں سمجھتے، یہ چھالیہ ابتداء ہے پان، گھٹکا اور دیگر نشہ آور چیزوں کی، بچہ چھالیہ سے پان پہ آتا ہے پھر پان سے گھٹکا پر آتا ہے، رفتہ رفتہ بڑے نشوں میں لگ جاتا ہے، ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو یا طالب علم کی شان کے خلاف ہے، اس کے استعمال سے گریز کریں، ان کے استعمال میں انسان کے بہت سے نقصان ہیں، ایک تو مالی نقصان ہے کہ ان اشیاء پر کتنا ہی مال خرچ ہو جاتا ہے، دوسرا جو بڑا نقصان ہے وہ جانی ہے، ان اشیاء کے استعمال کرنے سے انسان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور رفتہ رفتہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، اِس کی جگہ یہی پیسے کتابیں خریدنے پر، ساتھیوں کے ساتھ تعاون پر، پھل فروٹ، خشک میوہ جات کے خریدنے پر، یا دودھ پینے پر لگائیں جس سے آپ کو فائدہ ہوگا، اور جسم میں توانائی اور قوت حافظہ میں اضافہ ہوگا۔ اسلئے اِن اشیاء کے چھوڑنے کا عزم کریں، کسی کام کو کرنا یا چھوڑنا کوئی مشکل کام نہیں، صرف آپ کے پختہ ارادے اور عزم کی ضرورت ہے۔

---

[1] مصنف ابن أبی شیبة: کتاب الصلاة، باب فی سد الفرج فی الصف، ج ۱ ص ۳۳۳، رقم الحدیث: ۳۸۲۴

202......زیادہ چائے پینے سے گریز کریں

پیارے بچو! زیادہ چائے پینے سے گریز کریں، یہ صحت کے لیے مضر ہے، آج گھروں میں صبح، دوپہر، شام ہر وقت چائے بنتی ہے، بڑوں کے ساتھ ساتھ بچے بھی عادی ہوگئے ہیں، پیارے بچو! یہ آپ کی صحت کے لیے مضر ہے، آپ کا معدہ اس قدر قوی نہیں ہے، اس سے پھر ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے، اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں، جگر خراب ہوجاتا ہے، مثانہ کمزور ہوتا ہے، بار بار پیشاب آتا ہے، معدہ سست ہوجاتا ہے، بھوک نہیں لگتی اور کچھ کھایا جائے تو اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا، اس سے دماغ اور آنکھوں کی بینائی پر اثر پڑتا ہے، آج کل ہمارے ہاں جو پتی چائے میں استعمال ہوتی ہے وہ اصل پتی نہیں ہے، بلکہ متعدد قسم کی اشیاء اس میں داخل کرکے اسے تیار کیا جاتا ہے، جو صحت کے لئے مضر ہیں، ہوٹلوں میں چائے کو کڑک بنانے کے لئے افیون کا بھی استعمال کیا جاتا ہے، چائے سے ریشہ اور بلغم پیدا ہوتی ہے، اس سے آواز بھاری ہوجاتی ہے، اور یہ موٹاپے کا بھی سبب ہے، اسلئے بہتر ہے کہ آپ چائے کے بجائے نیم گرم دودھ استعمال کریں، یا قہوہ استعمال کریں۔

203......تقریر کرنے میں چند چیزوں کو ملحوظ رکھیں

پیارے بچو! تقریر کے فن سے واقفیت انتہائی ضروری ہے، کوشش کریں تعلیم کے ساتھ ساتھ تقریر کے فن کو سیکھیں، مدرسے کے ہفتہ وار انجمنوں میں پابندی سے شرکت کریں، البتہ تقریر کرتے ہوئے چند چیزوں کو مدنظر رکھیں:

۱...... بیان کی ابتداء موضوع سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے کریں۔

۲...... ہر سنی سنائی حدیث نہ بیان کریں، پہلے کسی عالم سے حدیث کی تحقیق کرلیں۔

۳...... بیان موضوع سے ہٹ کر نہ کریں۔

۴......بیان میں فضولیات اور غیر مستند واقعات سے گریز کریں۔

۵......وضع قطع شریعت کے مطابق ہو۔

۶......مجمع کے بقدر آواز بلند کریں۔

۷......سامعین کی خیر خواہی کا خیال کریں۔

۸......قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کو صحیح تلفظ سے پڑھیں۔

۹......بیان ٹھہر ٹھہر کر کریں، بات سمجھانے کی کوشش کریں۔

۱۰......دوران بیان بقدرِ ضرورت ہاتھ ہلائیں۔

۱۱......تصنع اور لفاظی سے گریز کریں۔

۱۲......بیان میں ادبی الفاظ اور محاوات کو مناسبت کے ساتھ استعمال کریں۔

۱۳......بیان میں ہر ایک کی طرف متوجہ رہیں۔

۱۴......کسی ماہر استاذ کی زیر نگرانی اس فن کو سیکھیں اور اپنی اصلاح کرواتے رہیں۔

204......بیمار لوگوں کی عیادت کریں

پیارے بچو! محلے میں، رشتہ داروں میں، اپنے کلاس کے ساتھیوں میں کوئی بیمار ہو جائے، اپنا استاذ بیمار ہو جائے ان کی عیادت کریں، یعنی ان کے پاس جا کر بیٹھیں ان کی خیر خبر لیں، ان کے لیے صحت کی دعا کریں، بسا اوقت بہن بھائی یا ماموں چچاؤں میں سے کوئی بیمار ہو جاتا ہے، یا کوئی استاذ بیمار ہو جاتا ہے، ان کی عیادت کریں، اگر استاذ بیمار ہے تو درسگاہ کے سمجھدار ساتھی عیادت کے لیے جائیں، بسا اوقات خدمت کی ضرورت ہوتی ہے، ہسپتال لے جانا ہوتا ہے یا دواء لانی ہوتی ہے، یا گھر کے دیگر کام ہوتے ہیں، اِس خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھ کر کریں، استاذ کی خدمت سے انسان آگے بڑھتا ہے، استاذ روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے، جو علم دین آپ تک پہنچا رہا ہے، اس کا

کس قدر خیال کرنا چاہیے، ایک عام مسلمان بیمار ہو جائے اس کی عیادت کا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَعُودُوا الْمَرِيضَ. ❶

ترجمہ: بیمار کی عیادت کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ رب العزت اپنے بندے کو بلا کر ارشاد فرمائیں گے: "يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي" اے ابن آدم! اے میرے بندے! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت ہی نہ کی؟ بندہ کہے گا: اے اللہ! آپ کیسے بیمار ہو گئے میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ اللہ فرمائیں گے: اے میرے بندے! تیرا وہ پڑوسی بیمار تھا "لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ" تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں یقیناً پالیتا۔ ❷

یہ فضائل ایک عام مسلمان کے لیے ہیں کہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کی جائے، اس کا خیال رکھا جائے، چہ جائیکہ رشتہ داروں میں کوئی بیمار ہو یا استاذ بیمار ہو اور ہم ان کی عیادت نہ کریں۔

205......عبادت اور محنت میں اپنے سے اوپر والے پر نظر رکھیں

پیارے بچو! عبادت اور محنت میں اپنے سے زیادہ محنتی بچے پر نظر ہو، اس جیسا بننے کی کوشش کی جائے، اس تک پہنچنے کی کوشش کریں، اس جیسی صلاحیتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں، میں کمزور ہوں، میں فلاں جیسا نہیں بن سکتا، سوچ ختم کریں، آپ اس جیسے نہیں بلکہ اس سے بھی اچھی صلاحتوں کے حامل بن سکتے ہیں، جب آپ کا عزم اور

❶ صحیح البخاری: کتاب المرضی، باب وجوب عیادۃ المریض، رقم الحدیث: ۵۶۴۹

❷ صحیح مسلم: کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عیادۃ المریض، رقم الحدیث: ۲۵۶۹

ارادہ پختہ ہو، پھر اس کے لیے آپ دن رات محنت شروع کر دیں، آنے والے وقت میں آپ کی تمام کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔

206......کلماتِ شکر کا اہتمام کریں

پیارے بچو! کلمات شکر پڑھنے کا اہتمام کریں، طلبہ کی زندگی ایک بادشاہی زندگی ہے، دنیاوی تفکرات سے خالی ہے، اس پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے، حضرت عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِی مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْکَ وَحْدَکَ، لَا شَرِيکَ لَکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ، وَلَکَ الشُّکْرُ، فَقَدْ أَدَّى شُکْرَ يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِکَ حِينَ يُمْسِی فَقَدْ أَدَّى شُکْرَ لَيْلَتِهِ. ❶

ترجمہ: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے "**اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِی مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَاشَرِيکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُوَلَکَ الشُّکْرُ**" تو اس نے اس دن کا شکر ادا کیا اور جس نے ایسے کلمات شام کے وقت کہے اس نے رات کا شکر ادا کیا۔

فائدہ: اگر شام کو پڑھے تو "مَا أَصْبَحَ بِیْ" کی جگہ "مَا أَمْسَى بِیْ" پڑھے۔

ایک دن حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کہ پروردگار تیری بہت زیادہ نعمتیں مجھے حاصل ہیں، میں ان کا شکر کیسے ادا کروں؟ پروردگار نے فرمایا: داؤد! اگر تم نے یہ جانا کہ تمہیں نعمتیں جو حاصل ہیں وہ سب میری ہی طرف سے ہیں تو سمجھ لو کہ تم نے ان کا شکر ادا کر لیا۔ ❷

---

❶ سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، رقم الحدیث: ۵۰۷۳

❷ الرسالة القشیریة: باب الشکر، ج ۱ ص ۳۱۳

207......امتحانات میں امتیازی نمبرات لینے کی کوشش کریں

پیارے بچو! امتحانات میں خوب محنت کر کے اچھے نمبرات حاصل کرنے کی کوشش کریں، عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ دنیاوی تعلیم اور ہنر کے لئے خوب محنت کرتے ہیں، دن رات ایک کرتے ہیں، لیکن مدرسے کے امتحانات کے لیے اس قدر محنت نہیں کرتے، جبکہ مدرسے کے لیے زیادہ محنت کرنی چاہیے، یہ دینی علوم ہے اس پر محنت کرنے پر، بار بار پڑھنے پر، بار بار یاد کرنے پر اللہ کی طرف سے اجر وثواب ملتا ہے، دنیاوی علوم پر اجر وثواب نہیں ہے، تو بحر حال جو بچہ زیادہ محنت کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس کا صلہ دیتے ہیں اور پھر آگے جا کر یہ بچہ کامیاب ہوتا ہے، حافظ بنتا ہے، عالم، مفتی بنتا ہے، اللہ تعالی اس سے اپنے دین کا کام لیتے ہیں، اس لیے جو محنت کرتا ہے وہ اس محنت کا صلہ پاتا ہے۔ بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جو ہر امتحان میں ممتاز نمبرات سے پاس ہوتے ہیں، جن بچوں کو اللہ تعالی نے اس نعمت سے نوازا ہے کہ وہ اس پر اللہ تعالی کا شکر ادا کریں اور استقامت کی دعا کرتے رہیں، محنت اور جدوجہد میں مسلسل لگے رہیں، دعا کرتے رہیں، اگر کبھی نمبر کم آجائیں تو مایوس نہ ہوں، اپنی کمی کوتاہیوں پر غور کریں، اور عزم مصمم کے ساتھ محنت جاری رکھیں۔

208......مکمل لباس پہنیں

پیارے بچو! پورا لباس پہنو، بچے ہوں یا بچیاں مکمل لباس پہنیں، بچیاں ہیں اُن کا لباس بھی مکمل ہو، سر پہ دوپٹہ ہو، پورا لباس ہو، باریک نہ ہو، اسی طرح بعض بچیوں کا بازو پورا کھلا ہوا ہوتا ہے، ایسا کھلا ہوا نہ ہو مکمل بازو ڈھکا ہوا ہو، لباس باریک نہ ہو کہ جسم اُس میں نظر آئے، سر کے بال اور جسم کی ہیئت نظر نہ آئے، اسی طرح بعض بچے مدرسے پڑھنے کے لئے آتے ہیں پینٹ شٹ پہنی ہوئی ہوتی ہے، آپ سنت کے

مطابق لباس پہنا کریں، شلوار قمیص پہن کر آئیں، اسی طرح ٹوپی رکھنے کا اہتمام کریں، بہتر ہے کہ آپ کے کپڑے سفید ہوں اور دھلے ہوئے ہوں، پائنچے ٹخنوں سے اوپر ہو، سر پر ٹوپی ہو، بال چاروں طرف سے باریک ہوں، دانت صاف ہوں، باوضو ہوں، تو آپ جہاں سے گزریں گے لوگ آپ کو دیکھ کر خوش ہوں گے کہ واقعی یہ ایک مدرسے کا طالب علم جارہا ہے۔

209......شرط لگا کر نہ کھیلیں

پیارے بچو! دورانِ کھیل شرط نہ لگایا کریں، عموماً بچے آپس میں شرط لگاتے ہیں مثلاً یوں کہا جائے کہ اگر میں جیتا تو آپ کھانا کھلائیں گے اور اگر آپ جیتے تو میں کھانا کھلاؤں گا، تو ایسی شرط لگانا جائز نہیں یہ ''جواہ'' ہے، اور شریعت میں یہ حرام ہے۔

210......دین پر استقامت کی دعا کرتے رہیں

پیارے بچو! دین پر استقامت کی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالی ہدایت کے بعد گمراہی سے بچائے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران: ۸)

ترجمہ: (ایسے لوگ یہ دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے، اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بیشتر بطور دعا فرمایا کرتے تھے:

''يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ'' اے قلوب کو پھیرنے والے!

میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کے لائے ہوئے دین وشریعت پر بھی ایمان لائے تو کیا اب بھی ہمارے بارہ میں آپ ڈرتے ہیں(کہ کہیں ہم گمراہ نہ ہوجائیں)''قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قلوب اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں یعنی اس کے تصرف واختیار میں ہیں اور جس وہ طرح چاہتا ہے ان کو پلٹتا رہتا ہے۔

حضرت انس کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو بالکل معصوم اور محفوظ ہیں۔نعوذ باللہ کسی گمرائی کا شائبہ بھی آپ کے اندر نہیں آ سکتا، ظاہر ہے کہ یہ دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ہی کرتے ہوں گے کہ کہیں ہم دنیا کے چمک دمک میں پھنس کر اپنے دین وایمان سے گمراہ نہ ہوجائیں،تو کیا ایسی شکل میں جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کی صداقت کا اعتقاد رکھتے ہیں، نیز ہمارے قلوب ایمان و ایقان کی حقیقی کیفیت سے سرشار ہیں ہمارے گمراہ ہونے کا کیا خدشہ ہوسکتا ہے،اس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ قلوب کے رخ اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیرتا رہتا ہے، نہ معلوم کس کے قلب کا رخ گمراہی کی طرف کب ہوجائے ،اس لئے دعا مانگنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دل کو ہمیشہ سلامتی کی راہ پر لگائے رہے اور گمراہی کی طرف نہ مڑنے دے۔ [1]

211......حسن خاتمہ کی دعا کرتے رہیں

پیارے بچو! اللہ تعالی سے ہمیشہ حسن خاتمہ کی دعا کرتے رہو، کیونکہ انسان کا دارومدار

[1] سنن الترمذی: أبواب القدر، باب ماجاء أن القلوب بين أصبعی الرحمن، رقم الحديث: ۲۱۴۰

خاتمہ پر ہے۔ اگر خاتمہ ایمان پر ہو گیا تو ہمیشہ کے لئے جنت ہے اور خدانخواستہ اگر خاتمہ کفر پر ہوا تو ہمیشہ کے لئے جہنم ہے، اسلئے ہمیشہ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ رب العزت خاتمہ ایمان پر فرمائے، اور موت کے وقت کلمہ شہادت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ يَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّهِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّار وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ. [1]

ترجمہ: بندہ دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ جنتی ہوتا ہے، اور جنت والوں کے سے کام کرتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے، کیونکہ (نجات وعذاب کا) دارومدار خاتمہ کے عمل پر ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا اعمالِ سابق کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ ان اعمال کا اعتبار ہوگا جس پر عمل کا خاتمہ ہوا ہے، اس لئے کسی کی نجات وعذاب کا دارومدار اس کے خاتمہ پر ہوگا، خاتمہ بالخیر ہوگا تو اللہ کی نعمتوں اور اس کی جنت کی سعادت سے نوازا جائے گا، اور اگر خدانخواستہ خاتمہ خیر پر نہیں ہوا تو پھر عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

تو بہت نیک انسان بھی بہک سکتا ہے اور گمراہ ہوسکتا ہے اور بہت بُرا آدمی بھی موت سے پہلے پہلے صحیح ہوسکتا ہے، ہدایت پر آ سکتا ہے، جب تک انسان زندہ ہے کوئی گارنٹی نہیں دی جاسکتی، سوائے نبیوں کے کہ اُن کے بارے میں اعتماد اور یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ جو کام کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں اور اُن کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوگا اور اُن لوگوں کے بارے میں بھی کہا جاسکتا ہے جن کے بارے میں نبیوں نے خبر دے دی ہے۔ اِس کے علاوہ کسی کے بارے میں ہم یقین کے ساتھ کوئی دعوی نہیں کر سکتے،

[1] صحيح البخاری: كتاب القدر، باب العمل بالخواتيم، رقم الحديث: ٦٦٠٧

معلوم نہیں کہ خاتمہ کس حالت پر ہوگا، اسلئے پیارے بچو! ہمیشہ ہر نماز کے بعد، تلاوت کے بعد یہ دُعا کیا کرو کہ اللہ تعالی ایمان والی موت عطا فرمائے۔ شیطان بڑا خبیث ہے یہ چاہتا ہے کہ انسان کسی طرح کفر پہ مرجائے، جاتے جاتے بھی یہ بے ایمان کرنے کی بڑی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح یہ کفر پر مرجائے اور ہمیشہ کے لئے جہنم میں چلا جائے۔

ایک بزرگ کے انتقال کا وقت تھا، لوگ انہیں کلمہ کی تلقین کررہے تھے کہ کلمہ پڑھ لے، اتنے میں انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں، جب ہوش آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ حضرت ہم تو آپ کو کلمہ پڑھا رہے تھے، لیکن آپ کہہ رہے تھے ابھی نہیں، ابھی نہیں، کیوں کہہ رہے تھے؟ فرمایا کہ شیطان مجھ سے یہ کہہ رہا تھا کہ تو نجات پا گیا، میرے ہاتھ سے نکل گیا اور میں یہ کہہ رہا تھا کہ ابھی تو روح جسم میں ہے، ابھی میں نے تجھ سے نجات نہیں پائی، جب کلمہ پر میرا خاتمہ ہوجائے اور روح کلمہ لے کر ایمان کے ساتھ جسم سے الگ ہوجائے اس وقت میں تجھ سے نجات پاؤں گا۔ تو میں شیطان سے کہہ رہا تھا: ابھی نہیں، ابھی نہیں، ابھی جسم میں جان باقی ہے، ابھی تو مجھ کو بہکا سکتا ہے۔

شیطان نے ایک عالم سے کہا کہ تم اپنے علم سے بچ گئے، اس اللہ والے عالم نے کہا: اپنے علم سے نہیں اللہ کے فضل اور رحمت سے بچ گیا۔ کہا کہ کمبخت! جاتے جاتے بھی مجھے چکر دے رہا ہے کہ اپنے علم سے بچ گئے، تا کہ میری نظر اپنے علم پر ہوجائے اور اللہ کی رحمت و فضل پر نہ رہے۔

دیکھئے! اس طرح یہ خبیث خاتمہ خراب کرانا چاہتا ہے، اس لئے ہمیشہ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ رب العزت خاتمہ ایمان پہ کرے، اور موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

تالیفات

حضرت مولانا محمد نعمان صاحب حفظہ اللہ

نمبر شمار	کتاب کا نام
1	قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت
2	معارف ام القرآن
3	قوائد التفسیر
4	قرآن وحدیث کی روشنی میں نیک اعمال کو ضائع کرنے والے گناہ
5	قرآن کریم کی روشنی میں پسندیدہ اور ناپسندیدہ افراد
6	کتبِ حدیث کا تعارف
7	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو سنہری ارشادات
8	مقدمہ صحیح بخاری
9	درسِ بخاری
10	حفظِ حدیث
11	خلیفہ اول
12	خلیفہ دوم
13	خلیفہ سوم
14	خلیفہ چہارم
15	کتبِ سیرت کا تعارف
16	قوائد الفقہ
17	فقہ اسلامی کے ذیلی مآخذ
18	کتبِ فقہ، اصولِ فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف
19	اصولِ ہدایہ جلد اول
20	اصولِ ہدایہ جلد دوم

21 اصولِ ہدایہ جلد ثالث ورابع

22 علماءِ سلف کا شوق علم

23 سلف صالحین کے ایمان افروز واقعات

24 امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محدثانہ مقام

25 کامیاب استاذ کے سو اعمال واوصاف

26 پڑوسیوں کے حقوق

27 اسلام کا نظام امن (مقدمہ، ترتیبِ جدید، تبویب، تعلیق وتخریج)

28 اسلام کا نظام تربیت (مقدمہ، ترتیبِ جدید، تبویب، تعلیق وتخریج)

29 اسلام کا نظام عفّت وعصمت (مقدمہ، ترتیبِ جدید، تبویب، تعلیق وتخریج)

30 اسلام کا نظام مساجد (مقدمہ، ترتیبِ جدید، تبویب، تعلیق وتخریج)

31 خواتینِ اسلام کے ایمان افروز واقعات

32 سلام ومصافحہ کے فضائل ومسائل

33 مختصر اعمال اور ان کے فضائل

34 قبولیتِ دعا کے آداب، اسباب، اوقات اور مقامات

35 اصلاحی خطبات ورسائل (جلد اول)

36 اصلاحی خطبات ورسائل (جلد دوم)

37 اصلاحی خطبات ورسائل (جلد سوم)

38 اصلاحی خطبات ورسائل (جلد چہارم)

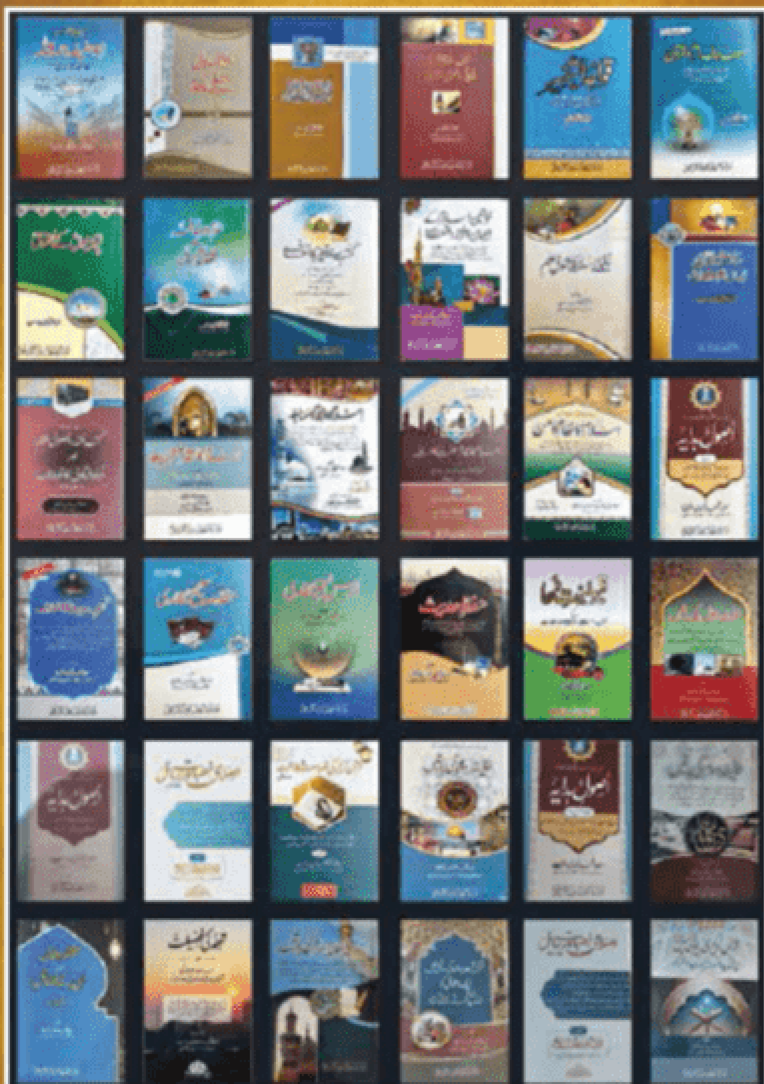
39 اصلاحی خطبات ورسائل (جلد پنجم)

40 اصلاحی خطبات ورسائل (جلد ششم)

41 تہجد کی فضیلت اور اسلافِ امت کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت

42 پیارے بچوں کے اعمال واوصاف

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات



مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات، تعارف کتب، دروس، محاضرات اور تحریری بیانات حاصل کرنے کے لئے ان واٹس ایپ نمبرز پر رابطہ کریں۔

0311-2645500 | 0319-1982676